سجدہ

(افسانوں کا مجموعہ)

نظام الدین شاہ

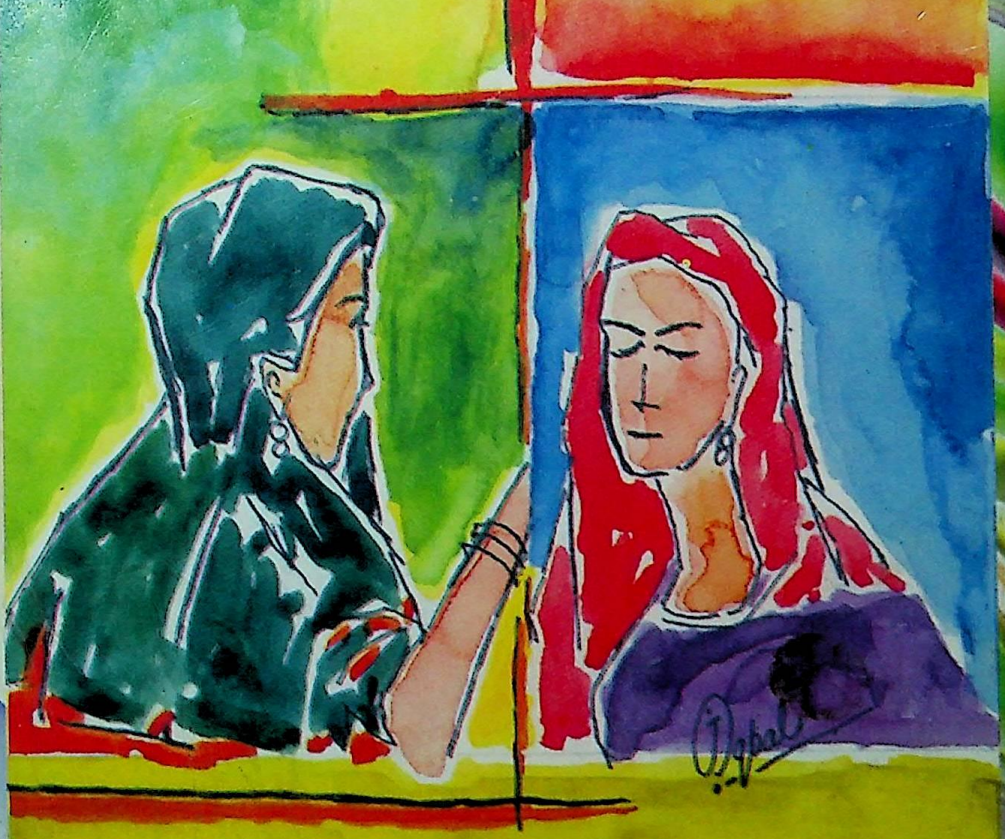

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

نام کتاب	:	وہ ایک سجدہ
سالِ تصنیف	:	۲۰۰۹ء
مصنف	:	نِظام الدین شاہ
پتہ	:	خواجہ باغ بارہمولہ کشمیر
تعداد	:	۱۰۰۰
کمپوٹر کتابت	:	سجاد (ڈیجیٹل سپیس مین چوک بارہمولہ)
طباعت	:	یونائیٹڈ آفسیٹ، بارہمولہ 9906821668
پبلشر	:	حلقہ یاراں بارہمولہ
قیمت	:	350 روپے
ملنے کا پتہ	:	لائیل کمیونی کیشن ڈاک بنگلہ بارہمولہ

Loyal Communication Dak Banglow

Baramulla J&K -

Contact:- 9906586612

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

نوعیت فکشن

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

انتساب

کارگاہِ دنیا میں

زندگی سے لڑنے والوں کے نام

جو سخت سردی اور گرمی

کا مقابلہ کرتے کرتے

جینے کا راستہ نکال لیتے ہیں

جس کی تابناک مِثال میرے بڑے بھائی مرحوم پیر شمس الدین تھے۔ وہ اپنے اوپر ہنسنے کی مجال رکھتے تھے اور دوسروں کو خوش رکھنے کی سرشت سے مالا مال۔ انہوں نے بغیر کسی ظاہری مادی بنیاد کے عقل وفہم اور محنتِ شاقہ کے ذریعے خاک کی پستی سے اُٹھ کر ترقی اور اعلیٰ مقام حاصِل کرنے کی راہ اپنے ہم عصروں کو دکھائی۔

اتنی وسیع موجودہ دنیا میں وہ میرے واحد رول ماڈل بنے رہینگے۔

نظام الدین شاہ۔ 2009 بارہمولہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

فہرست

افسانے (نام)	صفحہ
چمتکار	۱
لالی پاپ	۱۱
سائیکل باز	۲۱
سیک	۲۷
بوتلیں	۳۳
وہ ایک سجدہ	۳۹
پبلک پراپرٹی	۵۳
مہاراجہ	۵۸
ضمیر کا بوجھ	۷۳
شبنم اور کنول	۷۷
مُن مُن	۸۴
قندِ مکرّر	۹۸
چارہ گر	۱۱۲
عنبرین کا ڈبہ	۱۲۹

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

افسانے (نام)	صفحہ
سواہا	۱۳۶
خوشبو کا راز	۱۴۲
افسانوں کا افسانہ	۱۴۷
رُسوا رُسوا آزادی	۱۶۱
رضائی	۱۷۵
ڈنر سیٹ	۱۸۶

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

پروفیسر قدوس جاوید

وہ ایک سجدہ

(افسانوی مجموعہ)

آج کا افسانہ اپنے تخلیقی نظام اور فکری تنوع کے حوالے سے افسانہ کی ایک نئی شعریات رقم کر رہا ہے۔ یہی سبب ہے کہ آج کا افسانہ، قرات، تفہیم اور تعبیر کے لئے بھی نئے زاویوں کا مطالبہ کرتا ہے۔ سابقہ افسانہ سے مشابہت سے زیادہ مزاحمت کے رشتے رکھنے کی بنا پر آج کے افسانے میں پلاٹ، کردار اور واقعات سے لے کر بیان اور تاثر تک وحدانیت کی جگہ تکثیریت اور ادّعائیت کی جگہ آزادہ روی۔ افسانہ کی ایک نئی توضیح کا تقاضہ کر رہی ہے۔ چنانچہ آج کا افسانہ خواہ سلام بن رزاق کا ہو یا شوکت حیات کا، حسین الحق کا ہو یا لالی چودھری کا، ترنم ریاض کا ہو یا پھر نظام الدین شاہ کا۔ قاری کے ذوق قصہ خوانی کو محض تسکین نہیں پہنچاتا بلکہ قاری کو لفظ لفظ افسانہ کے اندرون میں اُتر کر اُس ''افسانویت'' کی بازیافت پر آمادہ کرتا ہے جو ''افسانویت'' آج کی مابعد جدید، معاشرتی وثقافتی صورت حال کے زیر اثر تشکیل پذیر ہو رہی ہے اور جسے گرفت میں لینے کے لئے کسی ایک افسانہ کسی ایک افسانہ نگار کی بجائے آج کے افسانہ کے پورے منظر نامے کو سامنے رکھنا لازمی ہے۔

''وہ ایک سجدہ'' کے خالق نظام الدین شاہ نئے افسانہ نگار نہیں ہیں۔ کئی دہائیوں سے لکھ رہے ہیں۔ لیکن ایک نئے لب و لہجے اور تازہ ترین اقداری نظام کے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

گہرے شعور کے ساتھ، افسانے لکھنے کی بجائے افسانے جینے کا فطری عمل، انھوں نے ۸۵-۱۹۸۰ء کے آس پاس سے جدیدیت کی چنگاریاں بجھنے کے بعد شروع کیا۔ نظام الدین شاہ کے افسانوں کا ایک مختصر مجموعہ ''پارس'' کے نام سے ۲۰۰۴ء میں منظر عام پر آیا تھا۔ یہ گویا اس بات کا اعلان تھا کہ اب افسانہ انھیں لکھ رہا ہے۔ اس مجموعہ کے بعض افسانے یقیناً چونکانے والے تھے لیکن نظام الدین شاہ کے اس افسانوی مجموعے کی رسائی افسانہ کے معتبر ناقدین تک قاعدے سے نہیں ہوسکی لہٰذا ان کی پذیرائی بھی محدود رہی لیکن اب جو نظام الدین شاہ نے اپنے منتخب افسانوں کا مجموعہ ''وہ ایک سجدہ'' کے عنوان سے ترتیب دیا ہے اس میں شامل افسانوں کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ اگر اس مجموعے کی رسائی غیر جانبدار ناقدین اور باذوق قارئین تک ہو سکی تو کوئی وجہ نہیں کہ نظام الدین شاہ کو ایک منفرد افسانہ نگار کی حیثیت سے تسلیم نہ کیا جائے۔

نظام الدین شاہ کے زیر نظر مجموعے میں اکیس افسانے شامل ہیں، چمتکار، لالی پاپ، سبھا، سائیکل باز، سیک، بوتلیں، وہ ایک سجدہ، پبلک پراپرٹی، مہاراجہ، ضمیر کا بوجھ، شبنم اور کنول، مُن مُن، قند مکرر، چارہ گر، عنبرین کا ڈبہ، سواہا، خوشبو کا راز، افسانوں کا افسانہ، رُسوا رُسوا آزادی اور رضائی وغیرہ۔

ایسا نہیں ہے کہ یہ سارے کے سارے شاہکار افسانے ہیں۔ لیکن اکثر افسانے ایسے ضرور ہیں جنھیں آج کے بہترین افسانوں میں شمار کیا جاسکتا ہے۔ خاص طور پر اسلئے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

بھی کہ نظام الدین شاہ کے ایسے افسانوں میں اسلوب اور بیان کے بعض ایسے نادر رویّے اور تجربے ملتے ہیں جو آج کے گنے چنے افسانہ نگاروں مثلاً مشرف عالم ذوقی، طارق چھتاری، لالی چودھری اور ترنم ریاض وغیرہ کے افسانوں میں ہی نظر آتے ہیں۔ افسانہ اور افسانہ کی تخلیق کا جو ایک نیا اجتہادی تصور ان افسانہ نگاروں کے یہاں نظر آتا ہے۔ نظام الدین شاہ کے افسانے اس میں اضافے کا حکم رکھتے ہیں۔ یہ نہیں ہے کہ نظام لدین شاہ کے افسانے سابقہ افسانہ کی شعریات سے کوئی رشتہ نہیں رکھتے۔ لیکن اتنا ضرور ہے کہ ان کے افسانوں کی تخلیقی اور فکری لپکیں، افسانہ کے صنفی حدود کو توڑتی نظر آتی ہیں۔ اس معاملے میں نظام الدین شاہ کا فن گبریل گارشیا مارکیز اور قرۃ العین حیدر کے فن سے متاثر نظر آتا ہے۔ اسی لئے نظام الدین شاہ کے افسانوں میں ''افسانویت'' (کہانی پن) ایک نئے بلکہ اجنبی انداز میں جلوہ گر ہوتی ہے۔ دراصل، مارکیز اور قرۃ العین حیدر کی طرح نظام الدین کے بھی اکثر افسانوں میں، افسانویت، ان کے کرداروں اور ان سے متعلق واقعات کے وسیلے سے تشکیل نہیں پاتی بلکہ موضوع کی سیالّیت اور تہہ دار کرداروں کی سوچ اور فکر اور واقعات کے، شعوری سے زیادہ لاشعوری انسلاکات اور تازہ ترین ڈسکورس وغیرہ کی ہم آہنگی سے افسانہ کے اندر، افسانویت Storyness of (Story) کی تشکیل ہوتی ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ آج کے دوسرے مابعد جدید افسانہ نگاروں کی طرح نظام الدین شاہ کے افسانے بھی محض ایک مختصر مدت میں پڑھنے اور مسرت حاصل کرنے کی چیز نہیں ہیں۔ بلکہ لفظ لفظ جینے کی چیزیں ہیں جو افسانہ پڑھ لینے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کے بعد بھی باذوق قارئین کے جینے کے عمل کے ساتھ ساتھ زندہ اور متحرک رہتے ہیں۔ نظام الدین شاہ کے افسانوں کے چند اقتباسات سے اس کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔

مہاراجہ نے اگلا موڑ ذرا تیز رفتار میں کاٹا جس سے ناصر فرنٹ سیٹ سے اُچک کر مہاراجہ کے پہلو سے ٹکرایا بلکہ خود کو سنبھالنے کے عمل میں اس کے کندھے اور بازو کو اپنی گرفت میں لے لیا۔

وہ زور سے ہنسی۔۔۔۔'ارے فرسٹ کلاس آفیسر' اتنی بڑی اسٹیٹ کا انتظام چلا رہے ہو۔ ذرا ''موڑ'' اور ''رفتار'' کی اینٹی سپیشن تو جانچ لو۔ تمھاری منیجمنٹ کے لیسن کہاں گئے۔

ناصر نے واپس اپنے حدود میں پہنچ کر کہا۔

جس نے ناو تم جیسے ملاح کے سہارے چھوڑی ہو اس کو ہچکولوں کا کیا ڈر''

افسانہ۔۔۔مہاراجہ۔۔۔۔۔

''پانی کی سطح پر کمل کے ہرے پتے نے کروٹ لی۔ اپنے دامن میں چمکدار شبنم کے قطرے سمیٹنے کی کوشش کی۔ لیکن شکارے کے ہچکولے اس کے صبر کا امتحان لے رہے تھے۔ ایک تیز لہر نے پھر سے پلٹا کھایا۔ شبنم گرفت میں آتے آتے پریشان ہونے لگی۔۔۔۔ پھر پلٹا اور پھر وہی عمل۔ پتہ اپنی پھسلن اور ناتمام کناروں کی مجبوری کے باوجود، قطرے نے اپنے اندر تھامنے کی کشمکش میں بے بس لہر پر لہر، پتے کے وجود میں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

جابجا غوطہ زن ہونے کی بے چینی اور شبنم گنوانے کا خطرہ۔

افسانہ۔۔۔۔شبنم اور کنول۔۔۔

''آپ کی زمین کتنی سنگلاخ ہے۔ہم مولیٰ کے پاس پہنچے والی عمر میں داخل ہو چکے ہیں۔ مگر مجال ہے کہ رسی کا بل۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔وہ الگ بحث ہے۔کبھی اُسے سامنے ہو کر ہم ضرور اس ڈبیٹ کو نپٹالیں گے۔بلکہ نپٹانا ہی پڑے گا۔اللہ میاں۔عقل کا بہت مشکل امتحان لیتے ہیں۔اسی نے تو بنائی ہے ہٹ دھرم فطرت کی۔وہ اپنے وجود کا مادی ثبوت خفیہ رکھتے ہیں۔''

''اس کے لئے سوپر انٹلی جینس جیسی کسی شے کی ضرورت ہے۔

اب میں باضابطہ گوروشبد کی پابند ہوں۔شاید آپ کا نظریہ پالینے میں اب زیادہ دیر نہ لگے۔''

افسانہ۔۔۔۔مُن مُن۔۔۔۔۔۔۔

نظام الدین شاہ کے افسانوں کے اکثر و بیشتر کردار اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں مثلاً جوزفین (وہ ایک سجدہ) ڈاکٹر رعنا۔ پروفیسر نیلم (لالی پاپ) راج کمار، شیاما، جسٹس صاحب، لاجونتی (قند مکرر) حمزہ، جگی، (چارہ گر) وغیرہ

نظام الدین شاہ کے یہ سارے کردار، زندگی اور زمانہ کو روشن خیالی کے ساتھ جیتے اور برتتے ہیں۔ان کے کردار عام طور کمزور افسانوں کی طرح نفسیاتی اُلجھنوں کے شکار نہیں ہوتے بلکہ نفسیاتی مسائل، ہر طرح کے تعصّبات اور مفروضات سے اوپر اُٹھ کر

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

۔۔۔۔ میں تمھارا مذہب اپنا کر یہ دیوار ہی ہٹا دوں گی۔ پھر بھی کوئی مشکل ہے۔؟

''جگی۔۔۔ میں نے تمہیں اِسی روپ اور دھرم کے ساتھ اپنایا ہے۔تم دنیا کے لوگوں کی خاطر اپنی وراثت چھوڑنے کے لئے مجبور مت ہو جانا۔۔۔۔ ہمارا معاشرہ تو پرانے خیالات کا ہے۔اس صورت میں ہمیں بہت کچھ سوچنا ہوگا، کرنا ہوگا۔''

افسانہ۔۔۔ چارہ گر۔۔۔

ان کے بعض افسانوں میں جنسی نفسیات کی اشاراتی ترجمانی کشش پیدا کرتی ہے۔ لیکن نظام الدین شاہ کے افسانوں میں ، سعادت حسن منٹو، عصمت چغتائی، راجندر سنگھ بیدی یا عزیز احمد کی طرح، بے باکی اور کھلا پن نہیں۔اس بات میں نظام الدین شاہ ہر جگہ توازن وتناسب کا لحاظ رکھتے ہیں۔ اِسی لیئے ان کی جنسی نفسیات نگاری، کرداروں اور واقعات کے ساتھ ہو کر ایک پرتاثیر جمالیاتی فضا کی تشکیل کرتی ہے۔ مثلاً

''ڈاکٹر نے اپنی تمام ترجرات اپنی دو انگلیوں اور انگوٹھے میں یکجا کر کے میڈم کا حکم بجالایا۔ کمر کے تان پورے کے اوپر مرمریں پشت کو دیکھ کر اُسے دماغ کے اندر چکر سا محسوس ہوا، عجیب سی نسوانی جاذبیت لئے ہوتے چمکتی پیٹھ سے مس ہوتے ہی اس کے اعصاب بغاوت پر آمادہ ہونے لگے ہی تھے کہ اُسے پروفیسر نیلم کی حیثیت کا خیال آیا اور زپ کے نچلے سروں کو ملا کر جوں توں کر کے فلائی کو واپس گردن کے قریب کر دیا۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

افسانہ۔۔۔۔لالی پاپ۔۔۔۔۔

نظام الدین شاہ کے بعض افسانوں میں مغرب کی جنسی آزادی پر بڑی مہارت سے طنز بھی کیا گیا ہے۔افسانہ ''وہ ایک سجدہ۔۔۔۔'' کی ہیروئن جوزفین، مغربی ماحول کی پروردہ ایک تعلیم یافتہ داکٹر ہے۔ جب وہ ہندوستان آئی تو جنس کے معاملے میں ایک آزاد تصور لے کر آئی۔ابتدا میں اس کے خیالات اس طرح سامنے آتے ہیں۔

''جوزفین۔تم کرسچین تو ہوگی ہی ہوگی ایک معقول اخلاقی ضابطہ، حیوانی تقاضوں کو قابو میں رکھتا ہے۔اس لئے بھی تو شادی کی اہمیت۔۔۔۔۔

ہم چرچ کے ساتھ دوغلا پن نہیں برت سکتے۔۔۔۔ میں ان بندشوں سے آزاد ہوں۔خواہ مخواہ مذہب کو آڑ بنانا بے کار ہے۔جسم کی ضرورتیں خود بخود راستہ نکال لیتی ہیں۔''

گویا تم جنسی معاملات میں ویسے ہی خود کفیل ہو۔؟''

''مشرق میں کیا مرد اور عورت جنسی آزادی کے شکار نہیں۔ بیوی یا شوہر کو مذہب کے پردے میں دھوکہ دینا ہپوکریسی نہیں ہے۔؟ میں ایسی شادی کے حق میں نہیں۔''

لیکن جب جوزفین کچھ عرصہ ایک مسلمان لڑکے رفیق کے گھر چند ماہ گذارتی ہے تو نہ صرف جوزفین اس کا ظاہری حلیہ رہن سہن کا انداز مشرقی ہو جاتا ہے بلکہ اسلامی نظام حیات کی بھی قائل ہو جاتی ہے اور برملا کہتی ہے۔

''فیملی کا تصور شادی سے شروع ہو کر گھر والوں کو پالنے پوسنے اور بچوں کا مستقبل

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

سنوارنے تک مکمل اکائی ہے۔ اس نظام حیات میں عورت باپ کے گھر سے بھی حصہ پاتی ہے اور شوہر کے گھر کی مالکن بھی ہوتی ہے۔۔۔۔۔ عورت کو نان ونفقہ وصول کرنے کیلئے جسم ہر ایرے غیرے کے ہاتھ بیچنا نہیں پڑتا۔ مغرب کی آزادی نسواں آوارہ گردی ہے۔''

افسانہ۔۔۔۔۔ وہ ایک سجدہ

نظام الدین نے بعض افسانوں مثلاً ''خوشبو کا راز'' ''چمتکار'' اور ''عنبرین کا ڈبہ'' وغیرہ میں کہیں تمثیلی اور کہیں استعاراتی اسلوب بھی اختیار کیا ہے۔ خاص طور پر افسانہ ''خوشبو کا راز'' میں نظام الدین نے تخلیق کائینات اور حضرت آدم کے حوالے سے پتھر کی علامت کو بڑی فنکاری کے ساتھ تراشا ہے اور ابتدا سے انتہا تک مربوط معنی ومفہوم میں برتا بھی ہے اس افسانے کے اسلوب میں تمثیلیت کی عمدہ مثال ملتی ہے۔

''میری آب وتاب کی طرف مت دیکھو میری حقیقتیں کافی تہہ دار اور عمیق ہیں۔ سب سے پہلے زمین کی رونق مجھ سے ہی تھی۔ دور دور تک میرے سوا کچھ نظر نہ آتا تھا پھر جب انسان زمین پر آیا تو اس نے میرے ہی ڈھیروں میں سے مجھے ہی بلند جگہ پر سجا دیا''۔۔۔۔۔ اور بیضوی پتھر کے دو میں سے ایک حصے کے بیچ میں گلاب کی پتی کا عکس نمایاں تھا، جو ٹھنڈا ہونے پر ایک خاص رنگ اختیار کر گیا تھا اور ایک خاص خوشبو بھی۔''

میرے ذہن کے پردے پر صدیوں کا ''فوسل ریکارڈ'' تو آ گیا لیکن ''خوشبو کا راز۔؟''

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

افسانہ ۔۔۔خوشبو کا راز

نظام الدین کے بعض افسانوں میں جنسیت کے پر لطف اندھیرے اُجالے بھی ہیں لیکن بیان کی شعوری کوشش نہیں برتاؤ کے فطری اور ناگزیر انداز میں اسی لئے قاری ان سے بیزار نہیں ہوتا ورنہ اُردو افسانہ میں جنسی معاملات کی پیش کش، نفسیاتی حقیقت نگاری کے نام پر جس حد تک ہوتی رہی ہے بلکہ ہو رہی ہے وہ افسانہ کو آگے نہیں پیچھے کی طرف لے جانے کا سبب بن رہی ہے کیونکہ سعادت حسن منٹو، عصمت چغتائی، راجندر سنگھ بیدی اور عزیز احمد کے یہاں جنس نگاری کی جو صورتیں ملتی ہیں، ان کے بعد کوئی دوسرا افسانہ نگار اپنے افسانہ میں ''جنس'' کو اس طرح نہیں برت سکا ہے کہ جنس (sex) افسانہ کے فنی اور جمالیاتی وقار کی بنیاد بن سکے۔ نظام الدین شاہ کے چند ایک افسانوں، مثلاً لالی پاپ، قند مکرر وغیرہ میں جنس کو ایک فطری ور پاکیزہ لازمے کی طرح برتا گیا ہے۔ ویسے عصری معاشرت میں اقداری بحران وانتشار کے حوالے سے اگر جنس نگاری سے پرہیز ہی کیا جائے تو اس سے افسانوی ادب کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا کیو کہ عصری زندگی اور زمانہ میں ایسے سینکڑوں مسائل اور حقائق ہیں جو ادیبوں اور دانشوروں کی توجہ چاہتے ہیں۔ خود نظام الدین شاہ کے افسانوں میں انھیں کہیں اشارتاً اور کہیں وضاحتاً پیش کرنے کا رجحان ملتا ہے اس ضمن میں ن کے افسانوں ''رُسوا رُسوا آزادی'' افسانوں کا افسانہ'' اور ''عنبرین کا ڈبہ'' وغیرہ کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔

نظام الدین شاہ کے یہاں کہنے کو بہت کچھ ہے اور اسی لئے وہ افسانہ کہتے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ہیں۔ محض شوق کی خاطر افسانہ لکھتے نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے کئی افسانوں میں ''باتیں'' کچھ اور چاہئے وسعت مرے بیاں کے لئے'' کے انتظار میں رہ جاتی ہیں۔ مہاراجہ'' اور ''قند مکرر'' وغیرہ افسانوں کو آسانی کے ساتھ کم از کم ناولٹ کی حد تک تو بڑھایا ہی جاسکتا تھا۔

بحیثیت مجموعی نظام الدین جدید ترین ڈسکورس سے آراستہ ذہن رکھنے والے ایک ایسے افسانہ نگار ہیں جو ''سلی کون کلچر'' سے عملاً دور رہنے کے باوجود، عالمی ثقافتی صورت حال Global Cultural Conditions کے اندر زندگی جی رہے ہیں اور اپنی تمام تر تخلیقیت اور حساسیت کے ساتھ اپنے آس پاس اندر اور باہر کی زندگی اور زمانہ کو اپنے افسانوں میں برت رہے ہیں۔ نظام الدین کو اُردو افسانہ کی لسانی اور تہذیبی حرمت، کی زیادہ فکر نہیں۔ ان کے افسانوں کے لفظیات ۱۹۸۰ء کے بعد کے افسانہ نگاروں کی لفظیات کی ہی طرح تر و تازہ اور فطری ہے۔ انگریزی اور ہندی الفاظ جو اردو فکشن میں آکر اُردو کے ہی ہوگئے ہیں۔ جدید ترین حقائق، مسائل اور کوائف کے حوالے سے نظام الدین شاہ کے افسانوں میں بے محابہ استعمال ہوئے ہیں۔ ان کے افسانوں کا فنی رچاو اور جمالیاتی دروبست دعویٰ کرتا ہے کہ نظام الدین شاہ کو عصر حاضر کا ایک اہم افسانہ نگار تسلیم کرنے سے انکار کی جُرات مشکل ہے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

پہلے لفظ تھا

پارس کی چھاپ کے بعد میری یہ دوسری کوشش ہے۔ جن عالی ظرف قارئین سے میری مُلاقات ہوئی یا جنہوں نے مراسلے لِکھ کر افسانوں کے اُس مجموعہ کے بارے میں تاثرات بھیجے وہ بہت ہی حوصلہ افزا تھے۔ عنوانات کا اِنتخاب اور سلوک کافی حد تک سراہا گیا۔ زندگی کو ایک نئے زاویے سے دیکھنے اور طرح دینے کے لئے میری مساعی کی قدر کی گئی۔ میں اُن سنجیدہ قارئین کا مرہونِ منت ہوں جن کے الفاظ میرے لئے افسانہ جیسی صنف کو سینے سے لگائے رکھنے مین محرِک ثابت ہوئے۔

پروفیسر قدوس جاوید نے کتاب کے بارے میں فرمایا۔ اِن کہانیوں میں حساسیتِ جدید کے متعدد پیکر سامنے آئے ہیں۔ قابل، قدر عرق ریزی ہے۔ یہ الفاظ میری کم مائیگی کے لحاظ سے کسی تبرک سے کم نہیں۔ جناب قدوس صاحب افسانہ کے اداشناس اور ماہر، فن ہیں اِس صنف پر تحقیق وتنقید میں اُن کا بڑا نام ہے۔ زہے نصیب۔ عبدالجبار لون صاحب نے اپنے مراسلہ میں کتاب کی تعریف کے علاوہ چند مقامات پہ زبان کی کجی وثقل کی نشاندہی کی۔ انھوں نے اُردو اور انگریزی فِکشن کی شاید ہی کوئی کتاب بغیر مطالعہ کے چھوڑ دی ہوگی افسانوں کے پُرانے عاشق ہیں۔

میرے ایک دوست غلام محمد بٹ صاحب (سابقہ بی۔ڈی۔او) نے تو پارس کی تعریفوں میں زمین آسمان کے قلابے ملائے ہیں۔ زندگی کی عمیق حقیقتوں سے پردہ اُٹھانے کی بات کی ہے۔ حیاتیاتی کشمکش کے گہرے مطالعے کا ذکر کیا ہے۔ کتاب کو بار بار پڑھنے کا لُطف بیان فرمایا ہے۔ اُنکے بارے میں اس ناچیز کی رائے یہ ہے کہ وہ ہر

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

نوعیت کی کُتب کا دانشورانہ نقطہ نظر سے برجستہ ذوق رکھتے ہیں۔ بسیار خواندگی اُنکے ضمیر میں گُندھی ہوئی ہے۔

پارس کی رسم رونمائی ۸ اگست ۲۰۰۴ء کو ادبی مرکز کے چنار آسا سائے میں کپواڑہ کی سالانہ کانفرنس میں جناب پروفیسر محمد زمان آزردہ، صدر شعبۂ اردو کشمیر کے نمائندہ ادباء اور شعراء مجتمع رہے اور اس ذرّے کو سورج کی روشنی کے سامنے نمودار ہونے کا حوصلہ عطا فرمایا۔ مین اِس تنظیم کا مرہونِ منت ہوں۔

ایک نہایت ہی اعلیٰ ذوق رکھنے والی ہستی سردار مہندر سنگھ کی رائے یہ ہے کہ اِس عاجز نے افسانے کی تمامتر لذتین پارس میں جمع کی ہیں۔ اور مُناسب پیشکش کا حُسن خوب برتا ہے۔ سردار صاحب سکول کے زمانے سے تخلیقی ادب کے متوالے رہے ہیں۔ انگریزی، اُردو، ہندی اور پنجابی کا جو بھی لٹریچر مقامی لائبریریوں میں دستیاب رہا۔ مہندر نے سارے کا سارا لفظ بلفظ پڑھ ڈالا ہے۔ اسی طرح قاضی منظور دلنوی جنکی شاعری اور ادب نوازی کسی تعارف کی محتاج نہیں، اِس ناچیز کو تحت الثراء سے بلندیِ افق پر ہی تو چڑھا دیا۔ اُس اعلیٰ ظرف ادب شناس کا یہ جُملہ کہ انھوں نے پارس تین بار پڑھی اور ہر بار نیا مزہ آیا۔ انھوں نے اِس کتاب کو ہر وقت تکئے کے پاس رہنے کا مشرف بخشا ہے۔ میرے لئے گورومنتر سے کم نہیں۔

قارئین کرام کے کراس سیکشن کی محترم آراء پیش کرنے کا فخر حاصل کرنے کے بعد موجودہ مجموعے ''وہ ایک سجدہ'' کے بارے میں عرض ہے کہ اس بار طباعت کی ذمہ داری ایک زیادہ تجربہ کار ادارے کی معرفت ہو رہی ہے۔ جہاں میری محاورہ یا اِملائی اغلاط سنبھالنے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

والے اردو دان حضرات زیادہ مہارت کے ساتھ خیال رکھ رہے ہیں۔ تمام کوششوں کے باوجود اِملا میں کوئی نہ کوئی نقص رہ ہی جاتا ہے۔ کچھ اپنی تہی دامنی کہیں کاتب کی تردامنی۔

دل مے رود زِ دستم صاحبدلاں خُدارا

دردا کہ رازِ پنہاں خواہد شد آشکارا

جناب پروفیسر عبدالقدوس جاوید کا میں بے حد ممنون اِحسان ہوں جنھوں نے کچھ وقت نکال کر متن کی نوک پلک دُرست کرنے میں مدد کی۔ اِس طرح اہلِ زبان کی کسوٹی کسی حد تک میسرّ آئی۔ ادب سے زندگی کے اسباق سیکھنے کا روّیہ برابر قائم دیکھیں گے اور اگر عام قاری کیلئے سیاق وسباق اور ٹریٹ مینٹ میں زندگی کی کجی کے پہلو نمایاں کر کے مزاح پیدا ہوا ہو تو میں اِس منزل کے سفر کی کامیابی محسوس کروں گا۔

کچھ زُود پسند قاری ایک آدھ کہانی پڑھکر مشتے نمونہ از خروارے کے مصداق باقی کِتاب چھوڑ دیتے ہیں۔ کوئلے کے پہاڑ میں چند ہی ٹکڑے جواہرات کی تقدیر پاتے ہیں۔ میری کاوش میں یہ قیمتی پتھر قلیل ہی ہوں گے مگر ہونگے ضرور۔ مختلف اذہان کی خاطر ضیافتیں بھی تو الگ الگ زاویہ سے چُنی جاتی ہیں۔ اگر یہ کتاب آپکے تقدیر ساز ہاتھوں میں آنے کی قسمت رکھتی ہے تو یہ گندم یا چاول کی طرح نہیں پرکھی جائیگی۔ اُمید ہے آپکا تفنن طبع انجام دینے میں صبر و برداشت کا مرحلہ رُکاوٹ نہ بنے گا۔ آپ اپنی دلچسپی کا کچھ سامان ڈھونڈھ ہی لینگے۔ لکھنے والے کی بھی کچھ ترجیحات ہوتی ہیں۔

خیال آتے ہی دماغ میں لفظ جنم لیتے ہیں یا سوچی ہوئی شے کو نام دینا پڑتا ہے۔ وہی لفظ ترسیل میں کام آتا ہے پھر اگلا بھی الفاظ کی سبدِ گُل سجالیتا ہے۔ اپنے شعور کے خزانے میں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

لفظ ہی کے ذریعے ماضی اور مستقبل کی تصویروں میں رنگ بھرتا ہے۔ تب وہ لاشعور کے تہ خانوں کی زینت بنتا ہے اور آئیندہ کسی موقعہ کیلئے سپاہی کی طرح تیار رہتا ہے۔ یہی لفظ کی کہانی ہے۔ ہم میں سے ہر ایک لفظ کی زنجیر کی کوئی نہ کوئی کڑی بنتا ہے۔

لکھنے والا زندگی کے واقعات، جذبات وتاثرات سے اشارہ پا کر تجربہ کی بازیافت میں لگا رہتا ہے۔ پھر قاری کے نکتہ عمومیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اُسکے تناسب کی وسعت سے کام لیتا ہے تاکہ دونوں حیات اور تلخیوں وحقیقتوں کو مشترکہ زاویہ سے دیکھ سکیں۔ افسانہ کی اتنی کہانی ہے۔

معزز قارئین ذرا سی گہرائی سے کام لیکر بھانپ لیں گے کہ اِس مجموعہ کی تخلیق کے دوران افسانہ کی صنف میں راقم نے کچھ نئے تجربات عمل میں لانے کی جسارت کی ہے۔ کہیں ڈبل پلاٹ سا نظر آئے گا تو کہیں غیر معمولی طوالت واختصار۔ کسی جگہ ہیرو کی زندگی کے نشیب وفراز کی جھلک ملے گی جو اصل کردار اور کرایسس کی اہمیت اُبھارنے کی سوغات ہے۔ اِن جدتوں کو روایت کی شان میں گستاخی نہ مان کر قاری کی تشنگی کے لِئے کاسۂ تسنیم کا درجہ دِیا جائے تو احقر کی جرات رندانہ کی داد وصول ہوگی۔

ہاں۔۔۔۔۔ گاہے گاہے زبان کی ماورائیت کا شان نزول یہ ہے کہ خام قاری کے مقابلے میں پختہ ذہن پڑھنے والوں کیلئے نکتہ محفوظ رہے جو حکمت حظ واخفاء کی کوشش ہے۔۔۔۔۔

نظام الدین شاہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

چمتکار

کانفرنس کی نشستوں کو لمبے بیضوی ٹیبل کے گرد اِس طرح سجایا گیا تھا کہ صدارت کی جگہ سیدھی میز کے دوسروں پر آمنے سامنے میں اور راجیہ لکشمی بیٹھ گئے۔ اس نے پہلے دِن بیٹھتے بیٹھتے پانچ قدم کی دوری سے مسکراہٹ کا ایک فوارہ میری طرف پھینکا جو بیساختگی کا نمونہ تھا۔ میں نے مکمل تحقیق کر کے باڈی لنگویج کا سہارا لیکر ثِقہ کرلیا کہ اُس کا واحد نشانہ میں ہی تھا مسکراہٹ سے ہی اُس کا جواب دیا۔

پھر ہمارے منتظمین نے سب سے اپنا اپنا تعارف کروادیا۔ راجیہ لکشمی کیرالہ کے ایک چھوٹے قصبے کی رہنے والی تھی۔ ڈگریوں کے لحاظ سے اعلیٰ تعلیم یافتہ۔ ناک نقش رنگ اور سٹائل سے بھرت ناٹیم کی نتی یا نگنا لگتی تھی۔ ساڑھی پہننے کا انداز یوں کہ کمر کے پاس پٹی اور چولی کے بیچ کا چمکتا ہوا گھیرا بدن کو دو حصوں میں جدا کرتا ہوا۔ پلو کندھے کے اوپر سے ڈالتے ہوئے زمین کو مس کرتا تھا اور افتادنہایت دِلنشین گویا دیوی ہو۔

نہ جانے کانفرنس کے مقرروں کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بھی کوئی بات سمجھ کیوں نہیں آرہی تھی ہر بار۔ راجیہ لکشمی کی طرف جو نظر اُٹھتی اُس کی نگاہوں کو پہلے سے ہی میری طرف مرکوز پاتا۔ کبھی ایسا نہ ہوا کہ لکشمی کی موٹی بادامی شباہت کی آنکھیں کسی دوسری طرف متوجہ ہوں۔

اُس کے ماتھے پہ دو اُبروں کے بیچ میں ایک سنہری بندی ٹمٹماتی رہتی۔ نہ جانے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اُس میں کیا جاذبیت تھی کہ جوں ہی چہرے پہ نظر ڈالو تو بندی آنکھوں کا مرکز بن جاتی جیسے اپنی طرف کھینچنے لگتی ہو۔

ہم ایک دوسرے سے بات کرتے کرتے کافی حد تک مانوس ہو گئے۔ کبھی دو لیکچروں کے درمیان کا وقفہ کبھی لنچ اور چائے کے دوران اور پھر دن کا کام شروع ہونے سے پہلے اور کام کے بعد اچھا خاصہ وقت ہم گفتگو میں گزارنے لگے آمنے سامنے کی مُدرا میں تو بندی کا جادو لمحہ بہ لمحہ تیز تر ہو جاتا۔

ایک بار بات چیت کے درمیان میں اُسے پوچھ ہی بیٹھا۔ ''لکشمی تم ماتھے کی بندی میں کیسی غضب کی چمک ڈالتی ہو کہ نظر اُٹھانے کو جی نہیں چاہتا؟''

''آپ مذاق مت کریں''

''واقعی میں سنجیدہ ہوں۔ ایک عجیب سی کیفیت آنکھوں سے اُتر کر دل میں پہنچتی ہے۔ اور بھی تو بندی استعمال کرنے والیاں ہیں۔ اُنکی طرف کافی دیر تک دیکھتے رہنے کے بعد بھی یہ حالت نہیں ہوتی۔''

''آپ کا حسن ظن ہے۔ ورنہ۔ ورنہ۔۔۔ او۔۔ او۔۔ او۔۔۔

ٹھہرئے مجھے یاد کرنے دیجئے۔ ایک بار میرے گرو جی نے اپنا رودر رکش اگنی میں ڈال کر جلایا تھا۔ اُس کا بھُوبل مجھے دیا تھا۔ جو میں نے ایک سُرمے دانی میں سنبھال کے رکھا تھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ وہ راکھ آہستہ آہستہ جھڑ گئی۔ کئی سال بعد مجھے یاد بھی نہیں رہا تھا کہ سوامی جی نے کہا تھا تمہارا پینٹنگ بنانے کا شوق اس راکھ سے خوب خوب پورا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اور کامیاب ہوگا۔ تم بڑے نام والی آرٹسٹ بنوگی۔ اپنے رنگ میں بھوُبل کی ایک ذراسی چٹکی ڈال دیا کرو۔ بس''

''تم نے کبھی عملی طور آرٹ کی طرف دھیان دیا؟''

''بہت بہت۔ مگر کبھی بھی راکھ کا استعمال نہیں کیا۔ ہاں۔۔۔۔۔ آج کل میں نے اتفاق سے بندی کا پوڈر اس سرمے دانی میں رکھا ہوا ہے اور تیل کے ساتھ اس کا استعمال کرتی ہوں۔''

''مجھے بھی لگتا ہے کہ چمتکاری راکھ ماتھے کی بندی میں جلوہ گر ہے۔ اور تمہیں معلوم بھی نہیں۔''

''بہت سال گزر گئے اور راکھ بھی کتنی سی تھی۔ سُرمادانی کا ڈھکن بارہا کھلا رہتا تھا۔ اب جو اندر کی سطح پر تھوڑی بہت راکھ جمی ہوگی وہ کہیں بندی کے چمتکار کی وجہ نہ ہو۔ میں نے ویسے تو گروجی کی بات کو کبھی سنجیدگی سے نہ لیا۔ نہ راکھ کو آرٹ کے رنگوں میں ملایا''

''اچھا اب لگے ہاتھوں آرٹ کی بات تو بتلاؤ۔ کیا پینٹ کرتی ہو؟ ہم نمونہ کیسے دیکھ سکتے ہیں۔ کوئی کٹالوگ وغیرہ ساتھ ہے؟''

''کٹالوگ ہی نہیں میں پینٹیس اوئلز ساتھ لائی ہوں۔''

''کمال ہے۔ پورا صنم خانہ آپ کے ساتھ ہے۔ ہم کو پتہ بھی نہیں۔''

''آپ دیکھنا پسند کریں گے؟''

''ضرور۔ پہلی فہرست میں۔ بلکہ میں چاہوں گا آپ راجدھانی میں نمائش کریں''

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

''آپ نے میری تمنا کو پکڑ لیا۔ آپ کے مُنہ میں گھی شکر۔''

''تو کیسے دکھاؤ گی؟''

''آپ میرے ساتھ شام کو میرے کمرے میں چلیں گے؟''

''واہ۔۔۔ نیکی اور پوچھ پوچھ؟''

''کانفرنس کی نشستوں کے بعد راجیہ لکشمی مجھے ساتھ لے گئی کمرے میں ایک بڑا کارڈ بورڈ کا بکس دکھائی دیا۔ لکشمی نے سب سے پہلے ساڑھی بدل کے نیکر اور جرسی پہنی تا کہ بھاری بھرکم کنواس پینٹگوں کا اٹھانا دھرنا کسی اُلجھاو کے بغیر ممکن ہو۔ شاید یہ اُس کا ورکنگ لباس ہی تھا۔

لکشمی نے ایک ایک کر کے کنواس اُٹھائے اور مجھے دکھاتی گئی۔ پھولوں اور گلدانوں کے بیشمار خوبصورت نمونے بنائے تھے۔ اچھے نستعلیق گلاب۔ سنبل۔ لالہ۔ نرگس۔ رات کی رانی۔ کمل وغیرہ اس کا کمرہ جیتا جاگتا گلستان بن گیا۔ کچھ ان میں بگڑی شکلوں کے ماڈرن ٹیکنیک میں عجیب عجیب قسم کے۔ کچھ میں نے اپنی زندگی میں دیکھے تھے دوسرے بالکل غیر مانوس ساخت لئے ہوئے۔

لکشمی ساتھ ساتھ اُن پہ یہ کومنٹری بھی کرتی جاتی تھی کون سی پینٹنگ کب بنائی تھی۔ کن حالات میں کس چیز سے متاثر ہو کر۔ رنگ بولتے ہوئے بنانے والے کے موڈ کا نقشہ کھینچتے ہوئے۔

میں آرٹ کے بارے میں قریب قریب لے بہرہ تھا۔ لیکن ان نمونوں کو دیکھ کر

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

جیسے میرے اندر ایک جاگرتی پیدا ہوئی۔ میں نے لکشمی کو ایک خیال سُجھایا۔ جب میں اُس کی اوئلز کو الگ الگ دیکھ رہا تھا تو تین چار تصویروں کے پلٹنے کے بعد میری آنکھوں کے سامنے جیسے رنگ برنگے پھولوں پہ تتلیاں اور شہد کی مکھیاں اُڑ رہی تھیں۔ آخر میں راجیہ لکشمی نے اپنی تخلیق کی ہوئی عملیات کے بارے میں تجویز پوچھی تو میں نے کہا۔

''میں آرٹ کے بارے میں معصوم ہوں''

''لیکن آرٹ تو عام درشکوں کیلئے ہی بنایا جاتا ہے''

''مجھے مجموعی طور پہ اچھی لگی ہیں بلکہ نہایت ہی جاذب نظر۔''

''چلو حوصلہ افزائی ہی سہی۔ آپ کے الفاظ میرے لئے قیمتی ہیں''

''میں حقیقت بیان کر رہا ہوں۔ لکشمی میں ان پھولوں کے بارے میں ایک تجویز پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہوں۔ یعنی اگر آپ کو نکتہ چینی نہ لگے۔''

''دو کی رائے ہمیشہ ایک سے بہتر ہوتی ہے۔ جلدی بتائے۔ میں بے چین ہو رہی ہوں۔''

''اگر مناسب سمجھو تو کہیں کہیں پھولوں پہ تتلیاں بنانا شاید زیادہ قدرتی لگے اور کہیں کہیں شہد کی مکھیاں۔''

لکشمی نے ذری کی ذری آنکھیں بند کرلیں۔ اپنی انگلیوں کو ہوا میں اس طرح نچایا جیسے ہاتھ میں برش لیکر آرٹ کر رہی ہو۔

''میں آپ کو کل بتاؤنگی''

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اگلے روز میں نے دیکھا کہ اکثر تصویروں پہ تتلیاں اور شہد کی مکھیاں موزوں مقامات پہ پینٹ کی ہوئی تھیں۔

لکشمی کی آنکھیں بوجھل اور سُرخ تھیں۔ میں نے کانفرنس حال میں اُس کی حالت دیکھ کر معلوم کرلیا۔

''خیر تو ہے۔ تمہاری آنکھیں؟''

''میں رات بھر تتلیاں اور شہد کی مکھیاں جو بنا رہی تھی۔ اُنکو ہی کمرے میں پھیلا کر سوکھنے کی غرض سے چھوڑ آئی ہوں۔''

واقعی میری تجویز کا کافی زوردار اثر ان تصاویر میں آچکا تھا۔ شہد کی مکھیاں اور تتلیاں اس طرح پھولوں کے اوپر منڈلا رہی تھیں۔ جیسے دیکھنے والا سچ مچ باغ میں بیٹھا نظارہ دیکھ رہا ہے۔

''اب کیا خیال ہے لکشمی بائی؟''

اس کی آنکھوں سے آنسوں کے قطرے جیسے باہر آنے لگے ہوں۔

''کمال ہے سالہا سال میں نے یہ تصویریں بنائیں لیکن اُن کا لازمی جزو یہ تتلیاں اور شہد کی مکھیاں میں نے ذہن سے خارج رکھا۔ آپ سے ملاقات سے پہلے میں واقعی مجرد جمادات و نباتات تھی۔ آپ میرے جبرئیل ہیں میری سوچ کو مکمل کرنے والے۔ میری محنت میں جان ڈالنے والے۔ یہ زندہ عنصر واقعی اب میری موجودہ زندگی کے عکاس ہیں۔'' وہ بہت کچھ کہہ رہی تھی۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

''ارے لکشمی! زیادہ جذباتی مت بنو۔ اب ان تصاویر کی نمائش ملک کے دارالخلافہ میں منعقد کرنا ضروری ہے''

''مجھے تو کوئی تجربہ نہیں۔ کیسے کہاں اور کیونکر نمائش کرنی ہے۔ مجھے کچھ اندازہ نہیں ۔ پھر راجدھانی کا یہ وِشال سُمدرم۔ انسان ہر سمت جا کے کھو جاتا ہے۔ میری اس طرف کام کرنے کی ہمت نہیں پڑتی۔ ہاں شوق ضرور ہے کہ کسی بڑے شہر میں میرے کام کی سراہنا کرنے والے مل جائیں۔ تو زندگی سپھل ہو۔''

''میڈم راجیہ لکشمی ۔۔۔۔ یہ کام مجھ پر چھوڑ دو۔ انجانے کام کاج کرنے والے تمام چیلنج میں نے ہمیشہ قبول کئے ہیں۔ آج تمہارا سہی'' ''سچ مچ''؟ میں آپ کا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گی''۔

''ارے رہنے دو احسان وحسان۔ تم پہ ہر کوشش قربان۔۔۔ اگر تم کبھی بڑی مشہور آرٹسٹ بن گئیں۔ تو میرا نام بھی تمہارے نام کے ساتھ پروموٹر کی حیثیت میں لکھا جائے گا۔ میرے لئے اتنا معاوضہ بہت ہے''

''ارے آپ شرمندہ کرتے ہیں۔ مجھے کون جانتا ہے؟''

یہی سبیل تو اب ہم کریں گے۔ تمہیں جاننے کیلئے لوگوں کو جمع کریں گے۔ آرٹ دِکھائیں گے۔ تب ہی تو جاننے کا عمل شروع ہوگا۔''

رات کو میں گھر پہنچا تو لکشمی کی ایکس بی شن Exhibition کے بارے میں دیر تک سوچتا رہا۔ سونے سے پہلے تک ایک مکمل بلیو پرنٹ تشکیل پا چکا تھا۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اگلے روز کانفرنس کے حوالے سے ویلی ڈکٹری نشست کا اہتمام صبح ہی کے وقت میں کیا گیا تھا۔ دوپہر کے بعد چھٹی تھی۔ میں نے راجیہ لکشمی کو ساتھ لیکر سب سے پہلے نمائش گیلریوں کا سروے کیا۔ جگہ جگہ آرٹسٹوں کے ساتھ بات چیت ہوئی۔ ہمارا مُدعا جان کر کچھ بڑے آرٹسٹوں کو بھی لکشمی کے آرٹ میں دلچسپی پیدا ہوگئی۔ اُن کے ساتھ گفتگو کے دوران ہم نے تمام معلومات حاصل کیں۔ جو نمائش منعقد کرنے کیلئے ضروری تھیں۔ اسی دوران لکشمی کو کچھ عظیم مصوروں کے ساتھ آمنے سامنے بات کرنے کا موقعہ اور حوصلہ مل گیا جیسے مینڈک کو کنویں سے نکل کر کھلے سمندر میں تیرنے سے مل جاتا ہے چناچہ لکشمی کے چرچے تو آرٹ کے دائروں میں نمائش شروع ہونے سے قبل ہی پھیلنے لگے۔

گیلری بُک کرنے کے بعد ہم نے کیٹلوگ مرتب کرنے اور پرنٹ کرنے کا آرڈر دیا اس کے بعد آرٹ سے منسلک افراد کے ساتھ مشورہ کر کے دعوت کارڑ بھیج دیئے۔ کون افتتاح کرے۔ کون تقریر اور قہوے کی پیالی کا بندوبست، یہ تمام مرحلے طے کرنے کے بعد ہم اخبار اور میگزینوں کے آرٹ کرٹک عملے سے ملے اور اُن کی شمولیت پکی کروائی۔

روزِ مقررہ پر کانفرنس کے تمام ساتھی دست تعاون بڑھانے کیلئے ہمارے ساتھ آرٹ گیلری پہنچے۔ سارے کام بانٹ کر ذمہ داریاں سونپی گئیں۔ جیسے لکشمی کی شادی کا دن ہو نمائش دیکھنے کیلئے مدعوین کے علاوہ باذوق ناظرین کی اچھی خاصی تعداد بھی اُمڈ آئی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

تھی۔ اخبار میں ہمارے ایڈس دیکھ کر آرٹ کنائی شیر دور دور سے آ کر شریک ہوئے۔ اچھی خاصی پُر وقار اور دمدار تقریب ہوئی۔ راجیہ لکشمی راتوں رات ہندوستان کے نقشے پر آ گئی۔ نقادوں میں سے بہت سوں نے پھولوں۔ گلدانوں کو پیش کرنے کی ٹیکنیک۔ تتلیوں اور شہد کی مکھیوں کا رقص۔ رنگوں کا استعمال۔ تخیلاتی پہلو اور بُرش چلانے کے ہنر وغیرہ پر سیر حاصل بخشیں کیں جو میڈیا میں آ گئیں۔ تبصرہ نگاروں کے بعض نکات کے بارے میں لکشمی خود بھی بے خبر تھی۔

وہ اپنی خوبصورت جلد میں پھولے نہ سما رہی تھی۔ پہلے دِن کا شو ختم ہونے کے بعد ہم ایک بڑے ہوٹل میں اپنے کانفرنس کے ساتھیوں کو لیکر چلے گئے۔ وہاں زبردست ڈنر رہا۔ ہم دونوں نے ساتھیوں کا شکریہ ادا کیا۔ شو کی کامیابی پر ساتھی ناچ رہے تھے۔ اُن کو اگلے روز اپنے اپنے گھروں کیلئے روانہ ہونا تھا۔ ایک ساتھی نے اپنا سپیشل مووی کیمرہ ساتھ لا کے پوری تقریب اور ڈِنر شوٹ کیا۔

ہر شخص تقریب میں ایسا منہمک ہو گیا جیسے اُسکی اپنی تقریب تھی۔ دیر رات گئے سب کو رخصت کر کے ہم گیسٹ ہاوس گئے۔

زندگی کی پہلی اور اتنی وشال ایکزبی شن میں راجیہ لکشمی آل انڈیا میڈیا پر چھا سی گئی۔ اچھی شہرت کے علاوہ ملک کے بڑے بڑے مصوروں کے ساتھ واقفیت اور اور اُنکے حلقوں میں زیر بحث رہنے کی خوش نصیبی سے وہ جیسے ہوا میں اڑ رہی ہو۔ اگلے دو دنوں میں نمائش دیکھنے والوں کا تانتا بندھ گیا۔ کچھ تصاویر بک بھی گئیں جو پہلی نمائش میں کم ہی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ہوتا ہے۔

سب سے بڑا انعام لکشمی کو ایک کنٹریکٹ کی صورت میں حاصل ہوا جس میں ایک مشہور بلڈر کمپنی نے اُسے اپنی تعمیرات کی وال ڈیکوریشن کیلئے تصاویر بنانے کیلئے بُک کیا۔

راجیہ لکشمی مُجھ کو بار بار دیکھکر خوشی کا اظہار کرتی اور شکریہ ادا کرتے کرتے دوہری ہو جاتی۔

''یہ آپ کا ہی آئیڈیا اور محنت کا نتیجہ ہے۔ آپ نے مجھکو زمین سے آسمان پر پہنچا دیا۔ میری زندگی بھر کی آرزو آپ نے ہی پوری کرائی۔ میں آپ کی ممنون ہوں۔''

''اچھا اچھا۔۔۔۔ بہت شکریہ بازی ہوگئی

لکشمی ایک بات سمجھاؤ۔ گورو جی والی راکھ اتفاق سے تمہاری سُرمہ دانی سے ہوتے ہوئے چمتکاری بندی تک پہنچ گئی جس نے میرے دِماغ کے این ٹینا (Antena) کھول دئے اور تمہاری نمائش کی کامیابی تک سارے امکانات روشن ہوگئے۔۔۔۔''

''میں آپ کو ہی اپنا گرو مانتی ہوں''

راجیہ لکشمی اپنی انگشت شہادت سے بندی کو ٹٹولتی ہوئی میری طرف اُسی شدت سے مسکرائی جیسے کانفرنس کے پہلے دن مُسکرائی تھی۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

لالی پاپ

ماسٹرس اور بیچلرز کے امتحانات مکمل کروا کے پروفیسر ماتھر اور نیلم اپادھیائے کئی دِن رات کی مصروفیات کے بعد دوپہر کی اُڑان سے واپس دہلی جا رہے تھے جب شعبہ کے تمام اساتذہ۔ دفتری۔ امتحانی امیدوار انکو الوداع کرنے کی غرض سے کالج کے لان میں دوطرفہ قطاریں باندھے کھڑے تھے میڈیکل کالج کے ارباب حل وکُشاد دونوں مہمانوں کو گاڑیوں تک پہنچانے کیلئے اُن کے ساتھ چل رہے تھے۔

پروفیسر نیلم سیڑیوں سے اُترتے ہوئے ایک لمحہ کیلئے رُک گئی جیسے کچھ بھولی ہوئی بات یاد آ گئی ہو اور پھر ڈاکٹر رعنا کا بازو پکڑ کر کہا۔

''آپ میرے ساتھ آئیں۔ واپس چلنا ہے۔ وہ بخشیش ۔۔۔۔ (ساتھی مہمان اور میزبانوں سے مخاطب ہو کر)۔ آپ تشریف لے چلیں باہر لان میں کُچھ دیر تو لگے گی۔ آئی وِل جوائین یو اِن اے وہائیل۔(I will join you in a while)

نیلم اور رعنا کالج کی سیڑھیاں واپس چڑھے۔ اسٹاف کی بھیڑ چیرتے ہوئے واپس ایچ۔او۔ڈی کے چیمبر مین داخل ہوئے۔ دروازے پر عمر رسیدہ عُبدل نے میم صاحب کو ایک جاندار سلیوٹ مارا۔ اور دروازہ کھول کے میڈم کے اندر جانے کیلئے پردہ ہٹایا۔ سارا ڈپارٹمنٹ مکمل طور پر خالی تھا۔ وہ سب مہمانوں کو الوداع کہنے کیلئے باہر جلوس میں پھول پتیاں اور مالائیں لئے کھڑے تھے۔

میڈم نے اپنے پرس سے دس دس روپے کی ایک پہلے سے ربڑ بینڈ میں بندھی ہوئی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

گڈی عبدل کے ہاتھ میں تھمادی۔

''تمہاری بخشیش ۔۔۔۔۔۔ بہت خدمت کی ہے تم نے''

''میڈم آپکی نوازش ہے۔ خدمت کرنا اور آپکو آرام پہنچانا میرا دھرم ہے۔ یہ تکلیف کیوں؟'' عبدل نے بخشیش دونوں ہاتھوں سے بٹورتے ہوئے کہا۔

''ارے یہ تمہارا حق ہے۔ بچوں کو ہماری طرف سے مٹھائی ۔۔۔۔ اور ہاں ۔اندر کسی کو نہیں چھوڑنا جب تک میں واپس نہ نکلوں۔ یہیں پر کھڑے رہنا۔''

بہتر میم صاحب۔ ہم نے کالج میں تیس سال گزارے ہیں۔ آپکی مہمان نوازی کی ہے۔ آپ کا حکم بجالانا میرے لئے عزت افزائی ہے۔ بے فکر رہیئے۔ عبدل نے پردہ چھوڑ کر دروازہ واپس بھیڑتے ہوئے کہا۔ اُسکے سُرخ چہرے پر موٹی رقم کی حرارت اور صورتِ حال کی تمازت سے اور زیادہ لالی چڑ گئی۔

چیمبر کے اندر جا کر پروفیسر نیلم نے اپنا ارغوانی تلے دار شال اور اپنا وینٹی بیگ ڈاکٹر رعنا کو پکڑایا۔ وہ خاصی دیر رُکی رہی۔ پھر اپنی سلیقے سے باندھی ہوئی ترنگی ساڑھی کے پلو کو کندے کی کلپ سے آزاد کیا اور کمر پہ جمی تہوں کو پھر سے متناسب کر کے واپس بیلٹ میں اُڑس دیا۔ پھر چیمبر کے کونے میں لگے ہوئے قدِ آدم آئینے کے سامنے جا کر کھڑی ہوگئی۔ پلو کو کمر سے ہی لٹکا کر ڈاکٹر رعنا سے کہا۔

''اگر آپ تکلیف کریں ۔۔۔۔۔ ذرا۔۔۔۔ ذرا میری زِپ درست کرینگے؟''

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ڈاکٹر رعنا نے نیلم کے پاس آ کر اُسکی پیٹھ کی طرف کی تفصیل دیکھ اور محسوس کر کے ایک لمبی سانس لی۔ اُس کا چہرہ تمتما گیا۔ بدن سے حرارت کے پھوارے چھوٹنے لگے۔ حواس کو اکٹھا کر کے اُس نے میڈم کا بیگ اور شال ایچ۔او۔ڈی کی میز پر رکھ دئے۔ اور پروفیسر نیلم کے عین عقب میں کھڑا ہو گیا۔ اب دونوں آئینے کے سامنے تھے۔ ڈاکٹر آئینے میں میڈم کا سراپا آنکھیں کھول کھول کر دیکھنے لگا کبھی اُس کے کندھے سے بالا اپنی شکل۔ اُسکو زِپ کے درست کرنے کی تدبیر سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔ اچھی خاصی اوپر سے نیچے تک بخیوں کے سہارے کھینچی ہوئی بند تو تھی۔ اُسے کیا دُرست کرنا ہے وہ سوچ سوچ کر بے بس ہو گیا۔

محترمہ نے آئینے سے ایک نِگاہ غلط انداز ڈاکٹر کی طرف ڈالتے ہی مُسکراہٹ کا لعل بدخشاں پھوڑ دِیا۔ اور سرمایہ انار کی دلکش لڑیاں چہرے کے خاصی چوڑائی میں بکھیر دیں۔

''اُوپر سے فلائی''

ڈاکٹر نے اپنی تمام تر جُرات اپنی دو انگلیوں اور انگوٹھے میں یکجا کر کے میڈم کا حکم بجالایا۔ اب کیا تھا۔ کمر کے تان پورے کے اوپر مرمریں پُشت کو دیکھ کر اُسے دِماغ کے اندر چکر سا محسوس ہوا۔ عجیب سی نسوانی جاذبیت لئے ہوئے چمکتی پیٹھ سے مس ہونے کے ساتھ اُسکے اعصاب بغاوت پہ آمادہ ہونے لگے ہی تھے کہ اُسے پروفیسر نیلم کی حیثیت کا خیال آیا۔ اور زپ کے نچلے سروں کو ملا کر جوں توں کر کے فلائی کو واپس گردن کے قریب

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کر دیا۔

نیلم کے اندر آتش فشاں پورے زور کے ساتھ پھوٹ رہا تھا۔ وہ اپنے ریشمین غزل نما چہرے کو خطوط نسخ میں تبدیل کر کے ساڑھی کا پلو کندھے پر سنوار کے ہاتھ روم کے اندر چلی گئیں۔

ڈاکٹر رعنا چیمبر میں اکیلا دُنیا بھر کی سوچوں میں پڑ گیا۔ وہ شعبے میں سب سے جونیر نو وارِد ڈاکٹر تھا۔ تین دِن پہلے جب پروفیسر نیلم کو ہوائی اڈے سے لانے کا مرحلہ آیا تھا تو سٹاف نے اسی بے بی آف دی ڈپارٹمنٹ کو استقبال کرنے کی خاطر بھیجا تھا۔ چناچہ وہ گاڑی میں ائیر پورٹ پر پروفیسر نیلم کو کالج پہنچانے کی غرض سے خوشی خوشی چلا گیا تھا۔

ہاتھ میں میڈیکل کالج کا پلے کارڈ اونچا کر کے وہ لوگوں کی بھیڑ میں کھڑا تھا۔ کہ ایک نہایت ہی دلفریب رنگ کے سُرسمی سوٹ میں ملبوس نیلم نے اُسکی طرف خرام ناز کیا۔ اُس نے نام پُکار کر مہمان کی شناخت پکی کر لی تھی۔ اُس کا خلائی بیگ اُٹھا کر میڈم کو گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بٹھایا۔ خود ساتھ بیٹھ کر ڈرائیور کو چلنے کا حکم دیا۔

خوش آمدید کے تمام خوبصورت الفاظ جو ڈاکٹر رعنا کے بس میں تھے ادا کئے۔ بصد احترام مہمان کی مزاج پُرسی کی۔ اپنا تعارف کرایا۔ ساتھ ہی ساتھ میڈم کے سراپا کا جائزہ لیا۔ اس کے انگ انگ سے جلوہ گری کی شراب ٹپک رہی تھی۔ بال، چہرہ، ہونٹ کا جگر شکن تاثر لیکر گردن کے نچلے علاقے تک نگاہ دوڑاتے ہی وہ نیم بسمل ہوا جا رہا تھا۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

جیسے وقت رک گیا ہو۔ اُس نے یک لخت اپنی انگلیاں موتیوں کی مالا پہ رکھتے ہوئے جیسے ایک لمس کے ساتھ کچھ ہٹا دیا ہو۔ میڈم نے سر موڑ کر ڈاکٹر کی طرف دیکھا۔

''پروفیسر۔۔۔۔۔۔۔ایک چیونٹی گستاخی کر رہی تھی'' دونوں سنبھل گئے تھے جیسے کچھ نہیں ہوا تھا

ڈاکٹر رعنا بھی ان تینوں دِن کالج کے امتحانات کے عمل میں اُن کا مددگار رہتے رہتے میڈم کے خزینہ ناز سے کوئی نہ کوئی شے نظروں سے چُراتا رہا تھا۔

اِدھر باتھ روم سے چیمبر میں آتے آتے میڈم نے ڈاکٹر سے کہا۔

''چلیں؟۔۔۔۔۔ڈاکٹر صاحب۔۔۔۔۔۔''

''تشریف لائیے۔'' اس نے نیلم کے ہاتھوں میں شال اور بیگ واپس تھما دئے۔

دونوں کو چیمبر سے نکلتے ہوئے دیکھ کر عبدل نے ایک شریر مسکراہٹ کے ساتھ الوداعی سلیوٹ دیا۔

ڈاکٹر رعنا نے میڈم کی طرف قریباً رال ٹپکتے مُنہ سے مخاطب ہو کر کہا۔ ''آپ کے ساتھ بہت اچھا لگا۔ پروفیسر صاحب پھر آئیے گا۔''

''ہاں ہاں!!! وعدہ رہا۔ اب کی بار میں آپکے لئے لالی پاپ لانا نہیں بھولوں گی۔''

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

سبھا

دن بھر کی نعرہ بازی او پتھراؤ کے بعد سب لوگ شام کو اپنے اپنے گھروں میں آ گئے۔ رام جی کے پاس محلے کے کئی نوجوان اور بزرگ جمع ہو گئے۔ انہوں نے ایک مچھیرے کو اندھیری گلی میں پکڑ کر گرفتار کیا تھا جسے اندرون محلّہ کے کسی بوسیدہ مکان میں ہاتھ پاؤں باندھ کر اور منہ پر کپڑے کی پٹی چڑھا کر چھپا رکھا تھا۔ اپنی جاتی میں مشورہ کر کے فیصلہ ہونا تھا کہ اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔

کئی نوجوان جو دوسری ریاستوں میں تربیت یا ملازمت کے سلسلے میں باہر زندگی گزارتے تھے۔ اُن کو فسادات کی ہوا لگی تھی اُن کے نزدیک آندولن زندگی کا ایک معمول کا حصہ تھا۔ انہوں نے مکانوں کو آگ لگاتے ہوئے دیکھا تھا جہاں بے بس عورتوں اور بچوں تک کو بخشا نہیں جاتا تھا۔ چھری، بندوق اور لاٹھی کا آزادانہ استعمال کرتے ہوئے گروہوں کی منظّم کارکردگیاں اپنی آنکھوں سے دیکھی تھیں۔ چنانچہ اُن میں انسانی خون کو بہتے ہوئے برداشت کرنے کا ''حوصلہ'' معقول حد تک پیدا ہو گیا تھا۔ نتیجۃً فرقہ پرستی کی چنگاری اُنکے معصوم دلوں کے اندر سرایت کرنے لگی تھی۔

ایک لڑکا مجلس میں بیٹھتے ہی بول اُٹھا۔

''ہمارے جوانوں نے مخالف فرقے کا ایک آدمی قابو میں کر رکھا ہے۔ ہماری تجویز ہے کہ اُس کو راتوں رات بستی کے باہر پیٹرول ڈالکر اگنی کے حوالے کیا جائے''

ایک بزرگ نے جواب دیا۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

''کاکاجی ایسی ظالمانہ حرکت اس علاقے کی تاریخ میں کبھی کسی سے سرزد نہ ہوئی تم نے ایسا گندہ شبد مُنہ سے کیسے نکالا؟''

کاکاجی کا گرم خون اور زیادہ اُبلنے لگا۔

''آپ پربت کے اُس طرف کبھی نہیں گئے انتقام کا موقعہ ہاتھ سے جانے دینا بہت بڑی غلطی ہوگی ہم انہیں سبق سکھائیں گے۔ ختم تو اسے کرنا ہے ہر حالت میں۔ آپ کی رائے میں اُسے کس طرح ٹھکانے لگایا جائے۔ آپ کوئی اور طریقہ بتائیں جس سے اس کی زندگی کا خاتمہ ہو۔''

دوسرے دو تین لڑکوں نے کاکاجی کا ساتھ دیا۔

''ہاں ہاں ایسے سانپ بار بار ہاتھ نہیں آتے''

''ہمارے بزرگ ہمیشہ اہنسا کی باتیں کر کے اِن شتروں کو کھلی ڈھیل دے دیتے ہیں اور یہ لوگ اگلی بار زیادہ شدت سے ہماری جاتی کے ساتھ بھڑ جاتے ہیں''

''کبھی نہ کبھی ہم کو اپنے بازوؤں سے کام لینا ہی پڑے گا''

ایک اور بزرگ۔ ''دیکھو بھائی ہم اِسی سماج میں رہتے ہیں۔ میری بات کو بزدلی یا بے جرأتی سمجھ کر مت ٹالنا۔ جس طرح ہماری برادری میں اکثریت امن میں رہنا چاہتی ہے اور ہمیشہ کی طرح بھائی بھائی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ہمارا نائی، دھوبی، چمار، مزدور، دودھ والا، صفائی والا اور درجنوں نچلے درجے کے کام کرنے والے اِن ہی کے فرقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ سچے دِل سے ہماری سیوا کرتے آئے ہیں۔ اگر کچھ نادان

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

لوگ اندولنوں میں کم ذاتی کا ثبوت فراہم کرتے ہیں تو یہ کسی طرح واجب نہیں کہ ایک بے قصور مچھیرے کی جان لی جائے۔ وہ بیچارہ کل تک ہمارے دروازوں تک مچھلیاں چھوڑنے آتا تھا۔ اُس جیسے منشوں نے ہمیں ذرا سی گزند پہنچانے کے بارے میں کبھی سوچا بھی نہیں تو وہ کیوں ہمارے غیظ وغضب کا شِکار بنے؟''

ایک اور لڑکا:۔ ''ہمیں کبھی نہ کبھی اپنی شاخت ثابت کرنی ہے۔ ہم لوگ لیکچر سننے نہیں آئے ہیں۔ اس بچھو کی موت کا فیصلہ ہو چکا ہے تا کہ وہ دوبارہ ڈسنے کے قابل نہ رہے۔ اِسکی برادری کو بھی معلوم ہو جائے گا کہ ہم ہر وقت اُنکی زیادتیاں برداشت نہیں کر سکتے ۔صِرف یہ فیصلہ کرنا باقی ہے کہ اِسے کِس ڈھنگ سے موت کے گھاٹ اُتارا جائے۔''

ایک اور نوجوان:۔ ''اسکو موٹی رسی سے پھانسی دیکر مارا جائے اور لاش ان کے قبرستان میں راتوں رات دبا دی جائے۔''

دوسرا لڑکا:۔ ''دیکھو بھائی ہم لاش کا ثبوت پیچھے چھوڑ کر صاف نہیں بچ سکتے۔ پولیس ان کی ہے اور اس کے ہاتھ لمبے ہوتے ہیں۔ کسی نہ کسی طرح سازش کا پتہ چل ہی جائے گا اور ہم پکڑے جائیں گے۔ کیوں نہ لاش کو دریا میں پھینک دِیا جائے۔ جو کئی دِن کے بعد بگڑ چکی ہوگی اور موت واقع ہونے کا کوئی نِشان پولیس کو نہ ملے گا۔''

ایک ادھیڑ عمر کا آدمی:۔ ''یہ کام کون کرے گا؟ کیا آپ میں سے کوئی یہ ذمہ داری اُٹھانے کیلئے تیار ہے؟''

تمام ارکانِ مجلس کو جیسے سانپ سونگھ گیا۔ ہر شخص عجیب عجیب سوچوں میں ڈوب گیا۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

رام جی کافی دیر سے اُنکی باتیں سن رہا تھا وہ بول پڑا

''میں یہ کام کرنے کیلئے تیار ہوں اگر میرے ساتھ دو ہمت والے نوجوان مدد کرنے پر آمادہ ہو جائیں''

دوسرا لڑکا:۔ ''میں آپ کے ساتھ آنے کیلئے تیار ہوں اگر ہمارے ساتھ کاکا جی بھی آجائیں۔ اِس کام کیلئے جوش کی ضرورت ہے''۔

کاکا جی:۔ ''ٹھیک ہے چلئے''۔

رات کے گیارہ بجے کا عمل تھا کہ رام جی اور دونو جوان اندھیرے میں ایک بوسیدہ مکان کے اندر چلے گئے۔

رام جی نے قیادت سنبھال کر مچھیرے کے ہاتھ پاؤں رسیوں سے آزاد کرائے۔ اُسے تینوں نے دبوچ کر ایک نئی پٹ سن کی بوری کے اندر ڈال دیا۔ بوری کا مُنہ نایلان کی رسی سے گرہ لگا کر بند کیا۔ رام جی نے رسی باندھنے کا کام اپنے ذِمہ لے لیا۔ لڑکوں سے جسم کا بڑا حصہ پکڑوا کر خود رسی اور بوری کا منہ اپنے ہاتھوں کی گرفت میں لے لیا۔

بوری میں بند مچھیرے کو کشتی میں لِٹا دیا۔ پھر دریا کے عین بیچ تک ناو پہنچادی ۔ دونوں لڑکوں سے بھاری حصہ اُٹھوا کر رام جی نے ہاتھ میں پکڑا۔ اور بوری کو پانی میں بہادیا۔

رام جی نے مرنے والے کو پُونیہ پہنچانے کی روایت کے مطابق ہلکے سے منتر گُنگُنانا شروع کیا۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

''اوم بھُور بُو اسوا۔۔۔۔۔تت سوی تُرورِے نیم۔۔۔۔۔''

کاکا جی:۔ ''نہیں نہیں اسکو نرکھ جانا ہے۔کوئی گائیتری منتر نہیں۔۔۔۔''

''بھارگو دِوسیہِ دِمہے۔۔۔۔۔۔۔''

دوسرا لڑکا:۔ ''آپکوان بچھو کی اولادوں کیلئے ہمدردی۔۔۔۔''

''دیو یونہ پرچودَیات'' رام جی نے منتر پورا کیا

''چپ رہو۔۔۔۔۔ورنہ۔۔۔۔''

وہ چپ ہو گیا۔

رسی میں رام جی نے ناڑے والی گانٹھ ماری تھی۔ جونہی بوری پانی میں بہنے لگی رام جی نے رسی کو کھینچ کر کھولنے والا سِرا اپنی طرف زور سے کھینچا۔ چناچہ رسی کی گانٹھ کھل گئی۔ پھر رام جی نے رسی کو بھی ہاتھ سے چھوڑ دِیا اور تینوں نے ناؤ کو اپنے کِنارے پہنچا دیا۔ ساتھ ہی پُل کے نیچے سے بہتی ہوئی لاش کا منظر دیکھنے لگے۔ مچھیرا بوری کے ادھ کھلے منہ سے تھوڑی کوشش کر کے باہر نکلنے میں کامیاب ہو گیا۔ تیز تیز تیر کر دریا کی باقی چوڑائی دوسری طرف پار کی۔ ہمت والی جوڑی نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ مچھیرا کھمبے کی روشنی میں اپنی گردن سے پٹی کا کپڑا کھول رہا تھا اور اپنے گیلے کپڑوں کو دونوں ہاتھوں سے دبا دبا کر نچوڑ رہا تھا۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

سائیکل باز

جموں سے دہلی بس کا سفر تھا۔ سواریاں صبح سویرے اپنے گھروں سے نکل کر دِن بھر کی صعوبتیں برداشت کرتے منزل کی جانب رواں دواں تھیں۔ وہ خود تو اکیلا مُسافر تھا لیکن بس میں بیٹھے دوسرے لوگوں کے ساتھ بات چیت کرنے کا جو بے تکلفانہ ہُنر رنجیت کو حاصل تھا وہ اُسے دوسروں سے ممتاز کر دیتا تھا۔

بوریت سے پریشان ہونے سے پہلے اُسکی نظر ایک خوبصورت انگریز لڑکے پر پڑی۔ بیس بائیس سال کا نازک سا نوجوان ڈی لکس کوچ کی آخری دو سیٹر کی نشست پر اکیلا بیٹھا تھا۔ اُسکی سیمیں جلد سے جیسے نور ٹپکتا تھا۔ پرانی کتابوں یا کلاسیکی فلموں میں رومن ہیرو اسی قد و کاٹھ کے ہوتے ہیں۔ سُتواں ناک، کتابی چہرہ جس کا رجحان طوالت کی طرف زیادہ تھا۔ بال چھوٹے گھنگریالے گہرے سنہری شیڈ میں، کندھے چوڑے چوڑے تراشیدہ جسے رومن فن سنگتراشی کا نمائندہ کہہ سکتے ہیں لیکن خاموشی اور قنوطیت لِسان البدن پر غالب۔

رنجیت ایک دو دیسی بابوؤں اور سیٹھوں کے ساتھ بات چیت کرتے کرتے اُوب گیا تھا۔ اُنکی ذہنی سطح دفتر کی بیوپاری قسم کی فائیلوں، زیادہ سے زیادہ پیسہ کمانے کی چھل کپٹ اور چالاکی کے منتروں سے عوام اور جمہوریت کا خون کر کے پیٹ موٹا کرنے کے گُروں کے اوپر نہیں بڑھ سکتی تھی۔ رنجیت اپنا زاویہ بحث و تمحیث طوفانی عجلت کے ساتھ بدلنا چاہتا تھا تاکہ پانی پت سے آگے کا سفر کسی دلچسپ گفتگو کے سہارے آرام سے کٹے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اسی اُدھیڑ بن میں گاڑی کی پچھلی سیٹوں کا جائزہ لیتے ہوئے رنجیت کی نگاہ یورپی نوجوان پر پڑی۔ اُس نے آرامدہ فرنٹ سیٹ چھوڑ کر ایزل کے رستے اپنے آپ کو اس لڑکے کے پاس پہنچایا۔

''کیا میں آپ کے ساتھ تھوڑی دیر بیٹھ سکتا ہوں؟'' رنجیت نے بات چھیڑنے کے بہانے اپنا پہلا جُملہ نوجوان پر نزول کیا۔ ''یو آویل کم کمون پلیز'' یورپی لڑکے نے جگہ بنا کے رنجیت کو ساتھ بیٹھنے کی دعوت دی۔ رنجیت نے چھوٹتے ہی اُس کا تعارف کام اور وطن کے بارے میں درجنوں سوالات ٹھوک دیئے۔

''بہت بہت خوش قسمت ہوں کہ آپ انگریزی زبان سے واقف ہیں۔ ہماری بات چیت کا سلسلہ جاری رہ سکتا ہے'' اُس نے گورے کے ساتھ ملاقات کافی دیر تک بنائے رکھنے کا دِل افروز موقع تلاش کیا تھا۔ اپنے من میں باقی سفر خوشگوار موڑ میں گزارنے کی توقع پیدا کی تھی۔

نفیس انگریزی بولنے اور لڑکے سے جواب میں ملکہ کی زبان سننے کا مزا رنجیت کا دل و دماغ موہ لینے لگا ہی تھا کہ وہ اپنے آپ میں بے چین محسوس کرنے لگا۔ اِس کے باوجود اُسکو گپ شپ جاری رکھنے میں کچھ سکون سا آنے ہی لگتا کہ اُسکی ناک اور دِماغ بغاوت پہ آمادہ ہو جاتے۔

انگریز کے سارے وجود سے اعصاب شکن بدبو آرہی تھی۔ رنجیت نے پہلے سوچا کہ شاید نشست کے نیچے فرش پہ کوئی سڑی سڑائی چیز پھیلی ہے یا اگلی سیٹ کی عورت

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کی گود میں شیر خوار بچے سے کوئی معصوم کرتوت سرزد ہوئی ہے لیکن بار بار تحقیقانہ جائزہ لینے کے بعد اسی نتیجے پر پہنچا کہ چھوٹے صاحب بہ نفس نفیس اِس زبردست عفونت کے امانت دار ہیں۔ اسکی شکل وصورت، رنگ گفتار، انگریزی محاورہ اور تلفظ ولہجہ رنجیت کا دھیان ضرور بٹاتے تھے اور وہ طرحدار شخصیت کی صحبت میں لطف لینے کا خواب اب بھی پورا کرسکتا تھا لیکن بُو کو برداشت نہ کرسکنے کے جرم میں اُسے اُبکائی پہ اُبکائی آنے لگتی اُسکا نظام اعصاب جواب دینے لگتا۔ چناچہ وہ فرنگی کی سیٹ سے اُٹھ جانے کا دِل ہی دِل میں بہانہ ڈھونڈنے لگا۔ لیکن گفتگو اُس مرحلے پر تھی کہ ایک دم برخواست ہونے سے رنجیت کی اپنی نفاست چُور چُور ہو جاتی۔

عنوان کو کسی نتیجے پہ پہنچائے بغیر اُسکی نظر میں لڑکے سے معذرت کرکے دوسری جگہ بیٹھنا زبردست کم ظرفی کا ثبوت بن جاتا کہ اسی اثناء میں گاڑی رُک گئی۔

ایک سکھ مسافر نے ڈرائیور کو سڑک پر سے ہاتھ دیا تھا کنڈیکٹر نے اُسکی بائی سیکل گاڑی کی چھت پر رکھوا کے اُسے دروازے کے اندر پہنچایا۔ وہ بہت سی شکایتیں بلکہ گالیاں بڑبڑاتا ہوا آخری سیٹ پر بیٹھ گیا۔ کنڈیکٹر نے کرائے کا حساب کرکے اُسکے ہاتھ میں ٹکٹ تھمایا۔ وہ اپنی دھن میں زور زور سے بڑبڑانے سے باز نہ آیا تمام پچھلی سواریوں کا دھیان نئے مسافر کا معاملہ سمجھنے اور اُسکی روئیداد جاننے پر جواب قابل فہم ہونے لگی تھی مرکوز ہو گیا۔

رنجیت کسی موقع کی تلاش میں تھا کہ نشست بدل دے کیونکہ وہ اب اُبکائیوں کے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

مرحلے سے گزر کر اُلٹی کی جانب بڑھنے لگا تھا ''ولایتی عطر'' کے ریلے گورے مسافر کے وجود سے لگا تار بہہ رہے تھے اور رنجیت کی بے خطار یسرچ کی پاداش میں اصلی حقیقت پایہ ثبوت تک پہنچی تھی کہ اُسکی ذات شریف خود ہی اس طوفان بے تمیزی کا منبع تھی۔ ''کچھ زیادہ دلچسپ معاملہ ہے، ذرا معاف کریں'' کہتے کہتے رنجیت یہ جا وہ جا اُس دیہاتی کی آخری والی نشست پر پہنچ گیا اور اُسکی تقریر کا تجزیہ از سر نو سوال پوچھ کر کرنے لگا۔ وہ بس پہ چڑھنے کے بعد باآوازِ بلند نعرہ بازی کی سطح سے قریب قریب گفتگو کی لیول پر آ گیا تھا۔ اب جو رنجیت کے انٹرویو سے کہانی سُننے میں آئی آس پاس کے مُسافر لوٹ پوٹ ہو رہے تھے ہنسی کے مارے۔

''میں جی کل شام نوں لُدھیانہ سے روانہ ہوا دِلی کیلئے وہاں بڑے گورودوارے میں حاضری دینے کی منت مانی تھی۔ وہ بھی سائیکل پر۔ چلتا چلتا آج صبح ایک پنڈ پہنچ گیا وہاں کافی سارے مُنڈے سُوکھا اور گیلا رنگ لے لے کے جوش نال ہولی کھیڈ رہے تھے۔ ہر ایک نوں گُلال اور رنگین پانی سے نہال کر دے سے۔ مینوں بھی سائیکل سے نیچے اُتارا۔ اور طبیعت سے رنگ چھڑکیا۔ سارے کپڑے گیلے ہو گئے اُن سے کسی طرح چھٹکارا پا کر میں دوبارہ سائیکل پے چڑھ گیا آگے بڑھتا ہوا دُو جی پنڈ پہنچ گیا۔ بہت تھکا ہوا تھا نیند بھی اکھاں وچ سوار تھی۔ تھوڑی دیر سُستانے کیلئے لیٹ گیا۔ تُپ چنگی تھی کپڑے بھی سُکھ گئے اچھی نیند آ گئی۔ تاجہ ہو کے میں سائیکل نوں صاف کر کے واہیگورو داناں لے کے اپنے سفر پر دُوبارہ روانہ ہو گیا۔ کی دکھدا ہاں کہ وہ ہولی والے منڈے پھر

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

سامنے آ گئے اور زور دار آواجاں لگا کے مینوں سائیکل سے اُتارا اور کہنے لگے سویرے والا بندہ پھر آ گیا۔ اور خوب جی بھر کے رنگوں والے پانی سے مجھے دوبارہ بھگو دِیا۔

''میں پُچھدا ہاں تم اِنی دور آ کے مینوں بار بار کیاں پریشان کردے او؟

اُناں آکھیا۔ ہم تو اسی گاؤں کی سڑک پر ہیں تمہارے پیچھے کیوں پھریں گے۔ تم اپنے آپ جو ہمارے پاس واپس آ گئے ہو۔

پھر سے بھیگ بھُوگ کے میں نے سوچیا کہ میں دوبارہ اِناں نال کیوں بھِڑ گیا۔۔۔۔۔ تاں مینوں یاد آیا کہ جس ویلے میں سونے لیٹ گیا سی میں نے سائیکل دا مُنہ دلی کی بجائے واپس لدھیانہ کی طرفوں موڈ لیا سی۔ اور جاگنے تے بعد سیدھا سوار ہو گیا سی۔ لدھیانہ دی طرفوں تاں ہی میں اُن لڑکیاں تے پاس واپس پُہچ گیا سی۔

اب جو مینوں تیان آیا کہ میں دِلی کی بجائے لدھیانہ کی طرف واپس چل رہا تھا۔ اِسی لئے یہ لڑکے میں نے دوبار دیکھے۔ گورودی مہر ہے۔ اب میں نے نئے سِرے سے دلی طرفوں سفر شروع کیا۔ تیس چالیس میل فالتو سائیکل چلائی میں تا تھک تھک کے چور ہو گیا۔ سائیکل بھی پنچر ہو گیا، پُوکھا بھی ہاں۔ تد بس تے چڑھن دا فیصلہ کیا۔ رنجیت نے ساری داستان سُن کے سردار جی کے کندھے پر تھپکی دی۔

''بہت تکلیف اُٹھائی ہے۔ پنجاب کے گبرو جوان کی ہمت داد دینے کے قابل ہے۔ بھگوان دِلی گورودوارہ میں حاضری دینے کی یاترا سپھل کریں گے''

رنجیت کا بقیہ سفر دلچسپ اور سبق آموز ڈھنگ سے گزرا۔ وہ فرنگی جوان کی ''بوئی جانفرا'' کا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

تصور کر کے پھر سے اُبکائیوں پہ آمادہ نظر آتا تھا لیکن سردار جی کی تفریح بھری داستان یاد کر کے دھیان جُٹا کر مزاج کو سنبھالا دیتے دیتے دِلی کے گھر پہنچا۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

سَیک

دسمبر کی صبح روز کی طرح اچھی خاصی سُہانی تھی۔ دھوپ کھل کے نکلی تھی۔ سردیوں کے موسم کا لباس لوگوں نے زیب تن کرنا شروع کیا تھا ان کپڑوں میں کام کرنے کی چستی از خود پیدا ہو جاتی ہے۔

جموں میں آخری دسمبر خوب جاڑوں کا ہوتا ہے لیکن اگر دھوپ نکلی ہو تو بھُولے بسرے ناخوشگوار کام کرنے کی آمادگی اُجاگر ہوتی ہے۔ پھر میں تو دفتر کا کام ۔۔۔۔۔ باقی دو ساتھیوں کے ہمراہ قریباً مکمل کر چکا تھا۔ اہم شخصیتوں کے ساتھ میرے اچھے سمبندھ تھے اور بنیادی کاروائی کے بارے میں اُن سے میں نے بذات خود حامی بھروائی تھی۔ بلکہ سب سے بڑے آفیسر کے ٹیبل پر ہمارے کاغذات دستخط کیلئے پہنچ گئے تھے جسکے لئے ہم نے مُناسب احکام بھی صادر کروائے تھے۔

میرے ساتھیوں سے میں نے اصرار کیا کہ باقی کام وہ خود سنبھالیں۔ کیونکہ بڑا آفیسر جس کو دستخط کرنے کی ذمہ داری تھی کہیں چھٹیوں پر تھا۔ میری شہر میں مزید موجودگی سے کوئی بڑا فرق پڑنے والا نہیں تھا نیز گھر کی مجبوریوں کے پیش نظر میں نے ضد پکڑ لی اور دوسرے ساتھیوں کو گویا ناراض کر کے سرینگر جانے کیلئے ٹیکسی میں نشست بُک کر لی۔

گھنٹہ بھر سفر کر کے جب گاڑی اُدھم پور کے قریب پہنچی تو انجن کھانسنے لگا حتیٰ کہ معزز عمر کی ٹیکسی نے ناسازئ صحت کے علامات دکھانے شروع کئے۔ ڈرائیور نے بانیٹ کھول کے پہلے خود ہی درستی کرنے کی کوشش کی لیکن وہ ایک نہ مانی۔ ناچار دھکے دے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

دے کر اور اُترائی کا فائیدہ اُٹھا کر ایک میکانک کے ورکشاپ تک پہنچ گئی۔

کافی دیر کی اُٹھک پٹھک کے بعد ہم منزل کی طرف پھر گامزن ہوئے لیکن اُس وقت تک گاڑیوں کا سارا کارواں بہت آگے نکل چُکا تھا چنانچہ سب کے پیچھے ہم غریب الوطن گاڑی میں سوار موسم کے بدلنے کا لطف لے رہے تھے۔ آن کی آن میں سنہرے رنگ کے ہلکے بادل کالی گھٹاؤں میں تبدیل ہونا شروع ہو گئے۔ پھر معمولی بوندا باندی کے بعد ہم موسلا دھار بارش میں گھر گئے۔ میں تو ذاتی طور بارش کا بہت زیادہ متوالا ہوں اور گھنٹوں تک پھُوار دیکھتے رہنے کا عادی۔ پھر جب گاڑی کی چھت کی حفاظت میں برسات میں سفر جاری ہو تو مجھے کسی چیز کی تمنا نہیں رہتی۔

گاڑی میں سوار دو تین ہم قوم گفتگو کر رہے تھے کہ ہم بہت دیر سے منزل پہ پہنچیں گے۔ نہ جانے خراب موسم کے چلتے رستے کا کیا رہے گا۔ بلکہ بانہال کے دونوں اطراف برف پڑ رہی ہوگی۔ میرے ساتھ ایک ولایتی میم لوسی کاربیٹ بیٹھی میری ہی طرح بارش سے محفوظ ہو رہی تھی وہ سکی انگ کے بین الاقوامی مقابلے میں شریک ہونے کیلیئے پہلی بار گلمرگ آ رہی تھی۔ اُس کے دوسرے ساتھی جموں سے ہوائی جہاز میں روانہ ہونے والے تھے لیکن لوسی نے تین سو کلومیٹر کی مسافت کے دوران اپنی آنکھوں سے زمین، جنگل، دریاؤں اور دوسرے سے قدرتی نظاروں کو دیکھنے کے شوق میں کار کا انتخاب کیا تھا۔ وہ ایک برفیلے یورپی ملک سے کشمیر آ رہی تھی اور مہم جو ہونیکی نسبت سے کسی تکلیف کے بارے میں متفکر نہیں لگتی تھی۔ میرے ہم وطنوں کی گفتگو سُن کر اُس نے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

مجھ سے اگریزی میں بات کرتے ہوئے موسم کی معلومات حاصل کیں۔ اور یہ کہ راستے کِس قدر قابل سفر رہتے ہیں۔ ہم دونوں کو بارش برسات کی مہربانیوں سے دِل و دِماغ ہٹانا پڑا۔ جب ہم لوگ بانہال کے سلسلہ کوہ کے قریب پہنچے تو برفباری سے بلندیاں بوڑھی ہوگئی تھیں۔ اور سڑک کا کچومر بننے لگا تھا۔ گاڑیوں کی لمبی قطاریں مفلوج تھیں۔

پھر یہ بُری خبر سننے کو مل گئی کہ ٹنل کے اندر آرمی کی گاڑی خراب ہوگئی ہے جو نہ آگے نکل سکتی تھی اور نہ واپس ہوکر ٹریفک کیلئے رستہ چھوڑ سکتی تھی۔ پہاڑ پہ تیز ٹھنڈی ہوا ہی نہیں زبردست طوفان چل رہا تھا۔ گاڑی کے اندر ہوتے ہوئے بھی ٹھنڈ کے مارے میری تھرتھری بندھ گئی۔ میں نے سمر بلیزر اور ہلکے ہی اونی کپڑے کی پتلون پہنی ہوئی تھی جو اتنی سخت سردی میں کسی کام کے نہ لگ رہے تھے۔ میم نے بھی واجبی لباس زیب تن کیا تھا لیکن اُس کو برف کے کھیل کی عادت کی وجہ سے اول اول زیادہ ٹھنڈ محسوس نہ ہوئی مگر جب تین چار گھنٹے ایک ہی مقام پہ ٹھہرنا پڑے تو وہ بھی جاڑے کے مارے بے قرار لگنے لگی۔ بدقسمتی سے کسی کے پاس بھی کوئی گرم کپڑا یا کمبل نہ تھا۔ لے دے کے جسم کے کپڑوں میں ہی محو سفر تھے۔ ڈرائیور صاحب نے آدھے بازوؤں کی قمیض اور پینٹ پہنے تھے مگر اُس کو سردی سے خاص فرق پڑتا دکھائی نہ دیا۔ رات کے بارہ بجے جو راستہ ملا تو منزل تک پہنچنے میں تھوڑا سا فاصلہ باقی تھا۔ زمین پر ایک ہاتھ برف جمی ہوئی تھی اور حرارت نقطہ انجماد سے کئی درجے نیچے۔

اِس صورت حال میں منزل پہ پہنچنے کی آس لیکر نفسیاتی ہتھیاروں سے سردی سے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

لڑنے کی توفیق باقی تھی۔ کبھی جماہیاں لیتے کبھی ہاتھوں کو آپسمیں رگڑ رگڑ کر گرم رکھنے کی قواعد میں مصروف رہتے۔ میم صاحب بھی اب تک ٹھٹھرنے لگی تھی۔ اچانک گاڑی دو چار ٹھمکے مار کر رُک گئی۔ میٹر اور انجن کا معائینہ کر کے فرمایا۔ ''تیل ختم ہے''

''پھر کیا کریں؟'' ایک سواری نے مایوسی کی حالت میں پوچھا۔

''دور تک پٹرول پمپ نہیں۔ صبح ہونے تک اسی جگہ باقی رات کاٹنی پڑیگی''

''یہ کیسے ہوسکتا ہے؟''

''آپ تین سو میل کا سفر کر رہے ہیں اور ساتھ میں پانچ لڑ تیل کا کین بھی نہیں رکھتے۔ یہ کیسا کام ہے آپ کا؟''

میں نے پچھلی سیٹ سے احتجاج کیا۔

''جناب گاڑی کا مالک اتنا ہی تیل ڈالنے کی اجازت دیتا ہے جتنا کنزمپشن ہے''

''راستے میں برف کی موٹی سطح پر گاڑی دھکیلنے کیلئے اسپیشل گیئر لگانے پڑے جس سے تیل زیادہ خرچ ہوگیا''

''اب آٹھ گھنٹے اس زمہریر کی سردی میں کیسے کٹینگے۔ ہم تو صبح تک لکڑی ہوجائیں گے'' میں نے اپنی کمزور قوتِ مدافعت کا حال سوچ کر کہا۔

میں نے ڈرائیور اور ایک نوجوان سواری کو پاس پڑوس کے مکانوں میں بھیجا تاکہ رات کو جگہ مل جائے اور گرمی کرنے کی کوئی صورت نکلے انہوں نے کئی مکانوں کے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

دروازے کھٹکھٹائے مگر کسی گھر والے نے آواز واپس نہ دی۔

ڈرائیور ''یہ لوگ دروازہ نہیں کھولیں گے۔ ملٹری اور جنگ جوؤں کا ماحول ہے۔ کون بیگانوں کو اندر آنے دیکر بلاوجہ مصیبت مول لے۔ کوئی بھی ہنگامہ پیدا ہوسکتا ہے ورنہ مقامی لوگ نہایت مہمان نواز ہیں۔''

اب کیا تھا چار سواریاں۔ منفی درجے کی قہر کی ٹھنڈ اور آٹھ گھنٹے کا انتظار۔

میں نے سوچا اگر میں خود مکان والوں سے اپنی ہُنر مندی کی زبان اور عاجزی سے مکالمہ کروں تو اُن کو ہماری مصیبت پر ضرور یقین آجائے گا لیکن گاڑی کا دروازہ کھولتے ہی میرے جسم میں سردی کی ایسی لہر سر سے پاؤں تک دوڑتی کہ لگتا ابھی جان نکلی سو نکلی۔ دو تین بار کوشش کی مگر جسم نے ہر بار جواب دِیا۔

لوسی کاربیٹ میرے کندھے کے سہارے سر رکھکر ہماری باتوں اور کوششوں کے بارے میں پوچھتی رہی۔ میں تفاصیل سمجھاتا رہا۔

''بیٹھ جایئے اطمینان سے آپ کو کچھ نہیں ہوجائیگا'' وہ اعتماد کا مُرقع تھی۔ مگر میری دانتوں کی ٹکٹکی رُکنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

''مگر صبح تک کیسے کٹ سکتی ہے''؟ سردی کی چُبھن سے تنگ آکر میرے مُنہ سے بمشکل تمام کچھ ٹوٹے پھوٹے الفاظ ادا ہوئے۔ لوسی کاربیٹ نے آگے کی طرف مُڑ کر اپنا توانا اور بھرپور وجود میرے ساتھ منطبق کردیا میں نے اُس کے تندرست جسم کی حرارت سے ذرا سی راحت محسوس کی بلکہ سہلانے بہلانے کے بعد تھوڑی دیر میں اونگ آگئی پھر

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

میں حسین خوابوں کی وادی میں پہنچ گیا۔

جب میں جاگا تو صبح کی روشنی ہوگئی تھی۔ ڈرائیور پیدل جا کے پیٹرول پمپ سے تیل لے کے آیا تھا۔ گاڑی پھلانگتی ہوئی رواں دواں تھی۔

''تھینک یُو۔۔۔۔لوسی۔۔۔۔جسطرح آپ نے مجھے نئی زندگی دی۔۔۔۔''

میں نے ماحول کو واپس سمجھ کر میم کا شکریہ ادا کرنا چاہا۔ جسکے الفاظ تک میری زبان پر نہیں آرہے تھے۔

''دیٹ واز دی اونلی سولیوشن۔۔۔کم آن۔۔۔۔'' لوسی نے کہا ان حالات میں یہی ایک حل بچا تھا۔'''' آئی ٹو ہیڈ ٹو بی الائیو'' (مجھے بھی تو زندہ رہنا تھا)

لوسی نے مسکراہٹ کا گلدستہ بکھیر دِیا۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

بوتلیں

میں نے دلیپ کے گھر دروازے پر دستک دی تو اندر سے ایک بزرگانہ آواز سنائی دی۔

''منڈیا دیکھ تو کون ہے؟''

گیارہ بارہ سال کا ایک بچہ سر پر بالوں کا جوڑا بنا کے اور نیکر قمیض پہن کر دیکھنے آیا تو میں نے معلوم کیا ''دلیپ گھر میں ہے؟''

''جی نہیں وہ گاؤں گئے ہیں'' بچے نے جواب دیا

''اُن کے آنے کا کچھ پتہ ہے'' میں نے پوچھا۔ وہ شام تک آسکتے ہیں۔ پرشاد چڑھانے گئے ہیں''

اسی اثنا میں دلیپ کے پاپا جی ہاتھ میں جپ جی پکڑے اور پڑھتے پڑھتے دالان پہ خود ہی نمودار ہو گئے۔

''تم اندر آؤ۔ بیٹھ جاؤ مجھے پڑھنے کیلئے پانچ منٹ کا ٹائم دو، پھر اطمینان سے بات کریں گے''

دلیپ کے بغیر مجھے گھر میں بیٹھنے کا کیا مزا آئے گا۔

میں نے سوچا دلیپ کے پاپا جی کے سامنے ادب اور مکمل برخوداری کے ساتھ کتنی دیر رہ سکتا ہوں۔ میں نے جواباً کہا ''جی دلیپ سے ملنا تھا۔ پھر کبھی آجاؤنگا''

''ارے آجاؤ بھئی۔ تھوڑی دیر ہمارے ساتھ بھی کبھی بیٹھ جایا کرو۔ آؤ تو۔ میں پانچ منٹ میں آرہا ہوں'' مرتا کیا نہ کرتا پاپا جی کے محبت بھرے الفاظ کے سامنے میں نے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ہتھیار ڈالکر قالین کے کونے پر آسن جمالیا۔ وہ خود کمرے کے مخالف کونے میں براجمان ہوکر جپ جی کا پاٹھ مکمل کرنے میں مصروف ہو گئے۔

دراصل میں ٹی۔ وی مرمت کرانے کی غرض سے میکانِک کے ورک شاپ گیا تھا۔ اُس نے شام تک مہلت مانگی پھر آ کے لے لینا۔ اب شام تک کوئی خاص کام نہ تھا۔ اپنے گھر آنے جانے کی کوفت سے بچنے کیلئے میں نے دلیپ کے ساتھ کُچھ وقت گزارنے کا فیصلہ کیا۔ اُس کا گھر پاس تھا۔

دلیپ میرا ایک سال کا ہم جماعتی تھا۔ صِرف ایک سال کا اس لئے کہ وہ میٹرک میں یک مضمون میں اسفل السافلین کی نوعیت کا کمزور طالب علم تھا۔ چنانچہ وہ سات آٹھ سال فیل ہوتا رہا میں بھی اس کی کلاس میں پہنچا تھا۔ بدقسمتی سے وہ اُس سال پھر حسب دستور کامیاب ہونے سے باز رہا۔ میں تو اگلے درجے میں پہنچ گیا اور دلیپ میٹرک کیلئے اگلے سال کی پڑھائی از سرنو کرنے لگا۔ کھیل کود میں دلچسپی ہونیکی وجہ سے ہم دونوں میں گاڑھی چھنتی تھی۔

اپنا گھر دور ہونیکی وجہ سے میرا دلیپ کے گھر گپ شپ لڑا کے میکانک کے جانے کا منصوبہ تھا۔ لیکن پاپا جی کی میزبانی نصیب میں لکھی تھی۔

میں ویسے بھی پاپا جی سے معقول حد تک مانوس تھا۔ بسوں میں سفر کے دوران پاپا جی سے مُلاقات ہو جاتی۔ وہ بلاناغہ اخباروں اور رسالوں کا بڑا سا پلندہ شہر سے لا کے کُچھ کُچھ تو گاڑی میں پڑھتے باقی گھر کیلئے رکھتے۔ دلیپ کا شناسا ہونے کے ناطے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

پاپاجی کبھی کبھی مُجھے اپنے ساتھ سیٹ پر بٹھاتے۔ سیاسی حالات پہ سیر حاصل گفتگو کرتے اور بسا اوقات میرا نظریہ معلوم کر کے خبروں کا تجزیہ کرتے۔

پاپاجی اُن دنوں پولیس کی نوکری سے سبکدوش ہو گئے تھے۔ گاؤں میں اچھی خاصی زمینداری تھی۔ اور شہری علاقے میں بھی کافی جائیدادیں۔ یوں تو زندگی چین کی تھی لیکن رفیقہ حیات اُن کو داغِ مفارقت دے گئی تھیں۔ اب دلیپ کے ہی بال بچے اُسکے درد کا درمان تھے۔

جپ جی کا پاٹھ پورا کر کے پاپاجی میرے پاس بیٹھ گئے اور حال چال پوچھنے کے بعد بنٹی کو بلایا۔ وہی دلیپ کا کم سن بیٹا جو دروازے پر مجھ سے ملنے آیا تھا۔

''بیٹا یہ کُرسی باتھ روم کے اندر پہنچاؤ'' اُس نے پُلسیا لہجے میں حکم دِیا۔

''اب میری طرف منہ کر کے کرسی پر چڑھ جاؤ''

''وہاں طاقچے میں بوتلیں ہیں، ایک ایک کر کے نیچے اُتار دو''

''یہاں میرے سامنے رکھ دو'' ''دوسری الماری کا تالا کھولو''

''کچھ میوے رکھے ہیں وہ جار بھی یہاں لا کے رکھو''

''بنٹی نے کم و بیش آٹھ قسم کی شراب کی بوتلیں میرے اور پاپاجی کے درمیان والی جگہ میں ترتیب سے پروسیں جو کوئی گردن تک، کوئی کمر تک، کوئی چھاتی تک اور ایک آدھ کولھے کی سرحد تک آباد تھیں باقی پاپاجی کے بیان کے مطابق دلیپ کی ہُنر مندی کی نذر ہو گئی تھیں۔ بیٹا باپ کی عدم موجودگی کا فائدہ اُٹھا کر انجیکشن کی سرنج سے ڈھکنے کا پیٹ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

شق کرتا۔اس کے بعد سفا کی سے عمر خیام کا لُہو کاسہ گدائی میں ڈالکر اپنی شامیں رنگین کرتا ۔بنٹی کا رکھا ہوا سارا سامان سامنے قدِ آدم آئینہ میں نہایت ہی دیدہ زیب لگ رہا تھا۔

میں نے سوچا کہ پاپا جی بلا کا مے نوش ہے صبح ہی کے وقت سے شوق بادہ خواری بہت کم سُنا ہے۔قاعدے کے مُطابق شام اسکے لئے موزون مانی جاتی ہے۔پھر اتنی وضع کی بوتلیں۔کیا ایک قسم سے اسکی پیاس نہیں بجھتی۔

اتنی تفصیلی تیاریاں پاپا جی کس لئے میری سمجھ سے بالاتر تھا۔پاپا جی بنٹی سے پھر بولے:۔''پانی دا ایک جگ اور دو گلاس بھی لے آویں''

جام وساغر کا اتنا بڑا اہتمام دیکھ کر میرا ماتھا ٹھنکا تھا کہ وہ مجھ کو بھی دعوت ناب دے کر شیشے تو کیا بوتلوں میں اُتار دیں گے۔دو گلاسوں کی بات سُن کر پکا ہو گیا کہ میری شامتِ اعمال دروازے پہ دستک دے رہی ہے۔

میں نے آنے والے لمحوں کے خدوخال کا اندازہ لگایا۔بنٹی دو گلاس لائے گا اور پاپا جی میرے لئے بھی ایک تو بنا ہی لیں گے۔اُس مرحلہ پر منع کرنا میری شانِ برخورداری کے خلاف ہوگا اس لئے پہلے ہی بول اُٹھا:۔

''پاپا جی۔معاف کیجئے میرے لئے نہیں''

''ارے کیا بولتے ہو، کیوں نہیں؟؟'' ''میں نہیں لیتا، عادت نہیں ہے''

''بھائی تم تو دلیپ کے پکے دوست ہو۔کیسے نہیں پیتے ہو گے؟''

''جناب واقعی، میں پی ہی نہیں سکتا، نہ کبھی پی ہے''

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

''ارے مجھے معلوم ہے تم ریاست سے باہر بہت آتے جاتے ہو، وہاں کیا کرتے ہو؟''

''بہت سے لوگ وہاں بھی نہیں پیتے، میری کیا بات ہے؟''

''کوئی بات نہیں چکھ کے تو دیکھو، مزیدار چیز ہے۔''

''مجھے معلوم ہے، مگر منع ہے''

''تم اس لئے نہیں پیتے کہ بھگوان نے منع کیا ہے؟''

''اللہ نے کتاب میں صاف حکم دیا ہے کہ اُس کے ماننے والے کیلئے شراب حرام بالکل حرام ہے''

ذرا خاموشی کے بعد پاپا جی کا سر جو پیلی پٹی سے گھیرا ہوا تھا آہستہ آہستہ جھکنے لگا، دُزدیدہ نگاہوں سے آئینے کے اندر اپنے آپ کو، مجھ کو بوتلوں کی قطار اور سامانِ نقل کو گھور رہا تھا۔۔۔کیا میری کتاب میں اور کچھ لکھا ہوا ہے؟ وہ اپنے سے سوال کرنے لگا، اُس میں بھی تو وضاحت کے ساتھ ساری نشے والی چیزوں کو ہاتھ تک لگانے سے منع کیا ہے۔ ماضی میں ٹنکیوں ٹنکیوں شراب پینے کا احتساب کرنے لگا۔ پاپا جی کے سر کے پاس شوکیس میں جپ جی اور دوسری ایسی ہی کتابیں رکھی تھیں جو اُس وقت اُن کو آئینے میں صاف دکھائی دے رہی تھیں۔ نانک جی کا مست آنکھوں والا چہرہ تو نورِ الٰہی سے مخمور کتابوں میں سے اوپر اُٹھتا ہوا دکھائی دینے لگا، پاپا جی کی آنکھیں نم ہوگئیں گورو جی کی آنکھوں کی طرف مسلسل دیکھتے دیکھتے اُنکی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسوؤں کی برسات ہونے لگی جو اُنکی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

سفید داڑھی کے اوپر سے بہہ کر شال میں جذب ہو رہی تھی۔ وہ ہچکیاں لینے لگے میں نے اُنکے جلال کے سامنے کچھ بولنے کی جسارت جمع کی۔

''پاپاجی کیا ہوا۔ طبیعت ٹھیک ہے آپکی؟''

''بیٹا ٹھیک ہے، میں سمجھتا ہوں اب ہی ٹھیک ہے ساری عمر غفلت میں گزاری۔ آج تم جیسے عزیز نے مجھے عقل سِکھائی۔ میں بھگوان سے ملنے کیلئے پابہ رِکاب ہوں۔ پھر بھی سنبھلنے کیلئے ہوش نہیں آتا۔۔۔۔۔۔۔ یہ ساری بوتلیں۔۔۔۔۔۔۔۔ میونسپلٹی کے کامگار کو بُلا کر۔۔۔۔۔ تڑوا ڈالو۔۔۔۔۔۔ انہیں میرے گھر سے دور گڈھے میں ڈلوادو۔ اِن کی۔۔۔۔۔۔ ہوا بھی۔۔۔۔۔ میرے گھر کے کِسی بندے کو۔۔۔۔۔ نہیں لگنے پائے۔۔۔۔۔ دلیپ کی زندگی خراب کرنے کا میں ہی پاپی ہوں۔ اب میں بنٹی کی بدنصیبی کا ذمہ دار نہ بنوں۔۔۔۔۔

بیٹا۔ تم مجھے سنبھالو۔ تم نے مجھے ایک معمولی شبد سے اتنے کوڑے مارے ہیں کہ اب میں دوبارہ۔۔۔۔ نرک میں جانے کیلئے بالکل تیار ہوں۔۔۔۔۔ میری توبہ ہے۔۔۔۔ توبہ'' میں نے پاپاجی کو سہارا دیکر بستر پر لٹا دیا اور بنٹی کے ساتھ اُنکی وصیّت پورا کرنے میں مُنہمک ہو گیا۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

وہ ایک سجدہ

جوزفین میڈیکل کالج میں ایک طالبہ کی حیثیت میں آئی۔ ڈاکٹری کا اِمتحان اپنے مُلک آسٹریلیا میں پاس کیا تھا۔ اُنکے تعلیمی نصاب کے بموجب کسی کامن ویلتھ مُلک میں اُسے چند ماہ کی انٹرن شِپ کرنا لازمی تھا۔ اُسکے بعد ہی ڈگری مکمل مانی جاتی ہے۔ چنانچہ اُس نے ڈاکٹر ظفر کے کالج میں ہی تربیت کا یہ عملی کورس گاؤں کے ماحول میں پورا کرنے کی خواہش ظاہر کی تھی۔ اور میڈیکل حکام نے خط و کِتابت کر کے ممکن بنائی تھی۔

مغربی آزادی کا مرقع بنی ہوئی جوزفین جب کالج کے ہیڈ، آف، دی ڈیپارٹمنٹ کے چیمبر میں پہلی بار پیش ہوئی تو عملہ نے اُسے کوئی سیاح سمجھ کر بٹھایا۔ جب ڈاکٹر نے اُس کے ساتھ ابتدائی گفتگو کی تب معلوم ہوا کہ محترمہ کالج کے دوسرے طلباء کے ساتھ گاؤں کے ہسپتال میں عملی تربیت کیلئے وارِدِ شہر ہوئی ہیں۔

ڈاکٹر نشاط بات چیت چھیڑنے اور جاری رکھنے میں کافی ماہر تھا۔ اپنی زندہ دِلی سے جوزفین کو بہت شاد کام کیا اور مزاح آمیز گفتگو کر کے اُسے محسوس کرایا گویا وہ کِسی پرائے ماحول میں نہیں۔ جوزفین۔ تمہاری عمر کتنی ہے؟'' نِشاط نے اُس کے لِباس کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھ کر پوچھا۔

''میں نے پچھلے یومِ ولادت سے پچیسویں سال میں قدم رکھا ہے'' جوزفین نے چہرے پہ پریشان سُنہری لہروں کو اپنی اُنگلیوں سے کنگھی کرتے ہوئے سِر کی طرف پھیر دِیا۔ پھر سُرخ انگیا نما جرسی کا دامن ناف تک دونوں طرف برابر کیا۔ نشاط کو مزاح

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کی عادت کے مطابق ایک خیال سُوجھا۔ ''تمہاری شادی تو نہیں ہوئی ہوگی؟''

''قطعاً نہیں۔ نہ میں اسکی قائل ہوں'' جوزفین نے بات آگے بڑھا کر نشاط کو زیادہ کُھلے طور پر گپ شپ کرنے کی گویا دعوت دی۔

''یہاں کے لڑکے بہت خرانٹ واقع ہوئے ہیں۔ کوئی نہ کوئی تمہیں شیشے میں اُتار لے گا''

''ممکن نہیں۔ ہم اپنی مرضی کی زندگی گزارنے پر گھر کی قید کو ترجیح نہیں دیتے۔ بندھن کی بیڑیوں کو پیروں سے باندھنا کہ زندگی کے سارے مزے ذمہ داریوں کی نذر ہو جائیں۔ ہم اس کے قائل نہیں۔''

''مگر جبلتی نظام کا تقاضا بھی تو کوئی چیز ہے۔ جسم کی بھوک''۔

''بہت سادہ مسئلہ ہے۔ اگر تم کسی کو دوست بنانا چاہو تو کیا قباحت ہے۔ جب تک کشش رہیگی۔ ساتھ رہے گا ورنہ۔۔۔۔ تو نہیں اور سہی''

''ارے جوزفین تم کرسچین تو ہوگی۔ ایک معقول اخلاقی ضابطہ حیوانی تقاضوں کو قابو میں رکھ لیتا ہے۔ اِسلئے بھی تو شادی کی اہمیت۔۔۔۔۔۔''

''ہم چرچ کے ساتھ دوغلا پن نہیں برت سکتے۔ میں اِن بندشوں سے آزاد ہوں۔ خواہ مخواہ مذہب کو آڑ بنانا بے کار ہے۔ جسم کی ضرورتیں خود بخود راستہ نکال لیتی ہیں''

''گویا تم جنسی معاملات میں ویسے ہی خود کفیل ہو؟''

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

''مشرِق میں کیا مرد اور عورت جنسی آزادی کے شکار نہیں ہیں۔ بیوی یا خاوند کو مذہب کے پردے میں دھوکہ دینا ہپا کرسی نہیں ہے؟ آپ جہاں چاہیں عیش وعشرت کرتے پھریں اور برادری کو اخلاق کے نام پر اندھیرے میں رکھیں۔ ''میں ایسی شادی کے حق میں نہیں''

''ایک شخص سے وفا کا پردہ روحانی اور میڈیکل غلطیوں سے تو روکتا ہے''

اسی اثناء میں ہیڈ صاحب چیمبر میں داخل ہوئے۔ سِوائی جوزفین کے سب لوگ اُنکی تعظیم میں کھڑے ہو گئے۔

''آج کوئی مہمان آئی ہیں؟''

نشاط نے جوزفین کا تعارف کرایا۔ متعدد احکام اور سندیں چیک کر کے جوزفین کو ڈاکٹر ظفر کے ساتھ گاؤں کے ہسپتال روانہ کرنے کا انتظام کرایا۔ ہاسٹل کا کمرہ۔ میّس کی رُکنیت اور اوقاتِ کار میں گاؤں کے ماحول اور سہولیات کی فراہمی کے مطابق کام سکھانے کی ہدایات بھی ذہن نشین کرائیں۔ جوزفین کے ہاتھ میں محض ایک چرمی تھیلا تھا۔ جو پاسپورٹ اور اِسی نوع کی چند تصویرِ بتاں سنبھالنے جتنا بڑا تھا۔ باقی ضرورت کے سامان سے عاری۔ بدن پر گھٹنوں تک سلا ہوا ''لیلامی سکرٹ'' گلے میں بنا بازو والی تنگ سُرخ چولی جس کا حدود اربعہ صفاچٹ مرمریں تھا۔ ظفر نے جوزفین کو ساتھ لیکر چیمبر سے باہر نکلتے ہوئے کہا اپنا سامان آج چار بجے کالج کی پِک اَپ وین میں رکھ دینا اور ہمارے ساتھ گاؤں چلدینا۔ تب تک ڈاکٹرس کینٹین میں چائے ناشتہ کر کے گزارنا۔ میں جاتے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

وقت لان کی روشِ میں مِلوں گا۔ سامان کہیں ہوتا تو جوزفین متفکر ہوتی ایک چرمی تھیلے کے علاوہ اس کے پاس تھا ہی کیا۔ مکمل بے فکری کے ساتھ کینٹین کی طرف چلدی۔ ہر مُلک ملکِ ماست کہ مُلکے خدائے ماست کے مصداق چند لڑکوں کی ٹیبل پر براجمان ہوگئی۔

''میں یہاں بیٹھ سکتی ہوں؟''

لڑکے یہ عجیب منظر دیکھ کر سمجھے کوئی غلطی ہوگئی ہے۔ ایک چست قسم کا طالب علم کھڑا ہوگیا۔ فارین لیڈی کیلئے مُوزوں جگہ بنا کر ویلکم کہا۔ تعارفی مکالمے شروع ہوگئے۔ اُن کو جوزفین کی موجودگی کا سبب معلوم ہوگیا۔ اس کے بعد کالج کی کارکردگیاں اور اُس کے ملک میں تعلیمی سسٹم کے بارے میں سنجیدہ گفتگو چل نِکلی۔

وہ چُست لڑکا سبقت لیتے ہوئے بولا۔

''آپ کیا لیں گی؟''

کچھ بھی۔ جو آپ لوگ کھاتے پیتے ہیں میں بھی وہی لونگی۔ یہاں چند ماہ رہنا ہے۔ عادت پڑنی چاہیے یہاں کے کلچر میں گزر بسر کرنے کی''

شربت ناشتے کا آرڈر دیکر وہ دوبارہ باتوں میں مگن ہوگئے۔ اِس دوران میں اُس سمارٹ سے لڑکے نے جوزفین کے ساتھ بے تکلفانہ رشتہ قائم کرلیا تھا۔ چناچہ اُس نے لڑکی کو پِکنک پارٹی کی دعوت دیکر ساتھ آنیکی حامی بھروالی۔ اور تاریخ بھی طے ہوگئی۔

شام کو وہ گاؤں کے ہسپتال پہنچی۔ رات کو ہاسٹل میں اکیلی رہ گئی۔ باقی ڈاکٹر

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

لڑکیاں قریبی شہر میں ہی واقع اپنے اپنے گھروں کیلئے روانہ ہوگئیں۔ وہ دن بھر ہسپتال میں کام کرتی تھیں۔ رات کو وہاں رہنے کی پابندی نہیں تھی۔ ہلکا سا سٹاف رات کو ڈیوٹی پر تعینات رہتا جو ایمرجینسی کی وجہ سے رکھنا پڑتا ہے۔

جوزفین نے ہسپتال کی رُوٹین سمجھ لی۔ مقامی مریضوں کے ساتھ گفتگو کرتے کرتے اُنکی زبان بھی ٹوٹی پھوٹی سیکھنے لگی۔ ظفر وقفے وقفے سے ہسپتال کا معائینہ کرنے اور ضروری ساز وسامان لانے آتا رہتا تھا۔ ایک دن جوزفین سے باتوں باتوں میں کہا۔

''اگر تم یہاں کی شادی میں شامل ہونے کا تجربہ حاصل کرنا چاہتی ہو تو سنیچر کی شام میرے ساتھ گاؤں چلو۔ میرے رشتے میں تقریب ہو رہی ہے، تمہاری دعوت کر رہا ہوں''

''یہ میرے لئے زبردست موقعہ ہے۔ میں ضرور آونگی''

''اچھا۔ ڈاکٹر نشاط بھی آرہے ہیں۔ میں اُنکو کہہ جاونگا۔ آپ کو آرام سے پہنچا ینگے۔''

''ونڈرفُل''

روزِ مقررہ کی شام کو ڈاکٹر نشاط اور جوزفین بہ نفس نفیس ظفر کے گاؤں والے گھر میں تشریف آور ہوئے۔ اُس وقت شادی کے موقعہ پر کچھ اور مہمان لڑکیاں ظفر کے گھر آئی تھیں۔ اُن کے ساتھ ظفر نے جوزفین کا تعارف کرایا۔ خود شادی والے گھر چلا گیا۔

لڑکیوں نے جوزفین کی خوبصورت شخصیت پر میل کُچیل اور بے ترتیبی کے جو آثار دیکھے تو لگا یہ خاتون ڈاکٹر نہیں ہوسکتی۔ اُن میں سے ایک لڑکی نے جو نہایت ہی ہوشمند اور

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اعلیٰ ذوق کی مالک تھی باقی لڑکیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

''دیکھو بھئی میں اِس ''شان'' کے ساتھ اپنا رکھ رکھاؤ کرنے والی ڈاکٹر کے ساتھ شادی میں جانے سے رہی۔ آج مہندی ہے کُچھ سوچنا چاہیے۔''

''مہمان ہے اِسکو ڈھنگ سے سُدھارنے کی بات ہم کیسے کہہ سکتے ہیں۔ بُرا منائے گی۔ پھر اِس معاملے میں زبردستی سے کام لینا وہ بھی اِس وقت جبکہ ہمارا نیا نیا تعارف ہوا ہے کہاں زیب دیگا۔''

''ارے زیب ویب رہنے دو۔ میں سب سنبھالونگی۔'' یہ کہتے کہتے پہلی لڑکی جوزفین کے پاس چلی گئی۔ انگریزی میں بولی۔

''آپ میرے ساتھ باتھ روم چلیں گی؟''

''ساتھ ساتھ؟ میں اکیلی جاؤنگی''

''نہیں نہیں۔ آپ کو یہاں کے رسم ورواج معلوم نہیں۔ ہم سب لڑکیاں آپ کے موقعے کی مناسبت سے سجالیں گے ورنہ سارا گاؤں جمع ہو جائیگا اور تمہارے ساتھ ہم سب کا تماشہ بن جائیگا۔''

''ایسا ہے تو شوق سے''

پہلی لڑکی نے اوپریشن سجاوٹ کا نعرہ لگایا، اور دوسری لڑکیوں کو الگ الگ کام سونپ دِئے۔ ایک کو کپڑے اتارنے کا، دوسری کو پانی ڈالنے کا، تیسری کو بالوں اور جسم کو صابن سے رگڑنے کا، چوتھی کو صاف سُتھرا جوڑا پہنانے کا پانچویں کو سُرمہ کنگھی کا۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ڈاکٹر ظفر جب رشتہ داروں کے گھر سے آرہا تھا تو مہمان لڑکیوں کا جھُنڈ شادی والے گھر کی طرف جارہا تھا۔ اُنہوں نے مہندی رات کی مُناسبت سے موزون لباس پہنے ہوئے تھے اور میک اَپ بھی کئے تھے۔

ظفر:۔ ''ایک مہمان لڑکی ڈاکٹر جوزفین آئی تھی اُنکو بھی ساتھ لایا ہوتا''

دوسری لڑکی:۔ بھائی جان وہ فلم آوارہ کا پوسٹر، اُسکو گھر میں ہی رکھنا ٹھیک رہے گا، بھیڑ جمع کرنے کا شوق ہی ہے تو یہ خطرہ آپ ہی مول لے سکتے ہیں۔

ظفر:۔ پھر تم ہی بولو، میں تو اُسے شادی کی دعوت دیکر لایا ہوں۔

دوسری لڑکی:۔ تو پھر یہ آپ کے سامنے کون ہے؟

اتنی دیر میں جوزفین ظفر کے قریب پہنچی تھی، اُس نے اپنی تھوڑی سی دائیں جانب دیکھا تو کِسی پنجابی فِلم کی ہروئین جیسی ایک لڑکی سے آنکھیں چار ہوئیں۔

قدرے سنہرے بالوں کی مانگ نِکال کے گردن کے اُوپر فرنچ رول میں پرویا تھا۔ ہونٹوں پہ ہلکی گلابی لِپ سٹِک، آنکھوں میں کاجل کی مہین لکیریں دونوں اطراف سے نفاست سے نکلی ہوئی۔ کانوں میں سونے کی تہہ در تہہ بالیاں، پیروں میں پٹیالی طِلائی جوتیاں اور جِسم پر طِلائی رنگ کی ہی شلوار قمیض جو گلے آستینوں موریوں اور دامن مے لطیف کڑھائی سے مزیّن تھیں۔ ظفر جیسے خواب دیکھنے لگا لیکن لڑکی کی شبیہ دیکھی دِکھائی معلوم ہوتی تھی۔ جوزفین بھی کُچھ سنجیدگی سے واپس گھور رہی تھی۔

''جوزفین؟!!'' ''جوزفین؟!!'' وہ اور قریب جا کے چلایا۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

''ہاں بھائی جان ہم اسے مانجھ مُونجھ کے قلعی چڑھا کے ساتھ لائے ہیں۔ پوسٹر سے خاتون بنائی ہے۔''

''آپ لوگوں نے بہت محنت کی ہے۔ کوئلے کی کان سے ہیرا نِکالا ہے'' اس کے بعد یہ جلوس شادی کی رنگ رلیوں میں شامل ہوگیا۔ جوزفین کئی صفات کی وجہ سے حاضرین کی آنکھوں کا مرکز بن گئی۔ قریباً تمام عورتوں اور مردوں نے اُسکے ساتھ ہاتھ مِلایا۔ اور سب سے تعارف کروایا گیا۔

رات کا کھانا مقامی طرز کی ضیافتوں سے پُر تھا اور بہت لذیز بھی۔ جوزفین بھی سب کی طرح چار نفوس کی تھالی میں شریک ہوگئی اور کیف وکم کا خیال کئے بغیر جی بھر کے کھانا کھایا۔

پھر رات کی مہندی اور گانے بجانے کے تمام لوازِمات میں بھی وہ شامل رہی۔ رات کے گیارہ بارہ بجے نیند نے اُس پر غلبہ کرنا شروع کیا، وہ بے چینی محسوس کرنے لگی، اُس نے ایک لڑکے کو ظفر کو بلانے کیلئے بھیجا۔

''مجھے زور کی نیند آرہی ہے، مجھے گھر لے چلو''

ظفر لڑکیوں سے رخصت لیکر اُسے گھر پہنچانے چلا۔ راستے میں گھروں کے اندر لوگ گہری نیند سو رہے تھے۔ اور یہ دونوں رات کے اندھیرے میں چہل قدمی میں مصروف، ظفر نے اُس کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا تاکہ وہ غنودگی میں توازن کھو کر گر نہ پڑے۔ کبھی کبھی اُس کو ہاتھ کے علاوہ جوزفین کے کندھوں بلکہ سارے وجود کو تھامنا پڑ رہا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

تھا۔۔۔۔۔۔۔۔خدا خدا کر کے گھر پہنچے، سارے مکان میں ڈاکٹر نشاط کے علاوہ کوئی ذی روح موجود نہ تھا، وہ بھی اُونگھتے اُونگھتے بستر کے بغیر ہی گاؤ تکیہ کے سہارے زمین بوس ہو کے نیند کی آغوش میں پہنچ گیا تھا۔ظفر کی آواز سُن کے اُس نے دروازہ کھولا، دونوں کے ساتھ کچھ مذاق کی بات کر کے بتیاں کھولیں۔ظفر نے سیڑھیوں پر چڑھاتے ہوئے جوزفین کو سہارا دے دے کر اُوپری منزل کی خوابگاہ میں پہنچایا جہاں ابھی تک اندھیرا تھا۔ جوزفین نے اپنا وجود جو آج سچ مُچ نکھرا ہوا تھا مکمل طور ظفر کی باہوں کے حوالے کیا ہُوا تھا۔

ایک ہاتھ چھڑا کر اُس نے بجلی کا سوئچ دبایا، کروڑوں رُوپے کا طلائی خزانہ اُسے ثقل کی طرح اپنی طرف کھینچ رہا تھا۔جس میں روغنی ہائی پروٹین کی ضیافت زبردست بغاوت پہ آمادہ تھی، روشنی بہت تیز تھی، اُسکے پنجابی لِباس کے لشکارے چکا چوند مچا رہے تھے۔ظفر نے نیم خیالی میں اُسکی آنکھوں کی طرف دیکھا، جو خُمار بھری سُرخ ہو گئی تھیں۔ پپوٹے منوں بوجھ اُٹھاتے ہوئے نیم وا حالت میں بند کھُل جاتے تھے۔اُس نے بستر کو کچھ قابل استراحت بناتے ہوئے جوزفین کو لِٹانے کی کوشش کی۔ چادر کھینچ کر اُس کی ٹانگوں پر جمادی، وہ ظفر کی گردن میں جھول کر کمرے سے باہر جانے میں رُکاوٹ بن گئی، دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں سے پکڑ کر جوزفین کے سینے پر رکھتے رکھتے اُس کے لبِ لعلین سے بڑ ودا ایک شے چُن کر ظفر نے بجلی کا بٹن بند کیا۔

''گڈ نایٹ جوزفین، تمہیں بہت نیند آ گئی ہے۔صُبح ملیں گے''

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

نشاط نے اتنے لمحات بے قراری میں گزارے تھے، ظفر کے انتظار میں جیسے صدیاں گزر گئی تھیں۔

''آؤ ظفر، بہت دیر لگادی، کیا نشہ کر رہے تھے؟''

''ارے اِس انگریزن کو سونے کا بھی سلیقہ نہیں، اُس کا بستر بنا رہا تھا۔''

''بنایا کیسا؟''

''ارے توبہ! آج تو لڑکیوں نے اُسے چین کی پری بنایا تھا، خود پر سلاخیں نہ کسو تو حُسن کی آگ میں تباہ ہو جاؤ۔''

''ارے زاہدِ خشک پھر بھی۔۔۔۔۔رال تو ٹپک رہی ہے''

''آگ کو دونوں باہوں میں لیکر چنگاری تو لگتی ہی ہے''

''بس چنگاری۔۔۔۔۔۔؟''

اِس بحث کو ذرا دیر جاری رکھنے کے بعد دونوں سو گئے،

ظفر ایک دِن اپنے گھر میں آیا ہُوا تھا، کہ وہی دورُومال کا پہناوا پہن کر جوزفین وہاں پہنچ گئی، اُسکے کندھوں سے لٹکتا ہوا ایک بیگ تھا اور وہ خود دُھول مٹی سے اٹی ہوئی تھی۔

''کم آن جوزفین۔کیسی ہو؟''

''نہایت سرگرم''

''اس وقت کہاں سے تشریف لائیں۔'' ظفر نے اُس کا بیگ اتارنے میں مدد

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کرتے ہوئے پوچھا۔

''گلمرگ سے ٹریک کر کے''

''اکیلی؟ راستہ کیسے مِل گیا؟''

''لوگوں سے پوچھ کر مل گیا، کوئی مشکل نہیں، بڑا راستہ یہاں تک صاف تھا، سیدھی پہنچ گئی۔''

''وہاں ہوٹل میں رہی ہوگی؟''

''ایک لڑکا مل گیا تھا۔ اُس نے اپنے گھر میں ٹھیرایا، کھانا پینا بھی۔۔۔''

''بڑی رِسورس فُل لڑکی ہو''

''لڑکی ہوں نا؟ ہمیں کسی چیز کی کمی نہیں پڑتی۔''

دو دِن رہنے کے بعد جوزفین واپس چلی گئی۔

دوسرا مہینہ گزر گیا، ظفر گاؤں والے ہسپتال کے دورے پر گیا۔ ایک لڑکی علاج معالجے میں مصروف دِکھائی دی، لباس سے ظاہر ہو رہا تھا کوئی مقامی ڈاکٹر ہے، سامنے جانے پر معلوم ہوا کہ چادر میں لپٹی ہوئی جوزفین ہے۔ بال کنپٹی تک ڈھکے ہوئے ہیں، ایک حصہ سینے اور کولھوں کو پردہ کئے ہوئے نیچے لٹکتا ہوا، جسم کا کوئی نشیب و فراز نگاہ میں نہیں آتا، وہ شرافت اور حیا کی پُتلی لگ رہی تھی۔

ظفر نے اُسکو اپنے دفتر میں بُلایا۔

''جوزفین کیسی ہو، کیسے گزر رہی ہے؟''

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

''کچھ زیادہ ہی اچھی، مطمئن، ڈاکٹر مجھے زندگی کا راستہ مل گیا ہے۔۔۔۔۔ آپ لوگوں کی بہت سی باتیں سچی تھیں۔۔۔۔۔جس کو میں نے رفیق کے گھر رہ کر دریافت کیا۔''

''ذرا تفصیل سے بولو، تمہارا حُلیہ انقلابی طور تبدیل ہو گیا ہے''

''آپ کی چھٹیاں چل رہی تھیں میں نے ہیڈ صاحب سے اِجازت لیکر رفیق کے گھر رہنا شروع کیا، وہ ایک جنٹل مین آدمی ہے، اُس نے اور اُس کے گھر والوں نے مجھے اپنے ساتھ رکھکر میری زندگی کو بدل ڈالا۔

اُن کا طرزِ حیات سیدھا سادا اور مکمل طور عزت دار ہے عورتوں کی عزت کرنا میں نے یہاں ہی اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔ شباب اور حسن میڈیا بازی کیلئے نہیں ہے۔ مغرب میں ہر جگہ عورت کے جسم کی قیمت لگتی ہے، چاہے قحبہ خانہ ہو یا رقص وسرود کی محفلیں، اپنے جسم کو برہنہ کر کے دکھانا عورت کی نفسیات اور شان کے بالکل خلاف ہے۔ پھر وہ کیوں بڑی سے بڑی قیمت وصول کر کے اپنے آپ کو سستے سے سستا کرتی ہے۔

میں نے اس بات کا مشاہدہ کیا کہ فیملی کا تصور شادی سے شروع ہو کر گھر والوں کو پالنے پوسنے اور بچوں کا مستقبل سنوارنے تک مکمل اِکائی ہے۔ اِس نظام حیات میں عورت باپ کے گھر سے بھی حصہ پاتی ہے اور شوہر کے گھر کی مالکن ہوتی ہے۔ ماں بن کے خدا کے بعد درجہ پاتی ہے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

''جوزفین ذرا آہستہ آہستہ سمجھاؤ، مجھے یقین نہیں آتا''

''ڈاکٹر۔ ابھی بہت کچھ ہے۔ عورت کو نان ونفقہ وصول کرنے کیلئے جسم ہر ایرے غیرے کے ہاتھ بیچنا نہیں پڑتا۔ مغرب کی آزادی نسواں باضابطہ آوارہ گردی ہے۔

اسکے علاوہ ایک مالک کے سامنے سجدہ ریز ہونا انسانی عقل اور ہستی کے توازن کیلئے کتنا لاجیکل ہے اور کوئی بھی دُسرا روحانی پراڈائیم انسانیت کے اقدار اور اعلیٰ ضروریات کو پورا نہیں کرتا۔

ڈاکٹر میں اِس نظم وضبط میں کوئی قید محسوس نہیں کرتی، آخر انسان اور حیوان میں ذہنی شعور ہی کا تو فرق ہے۔ رفیق کو میں نے اپنی زندگی کے گزشتہ دور کی تفصیل کُھل کے بیان کی ہے، وہ توبہ میں یقین رکھتا ہے اور مجھ سے شادی کرنے کیلئے بخوشی آمادہ ہے، میں بھی اُس کی شرائط قبول کرنے کیلئے راضی ہوں، اُس کے ماں باپ ہمارے فیصلے سے خوش ہیں۔

''میری زندگی کا بھی انٹرن شپ چل رہا ہے۔ چھ ماہ کے بعد ہم نکاح پڑھوائیں گے''

''میں آپ دونوں کیلئے دُعا کروں گا۔ آپ اس مرحلہ میں کامیاب رہیں ۔۔۔۔شادی پہ بلاؤ گی نا؟''

''یہ شادی آپ لوگوں کو ہی کروانی ہے'' جوزفین کے بالوں سے چادر سرک گئی تھی۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

مسجد سے اذان کی گونج سنائی دی۔

جوزفین نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے چادر کا کنارہ پکڑ کے اپنے کانوں کے پیچھے راست کر دیا۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

پبلک پراپرٹی

''جیل کی کوٹھریوں میں بھی کبھی کبھی مزاح کے لالہ زار اُگتے ہیں۔ تین ماہ سے لیکر عمر قید کی سزا بھگتنے والے۔ کہیں پھانسی کے سزا یافتہ خطرناک قاتل جو رسی کا انتظار کرنے اور رحم کی اپیل کا نتیجہ سننے کیلئے وقت گزاری کرنے والوں سے یوں تو زندہ دِلی دور کی چیز لگتی ہے لیکن اِنسان فطرت سے جو کر ہے۔''

ڈاکٹر نسرین بچپن کی زندگی کی یادیں سُناتے سُناتے رُک سی گئی اور زیرِ لب مُسکرانے لگی۔ وہ اپنے غنچہ دہن، سنہری بالوں اور چندن کی رنگت والے چہرے کے پس منظر میں معصومیت کے پھُول کھلانے لگی۔

وہ نئی نئی ہماری ٹیم کے ساتھ کام کرنے کیلئے کسی دوسرے اِدارے سے تبدیل ہو کے آئی تھی۔ آتے ہی ہمارے ٹی۔کلب کی رُکن بن گئی جہاں ہم لوگ دفتر کی ذمہ داریوں اور ٹریننگ کی کلاسوں کے درمیان لنچ بریک میں زندگی اور زندہ دِلی کی گپ شپ بھی لڑاتے۔

نسرین ایک روایتی شریف خاندان کی تمیز دار بیٹی تھی۔ محنت اور قابلیت کی بنیاد پر ڈاکٹری کی سیٹ اور نوکری حاصِل کرنے میں کامیاب ہوگئی تھی۔ اُن ایّام میں ڈاکٹر بننا نوجوان پود کیلئے نمبر ایک نشانہ اور اعزاز کی علامت تھا۔ سب سے لائق اور محنتی طالب علم ہی میڈیکل کالج کا جوکھم اُٹھا سکتے تھے۔ دورانِ تربیت نسرین نے لِباس، بول چال اور خاندانی حیاداری کو چراغ کی لو کی طرح سنبھال کے رکھا تھا۔ اُس نے کالج کی پھرکیوں کی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

طرح انجان لڑکوں کے ساتھ حد سے زیادہ کھلا رویہ نہیں اپنایا تھا۔ یہ بھی نہیں کہ اپنے سماجی رکھ رکھاؤ میں وہ مٹی کا مادھو تھی۔ مشرقی خاتون کی صِفات کی پاسداری کے حدود میں وہ سٹاف اور ہم جماعتیوں کیلئے کچھ شجر ممنوعہ بھی نہ تھی۔ وہ سیکشن میں اچھی خاصی انٹرایکشن کرتی تھی۔ فالتو وقت میں دوسرے طلباء کے ساتھ سائنس کی باریکیوں پر کھُل کر بحث کرتی اور نوٹس کا تبادلہ کرتی۔ وہ ڈِبیٹ میں بھی حصہ بھرپُور طور پر لیتی بلکہ کئی مرتبہ اِنعام بھی پا چکی تھی۔

نسرین کھیل کود میں بھی پیچھے نہیں رہتی۔ سالانہ تقریبوں اور یومِ تاسیس منانے کے دِنوں میں بیڈمنٹن اور ٹیبل ٹینس کے مقابلوں میں باضابطہ شریک ہوتی۔ یہ سب لِباس کی روایت کی حدود میں رہ کر ہی وہ انجام دیتی۔ حالانکہ اُس کے جیسے پیشہ ورانہ اِداروں میں آدھی سے زیادہ لڑکیاں نیم مغربی بن جاتی ہیں۔ جسم کے خدوخال کو نمایاں کرنے کی دوڑ سی لگتی ہے۔ نسرین نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔

''ہم پاپا کی ملازمت کے ناطے جیل کے ہی ایک کوارٹر میں رہائش پذیر تھے۔ چنانچہ نظر بند افراد کے روز مرّہ کے جھگڑے تمسخر، شرارتیں، باہمی ہمدردیاں اور چارہ جوئیاں نظر میں رہتیں۔'' آرتی نے چھیڑتے ہوئے دخل اندازی کی۔ ''تبھی تم میں مُجرموں جیسے رُجحانات دیکھنے کو ملتے ہیں''

''ہائے آرتی! میں نے کب کوئی حرکت ایسی کی ہے''

''ارے سیدھی سی بات ہے۔ جس کا بچپن چور اُچکوں کے درمیان گزرا ہو

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اُسے اچھے بھلے کی کیا پہچان؟''

''ذرا غور تو کرو سوشیالوجی کی افلاطون۔ ہم تو ایسے کرداروں کو مجرموں کی حیثیت میں جانتے تھے۔ تمہاری کُھلی سوسائیٹی میں ایسے اشخاص کو الگ کرنا مشکل ہوتا ہے۔ اُن کی عادتوں سے مُتاثر ہونا تمہارے ہی حصے میں آسکتا ہے۔ نہیں۔۔۔؟ نہیں۔۔۔؟۔ ایک بات کہہ رہی ہوں۔ تھیوری میں تو یہی درست ہے۔'' نسرین نے آرتی کو اُسی کے ٹرف پر چِت کر دیا۔

''اچھا۔ اچھا آگے بڑھو'' آرتی کھسیانی ہو کے بولی۔

''قیدیوں کو ہر روز دودھ کی ایک بوتل ملتی تھی۔ ایک خوش مذاق مجرم نے دوسرے کمرے میں رہنے والے سیدھے سے نظر بند قیدی کے ساتھ شرارت کرنے کی ٹھانی۔ اُس نے دیوار میں لگی سلاخوں کی دوسری طرف رکھی بوتل پر ہاتھ مارنے کی کوشش کی۔ لیکن وہ اتنی نیچی سطح پہ رکھی تھی کہ سلاخوں کی وجہ سے اُس کا بازو رُکتا تھا۔

اپنے کمرے میں کیل پر لٹکی ہوئی ربڑ کی نلی کو اُٹھا کر قیدی نے بوتل کے مُنہ میں اُتارنے کی ترکیب نکالی۔ تھوڑی کوشش کے بعد نلی کا ایک سرا بوتل کے منہ میں اُتارنے میں وہ کامیاب ہو گیا۔ آر پار پائپ کے کنکشن کے ذریعے اُس نے سارا دودھ کھڑے کھڑے چُوس لیا۔ اور نلی واپس کیل پر ٹانگ دی۔

بوتل کے مالک نے رات گزارنے کے بعد بوتل کو خالی پایا اور شور مچایا میرا دودھ چوری ہو گیا۔ چوری، چوری۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

وارڈ کے آفیسر کے پاس شکایت پہنچی تو تفتیش شروع ہوگئی۔ زندہ دِل قیدی کے کمرے میں ٹنگی پائپ کا معائینہ کیا گیا۔ دودھ کے نشانات اُسکے اندر موجود پائے گئے ۔اگلے روز کی اُسکی بوتل معصوم قیدی کو بدلے میں دیدی گئی۔ ایسے کئی تماشے دیکھنے سُننے کو ملتے''

ہمارے گروپ کے لوگ اِکھٹے بیٹھ کے چای کافی اور ناشتے کے چلتے عجیب عجیب وارداتیں دوسروں کو سُناتے اور بعد دوپہر کے کام کیلئے اپنی بیڑیاں ریچارچ کرتے۔

وقت گزرتا گیا۔ گروپ میں جنسِ لطیف کی تعداد بڑھ گئی۔ آہستہ آہستہ اُنکی میز الگ لگنے لگی۔ مردوں کی غیر حاضری کے سبب لڑکیوں کی گفتگو بے تکلفی کی حدود سے بڑھتی ہوئی خرافات کی سطح تک پہنچ گئی۔ بلکہ ملبوسات اور زیورات کے نئے فیشن بحث کی چکی سے ہوتے ہوئے اُنکے جسم کی زیب وزینت بننے لگے نسرین بھی ریس میں برابر کی شریک ہونے لگی۔ مردوں کی شمولیت ختم ہونے سے حیا کا نازک پردہ ہولے ہولے غائب ہوگیا، چناچہ پارچہ جات کی لمبائی چوڑائی سکڑنے لگی اور بنتِ حوا عُریانی کی طرف تیز رفتار سے رواں دواں دِکھائی دینے لگی۔

ایک روز ہم نے نسرین کو ادارہ کے گیٹ پر آتے دیکھا۔ دور سے تو وہ نسرین نہیں لگتی تھی لیکن جب ہم علیک سلیک کی دوری پر ملے تو اُس کا خاکہ کچھ اِس طرح تھا۔

فالسی رنگ کی ''شِفاف'' ساڑی پہنے ہوئے جس کے آر پار ناف کے نیچے کی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اناٹومی سرگوشیاں کررہی تھی۔ بلاوز کا حدودِ اربعہ تنگ چولی میں سمٹ گیا تھا جس کے کنارے قصائی کی دُکان کی طرح پھٹے پھٹے۔

ہمارے دِماغ پہ اس تصویر کا آخری ہتھوڑا اُس وقت بہت زور سے پڑا جب اُسکی بغلوں۔

ہاں بغلوں کے لمبے اُگائے ہوئے سُرخ سنہری زعفران زار سامنے بڑھ کے دُہائی دے رہے تھے کہ اس نئی تہذیب نے ہمیں بے حال کردیا۔ ہماری ملبوس شان الگ تھی۔ اب ہم پبلک پراپرٹی بن گئے ہیں۔

میں ذہنی خلفِشار کے درمیان سوچ رہا تھا کہ اِس انقلاب کے بیج مُجرموں کی کوٹھریوں کے ماحول میں پڑے ہونگے یا خواتین کی میز الگ کرنے کی نفسیات میں۔ یا پھر نسرین کی سُسرال کے عناصر اِسکے ذمہ دار ہونگے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

مہاراجہ

ہماری جمہوریت کا جنازہ بڑی دھوم سے نکل رہا تھا۔ بازاروں سے مکانوں اور دُکانوں کی آگ سے دُھویں کی اُونچی پھوہاروں کا رقص جاری تھا۔ دھرم کے سفاک ٹھیکیدار اقلیتی فرقے کا قتلِ عام۔ معصوم عورتوں اور بچوں پر رحم کھائے بغیر اتنی آزادی سے کر رہے تھے کہ حکام۔ پولیس اور برسر اقتدار سیاسی لیڈر اُن کو مہلک سامان مہیا کر کے ہر طرح کا بچاؤ بھی کرتے تھے۔ سینکڑوں لوگوں کو چیر پھاڑ کر کے مٹی کے تیل اور پٹرول سے مسجدوں اور کھائیوں کے اندر زِندہ جلا کر تہہ خاک کیا جا رہا تھا۔ لوٹ مار اور عورتوں کی عزت ریزی اِن تِلک دھاریوں کے نامہ اعمال میں لکھی جا رہی تھی۔ بے زبانوں کو بلوائیوں کے حملے کے ڈر سے بھاگنے کا راستہ نہیں مل رہا تھا۔ افواہوں اور نیم حقیقی واقعات کی خبریں پھیلنے کے ماحول میں نفسا نفسی کا عالم تھا۔

دنگے فساد اِن بدنصیب لوگوں نے ماضی میں بھی کئی بار سہے تھے جن میں کوئی نہ کوئی آخرت کے خوف سے انسانی کردار نبھاتا تھا اور کئی بار بے سہارا عورتوں اور بچوں کو فسادیوں سے بچا نِکالنے میں کامیاب بھی ہو جاتا تھا۔ پھر سرکار میں مذہبی تعصب سے اُوپر اُٹھ کر کچھ ایسے افسر بھی ہوتے تھے جو اپنے اندر کہیں نہ کہیں سوئے ہوئے ضمیر کی آواز سُن کر فرض شناسی کی طرف مایل ہو جاتے۔ وہ انسانی مظالم اور وحشیانہ پن دیکھ کر جوش میں آتے۔ چنانچہ انتظامیہ کا ڈنڈا اور ہتھیار اِنصاف کی بحالی کیلئے استعمال میں آتا۔ مگر آج ہوا میں مکمل سازش کی بُو باس محسوس کر کے مصیبت کے شکار لوگ کہیں بھی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

آسرانہ پاتے۔

پولیس بھی اکثریت والے فسادیوں کے ریوڑوں کی لاٹھیوں، ترشولوں کے علاوہ سرکاری بندوقوں سے مدد کرتے تھے۔ سرکاری گاڑیوں میں اسلحہ اور بارود کی سرکاری عناصر ہی باضابطہ سپلائی پہنچاتے تھے۔ تاکہ اس فرقہ کو تمام تر کوششوں سے نیست و نابود کیا جائے۔ سرکاری گرین سگنل بالکل واضح بلکہ حکم کی طرح لاگو تھا۔ ہندوتو کے اُنکے تصور کو عملی جامہ پہنایا جارہا تھا۔ ایسے نفسیاتی ماحول میں شریف آدمی کے اندر کا جانور بھی جاگ جاتا ہے۔ فرض اور انسانی ہمدردی کے معنی ہی بدل جاتے ہیں۔ اِدھر سے تفصیلی بلیو پرنٹ پہلے سے ہی تیار تھا کہ منصوبے کو وقت آنے پر مکمل تنظیم کے ساتھ عمل میں لایا جائے اور مستقبل کی انتخابی مہموں میں کامیاب ہونے کے فارمولے کو لیبارٹری کے اصولوں کے تحت پختہ طور آزمایا جائے۔

حالات خراب سے خراب تر ہورہے تھے جمہوریت کے باقی ستونوں نے بھی کام چھوڑ ہڑتال کی تھی۔ کچہری عدالت تو بعد کی چیز تھی ایف، آئی، آر کے تصور کی رسوائی ہر تھانے میں تکمیل پذیر ہوتی۔ چُنے ہوئے نمائندے اور اُنکے ورکر باضابطہ سازِش کا حصہ تھے۔ بیان بازی کا جمہوری جادو بھی اپنی ساکھ کھو چُکا تھا۔ اقلیت کا مُنتخب لیڈر بھی مُلک کی تاریخ پر تھُوک کر خاندان سمیت جلادیا جاتا۔ اہم ستون میڈیا سے کبھی نہ کبھی آس بندھ جاتی ہے لیکن اِس آزاد مُلک میں اخبار، ریڈیو، ٹیلی ویژن کے لوگ مصیبت کے وقتوں میں سچ کو طلاق دیکر سرکار کے غلاموں کی طرح صحافت کو ذلیل کرتے ہیں۔ رحم

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اور مدد کا طلبگار اپنے آپ کو آتش ِ گرفتہ تنور کے شعلوں اور دھوئیں میں پاتا ہے جہاں سے اُسکا کوئی نِشان بھی قبر میں ڈالنے کے لایق نہیں رہتا۔

اِسی جہنم کی ایک کشادہ سڑک پر ایک مِس مہاراجہ کا گھر تھا۔ جو سرکار کے ایک باوقار عہدے پر کام کر رہی تھی۔ اُس کا ایک ہم منصب افسر ناصِر اُس کے گھر میں اپنی تعطیلات گزارنے آنے والا تھا۔ دونوں نے بنگلور میں دس پندرہ سال پہلے سٹاف کورس ایک ساتھ کیا تھا، اُس وقت مہاراجہ کوئی پچیس سال کی ہونگی اپنی آن بان اور نام کی رعایت سے عزت اور شان والی مانی جاتی تھی اُس کے ناک نقش اور رنگ دوسرے عام لوگوں سے بالا بالا تھے۔ ایک جھلک دیکھنے سے لگتا کہ مہاراجہ اِسم بامسمیٰ خاتون ہے۔ اُسکی ہر روز بدل کر پہنی ساڑھیاں اونچی قیمت کی تو ہوتی ہی تھیں۔ رنگ اور ڈیزائن نہایت اعلیٰ ذوق کی ترجمانی کرتے پھر روایتی پٹولا وضع سے باندھنا اُسکی گلیمر کو رِفعتوں پر پہنچا دیتا۔ اُسکے شفاف متناسب قد آور جسم پر چولی ساڑھی صنمات رُوم کی یاد دلاتے تھے۔ جنکی طرف نظر اٹھاؤ تو دیکھتے ہی رہ جاؤ۔

ناصِر بھی اُسی سٹاف کالج کا زیر تربیت آفیسر تھا۔ وہ مہاراجہ کی اُفتادِ طبع، طرزِ زندگی اور شانِ بے نیازی والی خصوصیات کا آہستہ آہستہ دِلدادہ بن گیا۔ پہلے پہلے تو ایک دوسرے کے ساتھ نگاہیں ملانے کی حد تک جان پہچان رہی لیکن دھیرے دھیرے لبوں پہ مسکراہٹ اور پھر ساتھ ساتھ بیٹھنے کی سرحدیں پار ہوگئیں۔ کسی کے ساتھ گفتگو کرنا تو اتنی باوقار ٹریننگ میں عام قاعدہ تھا لیکن اُنکی باہم نزدیکیاں وقت کے ساتھ دوستی میں بدل

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

گئیں۔ وہ جو کہتے ہیں کہ دوستی ہولے ہولے نیند کی طرح آجاتی ہے۔ اُنکی مقناطیسی گرفت دونوں کی صفات اور شخصیات کو باہمد گر کھینچنے کی سمت میں اُستوار ہوتی گئی۔

پھر فری کلاس میں اکھٹے بیٹھنے کنٹین میں ناشتہ کافی اور چھٹی کے بعد مُشترکہ وقت گذاری زندگی کا حصہ بن گئے۔ اس ساری کشش دوام کے پیچھے اُنکی پسندیدگی اور ذوقِ سلیم کا واسطہ تھا۔ کسی طور کی نفس پرستی یا تہذیب کی حُدود پھاندنے کا شائبہ نہ تھا۔ مہاراجہ اپنی شان قائم رکھنے کی طرف مائل تھی اور ناصر اُسکی ایک ایک عادت وادا کا دِلدادہ بلکہ جُونی۔ یہ سب کچھ ایک دوسرے کی نفسیات سمجھنے کے برملا علم میں تھا۔ ناصر کی ایک باوقار مکمل عورت کے تصور کی بالیدگی مہاراجہ کی شخصیت پر گویا ختم ہوئی تھی۔ چنانچہ وہ بھی شمع کی مانند انتظار میں پروانے کے رقص سے زیادہ توقعات باندھنے کے حق میں نہ تھی۔ حیات کا یہ زاویہ دونوں کو خوب راس آگیا تھا۔

ہوتے ہوتے تربیت کا دورانیہ تکمیل تک پہنچا دونوں نے ایک دوسرے کو آئندہ ملنے کیلئے گھر آنے کی دعوت دی۔ روزمرہ کی کشمکشوں سے فرصت نکالنے کے وعدے کئے۔ پھر بوجھل دِلوں سے الوداع کے لمحات عبور کئے۔

اب جبکہ ناصر نے اپنے محکمے سے کافی دِنوں کے بعد مہینہ بھر کی رُخصت لی تھی تو مہاراجہ سے فون پر آنے کی تاریخ مقرر کرلی تھی۔ دونوں وقتِ معینہ کا بے صبری سے انتظار کرنے لگے۔

مہاراجہ نے اپنے آرام کے کمرے والے کیلنڈر پر ہرے سائین پین سے اُس تا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ریخ کے ہندسوں کو گول دائیرے میں مقید کر کے رکھا۔ رات بھر جب بھی اُس پہ نظر پڑتی تو ناصِر کی معصومانہ چہرے مہرے کی شبیہ اُسکے ذہن کو سکون سا دیتی۔ وہ سوچتی اتنی لمبی زندگی کے بہار و خزاں دیکھنے کے دوران ناصِر جیسا بلند پایہ اور دِل چسپ آدمی اُسکی نظر سے نہ گزرا تھا۔ جس نے اُس کی طبعیت کو خوشگوار بنایا تھا۔ وہ ہی ایک شخص تھا جو اُسکی شان اور شانِ بے نیازی کی از حد قدر کرتا تھا۔ مختلف تقاضوں کی لہروں میں تیر تیر کر ایک دوسرے کے کچھ نہ ہوتے ہوئے وہ دُور ہو کر بھی کتنے قریب تھے۔ انسانی رِشتوں کا یہ شجر اب کچھ ہی دِنوں میں بار آور ہونے والا تھا۔ مہاراجہ یہ سوچکر دورانِ خون میں ایک عجیب سا تموج محسوس کرتی۔

بُدھ کی شام کا وہ لمحہ اب کچھ منٹوں میں ہی پردے سے باہر آیا چاہتا تھا۔ مہاراجہ شوفر کو ساتھ لیکر اپنی کار میں ریلوے سٹیشن روانہ ہوگئی۔ پلیٹ فارم پر معلوم ہوا کہ ٹرین کچھ آدھا گھنٹہ لیٹ تھی چناچہ ایک بینچ پر بیٹھ کر وہ اخبار کی ورق گردانی کرنے لگی۔ اُسکی سمجھ میں کوئی خبر صاف طور سے نہیں آتی تھی۔ ہر سطر کے بعد ناصِر کے آنے کی گویا آہٹ محسوس کرتی۔ پھر اپنا ذہن زیادہ دلچسپ موضوع کی طرف مرکوز کرتی۔ نہ جانے کیوں آج مہاراجہ کی سوچ اپنی زندگی کی طرف غیر معمولی زور و شور سے مُنہمک لگنے لگی۔ وہ اِس خیال پہ خواہ مخواہ رُک جاتی تھی کہ اُس نے ساری عمر شادی نہ کرنے کا فیصلہ کیا تھا ناصِر کو بھی اچھی طرح سمجھایا تھا کہ اُس کا دائرہ ازدواج میں مُنسلک ہونے کا کوئی منصوبہ نہیں۔ اُس کی آفیسری اور خاندانی املاک اِس قدر آمدن بخش تھیں کہ معاشی طور محتاج ہونے کا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

مطلق کوئی خطرہ نہ تھا۔ اور مردوں اور آجکل کے مردوں میں اُسے کوئی گُن ایسا نہ دِکھائی دِیا تھا کہ وہ اپنی نفسیات میں کسی کمی کا اِزالہ اُن کی شخصیت میں ڈھونڈھتی۔ خاصکر اب جبکہ اُسے ایک بے طمع آدمی سے قریبی نزدیکیاں حاصل تھیں جو طرزِ حیات کے قوانین اور پابندیوں سے آزادانہ اُس کے ذہنی سکون کیلئے ایک علامت بن چُکا تھا۔ اُس کا غیر منکوحہ زندگی گزارنے کا شوق مُفصّل دِل چسپیوں کے ساتھ زندہ اور تابندہ رہنے کے قابل تھا۔ اِن مختلف لوازمات کے ہوتے ہوئے اُسے شادی کے بندھن سے آزاد رہنے کے اِرادہ میں کِسی قسم کی کمزوری دِکھائی نہ دی۔ یا شاید وہ آنے والے لمحات کا سامنا کرنے کیلئے اپنی نفسیات تول رہی تھی۔

سِلسِلہ خیال ناصِر کو لیکر گھر جانے کی طرف منتقل ہوا کہ دُور سے گاڑی کی وِہسل سُنائی دی۔ اناونسر نے ناصِر والی گاڑی کے پلیٹ فارم پر پہنچنے کی اطلاع نشر کردی۔ دروازے کے باہر ناصِر کا ہاتھ اُوپر اُٹھا ہوا دیکھ کر مہاراجہ نے پہچانا اور اُسکو پُر جوش مصافحہ کے ساتھ فرش پر کھینچا۔ اُسکا شوفر مہمان کا سامان اُٹھا کر باہر کار کی طرف چلدیا۔ دونوں ایک دوسرے کو سالہا سال کی جُدائی کے بعد دیکھ کر ماضی کی یادوں میں پہنچ گئے۔

''ذرا سنبھل کے ناصِر۔ آؤ میرے شہر میں سواگت ہے''

مہاراجہ نے رسمی ظاہر ہونیکی نیت سے اُس کا استقبال کیا

''ہائے یُور ہائی نیس۔ تم کو دیکھ کر میں بے حد خوش ہوں۔'' ناصِر نے ٹریننگ کے زمانے کا اندازِ تخاطب اپناتے ہوئے کہا۔ مہاراجہ اُونچے سُر میں کھلکھلائی۔ ''سفر کیسا رہا؟

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

تم نے تو بہت انتظار کروایا۔"

"ریلوے والوں کی مہربانی ہے۔ سفر ٹھیک رہا گاڑی میں اچھی نشست ملی تھی اور ساتھی بھی دِلچسپ اور خیال رکھنے والے۔ آپ ہی کے شہر کے لوگ تھے۔ میں نے میزبانی کا نیا معیار آنکھوں سے دیکھا۔ مجال ہے کہ کہیں مجھے پانی کی بوتل تک خریدنے دی ہو۔

کھانا، ناشتہ اور چائے بار بار پُوچھتے تھے اور بِل خود ہی ادا کرتے تھے۔ سونے کی مرضی ہو تو میری برتھ کو آرامدہ بناتے۔ بہت یاد رہینگے میرے تو دوست ہی بن گئے، اپنے پتے اور فون نمبر لکھوائے۔ میں اُن سے دوبارہ مل کے خوش ہو جاؤنگا۔"

"ارے میں تو ریل کے کچھ منٹوں کی بات نہیں کر رہی۔ ایک زمانے سے ہر سال آنے کا وعدہ کرتے رہے ہو۔ وہ لیٹ تو بہت ہی لیٹ ہو گیا۔ چلو اب آئے ہو تو غنیمت ہے۔"

"ہاں وہ تو زندگی کی مجبوریاں سمجھ لو، کبھی سرکاری کام تو کبھی گھر کے بکھیڑے اور کبھی نئے پروجیکٹ۔ فرصت نام کی چیز اِس زمانے میں نصیب نہیں ہوتی۔"

کار کے اندر پہنچ کر مہاراجہ نے سٹیرنگ خود سنبھالا۔ سامان ٹھیک ٹھاک کر کے شوفر نے مہمان اور میزبان کو بٹھانے کے بعد دروازے بند کئے اور خود پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ مہاراجہ نے گاڑی کو بھیڑ میں سے باہر نکالنے کے لئے سُبک خرامی سے کام لیا۔ باہر کُھلی سڑک پر رفتار پکڑ لی "رہو گے نا ایک دو مہینے؟ سب جگہوں کی سیر کرادوں گی اور

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

آس پاس کے شہر بھی گھمالاونگی۔''

''اتنی رخصت تو نہیں ہے چند ہفتے مشکل سے ہاتھ آئے ہیں۔ پھر بھی دیکھو تمہارے ساتھ تو پوری زندگی گزر سکتی ہے۔ پرغم دوراں۔'' ناصر نے گزرے وقتوں کی ویولینگتھ پکڑلی تھی جو ایک دوسرے کی پسندیدگی کے حدود کے اندر تھی۔ اُن کے درمیان پاکیزہ وگرم جوش دوستی کے علاوہ کوئی سمبندھ نہ بنا تھا اور نہ آگے کوئی گنجائش تھی۔ لیکن اس رشتے کیلئے کوئی مروجہ نام بھی تو موجود نہ تھا۔ الگ الگ جنس کے بار بار ملنے والوں کے درمیان کبھی نہ کبھی نسوانی یا مردانہ چاہت کا کچھ عُنصر ضرور شامل ہوجاتا ہے۔ اِن کے روابط کچھ اِس قسم کے تھے جیسے یا تو وہ دونوں مرد ہیں یا عورتیں۔ شاید عشق افلاطونی کے کچھ کچھ آس پاس۔ ایک دوسرے کے نہایت قریب خوشبوئیں سونگھنے کی حدود میں۔ کشش تجنیس کے حوالے سے بیدار لیکن ''لکشمن ریکھا'' کی موجودگی کا احساس مسلسل اُنکی نگاہوں کا پاسدار رہتا۔

خوشی اور تذبذب کی ملی جُلی کیفیت نے مہاراجہ کے اندروں پر قبضہ جمالیا۔ چونکہ کارفرائے بھرنے لگی تھی اُس نے جیسے ذہن کے اہنماک کیلئے جو گاڑی کو قابو میں رکھنے کیلئے لازمی تھا ثانی الذکر کی تلخی کو جان بوجھ کر ملتوی کردیا۔ پھر پہلی کیفیت کے برتتے ناصر سے محو گفتگو ہوئی۔

''کہو تو کیسے زندگی گزر رہی ہے۔ نوکری کا کیا حال ہے''

''ہمارے ٹریننگ کورس کے بعد مجھے ایک دو ترقیاں تو مل گئی تھیں لیکن تعیناتی گھر

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

سے دور رہتی تھی۔ چنانچہ بیوی بچوں کے پاس کبھی کبھی ہی جانے کا موقعہ ملتا''

مہاراجہ نے اگلا موڑ ذرا تیز رفتار میں کاٹا جس سے ناصر فرنٹ سیٹ سے اُچک کر مہاراجہ کے پہلو سے ٹکرایا بلکہ خود کو سنبھالنے کے عمل میں اُس کے کندھے اور بازو کو اپنی گرفت میں لے لیا۔

وہ زور سے ہنسی ''ارے فسٹ کلاس آفیسر۔ اتنی بڑی سٹیٹ کا انتظام چلا رہے ہو ذرا موڑ اور رفتار کی اینٹی سپیشن تو جانچ لو۔ تمہاری منیجمنٹ کے لیسن کہاں گئے؟''

ناصر نے واپس اپنے حدود میں پہنچکر کہا۔ ''جس نے ناؤ تم جیسے ملاح کے سہارے چھوڑی ہو اُس کو ہچکولوں کا کیا ڈر۔''

''اتنا وشواس ہے؟''

''ہاں صرف تم پر''

''تو بیوی بچوں کی تفصیل بھی لگے ہاتھوں بیان کرو''

''ایک گھریلو طرز کی عورت ہے اچھی پڑھی لکھی کالج میں لیکچرر، دو بیٹیاں پیاری پیاری جُڑواں بلکہ ایک دوسرے کی کاربن کاپی ایک کو دوسری سے سمجھنے کیلئے اِنکے لِباس لڑکا لڑکی جیسے رکھے ہیں۔ اِن کی ماں آرٹسٹ بھی ہے یہ اُسی کے ذہن کی اختراع ہے ورنہ کم از کم میں تو پہلے پہلے فرق بالکل نہیں کر سکتا تھا۔ پنکی کو بُلانا ہوتا تو ڈیزی سے بات کرتا۔''

''اچھی تفریح رہتی ہوگی۔۔۔ ہاں تمہارے والدین؟''

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

''ابا تو شادی سے پہلے گزر گئے تھے۔ ماں ہمارے ساتھ ہیں بڑے بھائی نے دوسرے شہر میں مکان بنوایا جہاں اُسکی سسرال ہے۔ ماں وہاں رہنا پسند نہیں کرتیں۔

پھر ہمارے چھوٹے بچوں کی نگہداشت اور بہو کا ساتھ دینے کا خیال اُن کو بہت ہے۔ بہو نوکری پیشہ ہے نا؟

ہماری کشتی اُن ہی کے سہارے چلتی ہے۔ میں تو ڈیوٹی کا غلام''

نئے مِلن پر ضروری اطلاعات کا تبادلہ کافی دیر رہا۔ جب تک مہاراجہ نے ایک محل نما قدرے قدیم طرز تعمیر کی عمارت کے گیٹ پر کار روک لی۔ شوفر نے نیچے اُتر کر بھاری بھرکم گیٹ کھولا اور وہ اندر داخل ہو گئے۔

مہاراجہ کی ماں برآمدے میں اُن کی راہیں دیکھ رہی تھیں۔ دونوں کار چھوڑ کر برآمدے میں وارِد ہوئے۔ تعارف کراتے ہوئے۔

مہاراجہ نے کہا ''ماں''

ایک وضع دار اور حسین ناک نقش سے متوصف ماں نے مسکرا کر ناصِر کا استقبال کیا۔

''آؤ بیٹا آؤ۔ ذرا دیر کر دی۔ ٹھیک تو ہے؟''

''سلام۔ ماں جی۔ بس گاڑی تھوڑی لیٹ ہو گئی تھی''

ناصِر نے ماں کے پاس آ کر اپنے آپ کو اُسکے کندھے کی طرف برخورداری کی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

مُدرا میں جھکا دیا۔ ماں نے اُسے سیدھا کھڑا کر کے بھرپور گلے سے لگایا۔ بہت ساری دُعائیں دیں۔ ناصِر جیسے اپنی ماں کے ساتھ بغلگیر ہو گیا تھا۔ وہ بھی اُسکے دُور سے آنے پر اِسی طرح گلے مِلتی ہے ڈھیر ساری دُعائیں بھی اسی طرح دیتی ہے۔

گھر میں یہی دونوں ماں بیٹیاں رہائیش کرتی تھیں۔ ایک نوکر اور ایک نوکرانی گھر کا کام سنبھالتے۔ مہمان کے گھر آنے سے رونقیں بڑھ گئیں۔ زیادہ لذیذ پکوان، سیر سپاٹے اور دیگر دھوڑ دُھوپ خوب ہوتی رہی۔

مہاراجہ نے پہلے چند دِن ناصِر کی وجہ سے دفتر میں رخصت رکھی تھی۔ چنانچہ شہر کی خاص جگہیں، بازار، جھیل، پارکیں اور تفریح گاہیں ناصِر کو دِکھائیں کبھی بوٹنگ کا پروگرام ہے تو کبھی تھیٹروں میں ڈرامے اور دیگر کلچرل شو دیکھنے گئے۔

ہاں ناصِر نے اِن دنوں میں ریل والے دوستوں کے گھر بھی حاضری دی۔ بہت اچھا وقت گزر رہا تھا۔ اب مہاراجہ بھی اپنی ڈیوٹی پر جانے کے لائق ہو گئی تھی۔ ناصِر کے دوستوں نے اُس کا ساتھ دینے کا چارج سنبھالا تھا۔ مہاراجہ کے دفتر سے آنے تک وہ ناصِر کو جگہ جگہ گھماتے پھر شام کو کوئی گھر چھوڑنے آتا۔ گھر میں اُن کا بھی تعارف ہو گیا۔ کسی وقت اُن میں سے بھی کوئی نہ کوئی شام کے کھانے پر مہاراجہ کے گھر روکا جاتا۔ ایک دو ہفتے اِسی ریل پیل اور گپ شپ میں بہہ گئے۔ ایک شام کو مہاراجہ دفتر سے لوٹی تو اُس کا سر بوجھل تھا۔ شہر میں ہندو مسلم مار دھاڑ پھر سے شروع ہو گئی تھی۔ گودھرا کے ریل سانحہ کی پاداش میں اکثریتی طبقہ اور حکومت کی سازِش سے منظّم لوٹ مار آتش زنی اور قتل

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

عام کی دِل دہلا دینے والی خبریں گردِش کر رہی تھیں۔ کُچھ فرقہ پرست تنظیموں کے کارکُن مکمل سفاکانہ اقلیت کُشی کے موڈ میں پھر سے آ گئے تھے اور تمام سابقہ ریکارڈ توڑنے کا تہیہ کئے ہوئے تھے۔

ناصِر نے بھی کچھ کچھ سونگ لیا تھا۔ سب سے مایوس کُن پہلو اب کے فسادات میں یہ تھا کہ سرکار باضابطہ طور اِسکی حمایت ہی نہیں کر رہی تھی بلکہ اُسی کے حُکم سے یہ سب کُچھ ہو رہا تھا۔ اِن حالات میں بچ نکلنے کی کوئی راہ موجود نہ تھی۔ ناصِر نے مہاراجہ کو اکیلے بیٹھک میں بُلایا اور یوں مخاطب ہوا۔

''مہاراجہ میں تمہاری اور ماں کی مہمان نوازی کا شُکر گزار ہوں۔ تم لوگوں نے مجھے گھر سے بھی زیادہ آرام پہنچایا پھر تمہارا ساتھ بھی میرے لئے دنیا کا بڑا سرمایہ رہا۔ کل صُبح مجھے واپس لوٹنے کی اِجازت دو۔ حالات ابتر ہو رہے ہیں۔ میری وجہ سے تم لوگوں کو بہت پریشانی ہوگی۔ پھر زِندہ رہنا تو سب سے اونچی ترجیح ہے۔ خدا نہ کرے اگر اس طرف فساد کا جھونکا آیا نہ جانے کیا انجام ہوگا''

مہاراجہ نے سِر پر ایک ریشمی مفلر کی پٹی باندھ رکھی تھی۔ جس سے اُس نے بزعمِ خود سِر درد کا مداوا کیا ہوا تھا۔ ناصِر اُسکو دیکھ کر حالات سے بے پرواہ چند ثانیوں کیلئے سوچنے لگا کہ مہاراجہ کے سِر کی کلغی۔ واقعی اُسکی شاہانہ شخصیت میں چار چاند لگا رہی تھی۔

وہ پُر اعتماد لہجے میں بولی۔ ''اس میں شک نہیں میں نے بھی بہت کچھ سنا ہے۔ بلکہ میں نے تمہیں ایک محفوظ جگہ شفٹ کرنے کی بات بھی سوچ رکھی ہے جہاں اِس لہر کا کوئی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

خطرہ نہیں پہنچ سکتا۔"

ناصر نے من میں ٹھانی تھی کہ وہ اگلی صُبح پہلی گاڑی سے واپس جانے کیلئے اُسے ضرور آمادہ کرے گا۔

"اتنا بڑا جوکھم لینے کی کیا مجبوری ہے کبھی حالات ٹھیک ہونگے تو پھر آؤں گا یا تم بھی تو ہمارے یہاں آؤ گی تو کچھ ساتھ رہیگا۔"

مہاراجہ کے دِل میں پہاڑ ٹوٹ رہے تھے۔ایک تو میزبانی کی حیثیت میں اُسے گھر سے جانے دینا دوسرے یہ کہ پندرہ سال کے بعد اُس سے یکجا ہونے کی خوشی کا اِسطرح چھن جانا۔تیرے اُسے اپنے "ہونے" پہ شرم آرہی تھی۔اُسکی قوم کے لوگ اِس قدر درندے بن گئے تھے کہ انسانیت کی کوئی رُمق اُن میں باقی نہیں رہی تھی۔اپنے وطن کے خوشگوار ہمسایوں سے غیر وراثنانہ برتاؤ۔یہ اُنکی پرمپرا نہیں تھی۔چند خودغرض سفاکوں کی کُرسی سے چمٹے رہنے کا شوق ہی تو تھا جو امن کی خرمن میں آگ لگا رہا تھا وہ بھی شانتی کا دم بھرنے والے دھرم کے نام پر۔وہ ماضی کو بھی بخشنے کیلئے تیار نہ تھی۔اِس مخمصے سے الگ ہونے کی کوئی ترکیب اُس کے دِماغ میں نہیں آرہی تھی۔کہ کالے گیٹ پر پہلے معمولی دستک اور تھوڑی دیر کے بعد لاٹھیوں سے پیٹنے کی برسات شروع ہوگئی۔

مہاراجہ نے نوکر کو معلوم کرنے کیلئے بھیجا تو ایک خاص بھیڑ برآمدے تک پہنچ گئی۔کئی بندھو تو صحن کے کونے کھدروں میں پھیل کر چھُپ گئے۔اُن کے ہاتھوں میں ترشول، لاٹھیاں، بلم اور بندوقیں تھیں۔اُن میں سے ایک سردار نُما شخص آگے آیا مہاراجہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اور اُس کی ماں سے اونچی آواز میں مخاطب ہوا۔

''تمہارے گھر میں ایک ملیچھ ۔۔۔۔۔۔۔۔ سکونت کر رہا ہے ۔اُسکو ہمارے سامنے بُلاؤ۔''

مہاراجہ کی ماں کانپتے ہوئے بولی۔''دیکھو بیٹا مہمان بھگوان ہوتا ہے۔اُس کے ساتھ کوئی حرکت نہ کرنا۔ ہمارے خاندان کی نیک نامی مٹی میں مِل جائیگی۔ اُس کو تکلیف پہنچا کے آپ کو کیا مِلے گا۔وہ دوسرے پرانت کا باشندہ ہے۔ہم پہ دیا کرو۔''

''ہم کسی کی باتوں میں آنے والے نہیں۔یہ لوگ ہماری جاتی کے منشوں کو کیا چھوڑتے ہیں ؟۔۔۔۔سامنے بلاؤ۔۔۔۔۔ اُس۔۔۔۔کو'' وہ شخص پھر گرجا۔اُسکے ساتھیوں نے ظلم کے خلاف جنگ کرنے والے دیوتاؤں کے نام لیکر نعرہ بازی کر کے تہذیب کے چہرے پہ کالک پوتی۔

اِتنی دیر میں ناصِر اندر کے کمرے سے خود ہی برآمدے میں نکل آیا اُس کا مُنہ حالات کے مارے سُرخ ہو رہا تھا۔زور زور سے چلانے لگا۔''آؤ۔۔۔اگر تمہیں شِواجی کی یاد تازہ کرنے کا شوق ہے یا جھانسی کی رانی کی آتما کو شانتی پہنچانی ہے تو مارو گولی۔۔۔۔۔''

مہاراجہ میں زبردست اعتماد آ گیا تھا۔''یہ میرے منگیتر ہیں۔خبردار تم میں سے کِسی نے آگے بڑھنے کی ہمت کی۔۔۔۔۔ہم دونوں جلدی شادی کرنے والے ہیں''

ناصِر کے ماتھے سے پسینہ بہنے لگا لیکن خاموش خاموش مہاراجہ کی باڑی لنگوتج پڑھنے لگا۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ایک بلوائی بولا:۔ ''ہمیں معلوم ہے آپ کا سدا کنواری کا پُرن ہے۔ شادی کی بات کہاں سے آئی؟''

''میری نظر میں کوئی شخص اِس آدمی جیسا نہیں آیا تھا۔ آ کر دیکھو اِس کا ویوہار۔ اِس جیسا دوسرا دِکھاؤ، اِسکی خوبیاں اور کیریکٹر، انسانیت اور بے لوث پیار۔ اِس کا بے مثال ویکتتو اگر میں اس کے ساتھ جیون کا بندھن نہ باندھوں تو ادھوری بلکہ ننگی مرجاؤنگی۔ میں نے اسکی اردھانگنی بن کر خود اپنی تلاش اور شخصیت مکمل کر لی ہے۔ یہ ہے میرا پَرن۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔'' ناصر کے سامنے کھڑی ہو کر۔ ''اگر آپ کو گولی چلانی ہے تو ہم دونوں پر چلاؤ۔ ہمیں شہید کرنے کا پنیہ اپنے نام کرو۔۔۔۔ چلاؤ گولی۔۔۔۔'' دھنگا کرنے والوں میں یہ آخری وار سہنے کی تاب نہ تھی۔ آپس میں کچھ کھسر پھسر کر کے اُن کا سردار واپس مُڑ گیا۔ بلوائی اُس کے پیچھے نعرہ کرتے ہوئے گیٹ سے باہر ہو گئے۔

ہر ہر گنگے۔ ہر ہر گنگے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ضمیر کا بوجھ

پہاڑی علاقے کا مخصوص بس کاونٹر جو بڑے بس اڈے کے ایک کونے میں متعین تھا سواریوں کی بھیڑ بھاڑ کا مرکز بنا ہوا تھا۔ لکڑی کی چوکی پر چوہدری جبار زور زور سے پُکار رہا تھا۔ سرحد سرحد چل سرحد۔ جسکے جواب میں سرحد کے رُوٹ پر جانے والی سواریاں آ آ کے ٹکٹ حاصل کر رہی تھیں۔

چنانچہ لاری کی تمام سیٹیں بھر گئیں۔ سواریاں اپنا اپنا سامان گاڑی کی چھت پر اور اندر کی گزرگاہ میں رکھنے کے بعد اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ گئیں۔ اب ڈرائیور کا انتظار ہو رہا تھا جو چوکی کے اندرون میں حُقے کے کش لے رہا تھا اور ماحول کو چرس کی زلفوں سے معطر کر رہا تھا۔

اُسکی گاڑی کی بکنگ ساری اور لوڈنگ کے بعد روک لی گئی اور دوسری گاڑی کے ٹِکٹ خریدنے کا اعلان کیا گیا۔ دریں اثناء جُمہ چچی کاونٹر کے چوہدری کے پاس گیا۔

''مینوں سرحد دا اِک ٹکٹ دیدو جی۔''

''ٹِکٹاں مُک گئیں۔ دُو جی گھڑی وِچ مِلسی۔''

''کج مہربانی کرو۔ مِنان چھیتی نال پُچنا اے۔''

چچی نے بہت عاجزی سے پھر کوشش کی۔

''مچ اوور لوڈ ہو گیا۔ دُو جی وِچ چلے جاؤ''

''میرے گھر وِچ مزمان آئے ہوسن، سامان پُچانا ضروری ہے''

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

''اچھا نکالو ساڑھے چار روپے اور بیٹھ جاؤ۔ گاڑی کے پائیدان کی جگہ فرنٹ سیٹ کے ساتھ'' چوہدری نے رواں ہندی بولتے ہوئے جمہ چچی کو سیٹ دِکھائی جب دیس کے لوگ حاکمی کے موڈ میں آتے ہیں تو انگریزی دور کی عادت کے مطابق اپنی مقامی بولی چھوڑ کر ہندی میں رعب جتاتے ہیں اور بھاشا بھی انگریزوں والی ٹوٹی پھوٹی ہندی اردو۔ جمہ چچی نے ایک بوسیدہ سا پانچ روپے کا نوٹ اندر کی جیب سے ٹٹول کر نکالا اور چوہدری کو دیا اور پچاس پیسے واپس مانگ لئے۔

''میں نے گاڑی کا حساب کیش ڈرائیور کو سونپ دِیا ہے۔ نئی بکنگ میں پچاس پیسے ملیں گے تو دُونگا۔'' چوہدری نے جُمہ چچی کو دھکا لگا کر پائیدان میں گھسیڑ دِیا کیونکہ گاڑی کے اندر فالتو سواریوں کا کندھے سے کندھا چھلتا تھا۔ زبردست بھیڑ میں نئی سواری کی جگہ نِکالنا تو چوہدری ہی کی ہمت کا کام تھا۔ ''مگر تُساں پچاس پیسے نہیں دِتے'' جمعہ چچی بڑبڑایا۔ چوہدری نے جمہ کو مزید زور لگا کے دروازہ اُسکے اُوپر کس دِیا۔ ''ملے گا، پہلے جگہ تو مل لو''

اُسکو پچاس پیسے واپس مِلنے کی اُمید کم ہوتی نظر آئی تو شور مچا کر چوہدری سے پُرزور تقاضا کیا۔

''تس آں میرے پچاس پیسے کھان دی نیت ہے''

چوہدری نے دروازہ اُس کے وجود پر زور سے بھیڑ دِیا اور کھڑکی سے ایک مُکا بھی اُسے رسید کیا۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

''تو مجھے کہتا ہے میں تمہارا پچاس پیسے دبائے گا۔ میں دِن میں ہزاروں روپے کالین دین کرتا ہے گُجر امنہ سنبھال کے بات کر''

جمہ چچی گاڑی کے دروازے کے اندر سواریوں کے دباؤ اور ہاتھوں میں سامان کو سمیٹ کر رکھنے کی مجبوری میں چُپ چاپ گھونسے اور گالی کھاتا رہا۔ وہ بے بسی کی تصویر بن گیا تھا۔

اتنی دیر میں چوہدری اپنی نشست پر دوبارہ پہنچ گیا اگلی لاری کی ٹکٹیں بیچنے لگا۔ ایسے چوہدری تو دِن بھر ہر قسم کے لوگوں کے ساتھ خاصی چخ چخ کرنے کے عادی ہوتے ہیں لیکن جُمہ چچی کے ساتھ جو سلوک کیا تھا اندر اُسکو آواز آرہی تھی کہ میں نے سواری کی عزت نفس کو گالی اور گھونسے مار کر بہت چوٹ پہنچائی وہ کام کرتے کرتے اپنے اس روئے کا دِل ہی دِل میں تجزیہ کرتا رہا۔ اور اِس نتیجے پر پہنچ گیا کہ میں نے چوہدراہٹ کا کچھ زیادہ ہی جلوہ دِکھایا۔ چنانچہ اپنے نئے کیش میں سے پچاس پیسے کا سِکہ لیکر فرنٹ سیٹ کی کھڑکی سے جمہ چچی کو دینے لگا۔

''او خان صاحب یہ لو اپنے پچاس پیسے''

جُمہ نے بمُشکل تمام کسے ہوئے ہاتھ پاؤں کے باوجود لاری ایجنٹ سے پچاس پیسے وصول کئے اور ایک نِگاہ غلط انداز اُس پر ڈالی۔

چوہدری نے اُسکی واضع ناراضگی کا احساس کر کے کہا۔ ''اچھا خان صاحب میری بدتمیزی پر مجھے معاف کرنا۔ خدا بخشاں محمد بخشاں تم بھی معاف کرو۔ دل میں نہ رکھنا''

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

''ناجی، ناجی میں کوئی معافی وافی نہیں دیندا۔تساں میرے نال کتنی زبردستی کیتی۔ مکے مارے، گالاں کڑیاں۔ہُن معافی کِس گل دی چلو چلو۔۔۔''

''میں ہاتھ جوڑ کے معافی مانگتا ہوں۔ میں نماز پڑھنے جارہا ہوں دِل میں کانٹا رہیگا اگر آپ معافی نہیں دیں گے خان صاحب''

''پہلے تو میں گُجر سی۔اب خان صاحب ہوگیا۔نا۔۔۔نا۔۔۔۔جاؤ معافی دی گل رین دیو۔''

جُمہ کی طرف ہاتھ کا گھونسا دِکھاتے ہوئے چوہدری کرخت آواز میں للکارا

''او گُجرا۔تم سے سیدھے سیدھے معافی مانگی ہے۔۔۔۔۔فلانے۔ڈکانے۔اکے ۔معافی دیتا ہے کہ نہیں؟؟''

جُمہ چچی نے زہر مار ہنسی کے ساتھ کہا ''دِتی'' اور گاڑی سرحد کی طرف روانہ ہوگئی۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

شبنم اور کنول

لتا کی سہیلی کے گھر پرنس دوپہر ہی کو پہنچ گیا۔ رات کو اُس نے پارٹی کے دوران کہا تھا ''کل کیا کر رہی ہیں''

''تمہارے شہر میں آئے ہیں۔ کچھ گھماؤ کچھ دِکھاؤ۔ شام کو بوٹنگ کا پروگرام کیسا رہے گا؟'' لتا نے اُس کے جواب میں کہا تھا۔

ایک دوسرے کے ساتھ اُنکی جان پہچان ابھی چند گھنٹوں ہی کی تھی۔ پرنس کے بوٹنگ کی آفر سُن کے ہاتھ پاؤں پھُول گئے تھے۔ اُس نے رات سنہرے خواب دیکھتے دیکھتے گذاری۔

اگلے دن کی مصروفیات کا تصور کر کے وہ آسمان کی بلندیوں کو چھُو رہا تھا۔ اُس نے من میں لتا کے پارچوں کا بغور جائیزہ لیا۔ یورپی شاہی خاندان کی خواتین والا سُوٹ لتا کو باقی تمام بھیڑ سے ممیّز کئے ہوئے تھا۔ ہلکے آسمانی رنگ پہ سیاہ زرّین بٹن جا بجا لگے ہوئے۔ بازوؤں، موریوں اور سینے پہ طلائی کا کام کمال ہنرمندی سے کیا ہوا تھا۔

گلے کی ساخت میں نشیب و فراز کی انتہائی ممکن سرحدوں تک نِگاہ گیر کٹاؤ۔ فسوں انگیز سیاہ بڑی آنکھوں کی پلکیں کاجل کی لمبی لکیر پہ تنی ہوئی تھیں۔ سامنے سے لہرئے دار سیاہ زلفوں کو کندھوں پر لٹکتا چھوڑا ہوا۔ نشست و برخاست کا دِلرُبا انداز۔ پھرکی کی طرح چابکدست شخصیت میں زندہ دِلی اور کُھلے پن کا عنصر قیامت خیز کہ جِس میز پر پہنچ جاتی محفل زعفران زار۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

''آپ تیار ہیں؟'' پرنس نے بے قراری کے لہجے میں سوال کیا ''بس دس منٹ'' کہہ کر لتا واپس مڑنے ہی والی تھی کہ پرنس اُس کے کان میں کچھ کہنے کیلئے قریب تر ہو گیا۔ ''وہی پہنوں گی۔ تمہیں اچھا لگا؟۔ بہت بہت دھنیہ واد'' چند ہی منٹوں میں لتا رات والے ملبوسات زیب تن کر کے بلکہ میک اَپ اور اُنہی زیورات کے ساتھ گیٹ پر نمایاں ہو گئی۔ اُس کے ہوشرُبا سراپا سے سینٹ کی دھیمی دھیمی خوشبو چار سُو مہکا رہی تھی۔

پرنس نے بائیک سٹارٹ کی۔ وہ ایک تتلی کی پھُلانگ ما کر پلئین پر سوار ہو گئی۔ ایک ہلکے سے جھٹکے نے اُس کے اُبھرے انگ ہوا میں اچھال دِئے۔

''آہ۔۔۔۔۔۔آہ۔۔۔۔۔۔اوہ۔۔۔۔۔۔۔ہا۔ہائے'' وہ پرنس کے پہلوؤں میں دونوں ہاتھوں کی گرفت مضبوط کر کے سنبھل گئی۔ سواری کی بار بار اُچھال لینے سے وہ پرنس کے عقب پر دو قلمی تحریر لکھ رہی تھی۔

''آہاہا۔۔۔۔اوہ۔۔۔۔ہائے ہائے۔۔۔۔۔تمہارا شہر اور اِس کا حدودِ اربعہ کِس قدر حسین ہے؟''

''جی آپ کو یہ جگہ پسند ہے؟''

''پسند؟۔۔۔مجھے کوئی ساری زندگی یہیں رہنے دے۔ تو کتنا مزہ آجائے۔ ایسی تقدیر کہاں؟ یہاں کی ہر قدرتی سینری اور اِنسان دِل موہ لیتے ہیں ۔۔۔آہ۔۔۔افوہ۔ میری ماں۔۔۔۔کیا؟ مالک نے تمہارے ملک کو خوب سوچ سمجھ کے بنایا ہے۔''

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

لمبے راستے کا سفر جیسے چند لمحوں میں کٹ گیا۔ وادی کی رعنائیوں کی تعریف کرتے کرتے وہ جھیل کی گھاٹ تک پہنچ گئے۔ اُس نے بائیک پارکنگ میں رکھدی تو پانی پر ہلکورے مارتی ہوئی فلائینگ رانی والے ملاح کو بلایا۔ سیر کے مرحلے اور منزلیں سمجھائیں۔ پھر دونوں شِکاری کے اندر آ گئے۔ نِشست کے عقب میں آپس میں کھیلتی ہوئی بلبلوں کی تصویروں کی سیدھ میں دونوں نے بیک وقت اپنے آپ کو گرا دیا۔ پرنس نے لتا کو تھامتے ہوئے بیک کے سہارے ٹکا دیا۔ شام کی ٹھنڈی رُت میں وسیع پانیوں پر سفر شروع ہو گیا۔ سامنے دیکھو تو نِگاہیں کسی مقام پہ ٹھہرتی نہیں تھیں۔ یوں لگنے لگا کہ وہ زمین پر نہیں کہیں دور جادو کے دیس میں پہنچ گئے ہیں۔ چاروں سمت سیر کرنے والوں کی جوڑیاں اور کُنبے ناؤں میں مست ہو رہے تھے۔ کِسی کو دوسرے کی سُدھ نہیں۔ اندھیری رات کے ہلکے ہلکے سائے شام کو سُرمگین کرنے لگے۔ اور دو روحوں کے درمیان کا فاصلہ قربتوں کی طرف مائیل ہو گیا۔ دست بدست کبھی آنکھیں کھلی تو کبھی بند۔ بیٹھے رہنے کی تھکاوٹ سے اُوب کر ایک کا بازو کبھی اوپر کبھی نیچے۔ دھیرے دھیرے دونوں کے ارکان باہمدگر پیوست۔ رات کے شروع کا دھندلکا اور بے کِنار پانی پہ حسین سفر وہیں پہ مر جانے کو جی چاہتا تھا۔ ابدان ارمانوں کے شعلوں کی حشر خیز لپیٹوں میں، سانسیں تیز تر، جلدیں پسینے سے شرابور۔

پانی کی سطح پر کمل کے ہرے پتے نے کروٹ لی۔ اپنے دامن میں چمکدار شبنم کے قطرے سمیٹنے کی کوشش کی۔ لیکن شِکارے کے ہچکولے اُس کے صبر کا اِمتحان لے رہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

تھے۔ایک تیز لہر نے پھر سے پلٹا کھلایا شبنم گرفت میں آتے آتے پریشان ہونے لگی پھر پلٹا اور پھر وہی عمل۔ پتا اپنی پھسلن اور ناتمام کناروں کی مجبوری کے باوجود قطرے اپنے اندر تھامنے کی کشمکش میں بے بس، لہر پہ لہر۔ پتے کے وجود میں جابجا غوطہ زن ہونے کی بے چینی اور شبنم گنوانے کا خطرہ۔

سبز پتے نے اپنے چوڑے پھیلاؤ میں کنول کو گھیر لیا۔ اُسکی گلابی پتیوں کے ساتھ ہمکنار ہو گیا۔ پانی کے تیز بہاؤ سے پیچ و تاب انگیز پھول سے لپٹ لپٹ رہا۔ کنول ایک معزز مخلوق کی طرح آرام سے پتے سے جُدا ہو کر پتیوں کو واپس اپنی ہیسیت پہ لانے میں کامیاب ہو گیا سبز پتے نے شبنم کے قطروں کو دباؤ بنا کر واپس اپنے اندر مرکوز کیا اور شام کی آبرو قائم رکھی۔

''پرنس کوئی بات کرو''

''یہ تاروں بھرا آسمان اوپر اور چاند کی چوڑی افق پر آویزاں۔ ہماری ناؤ ڈل جھیل کی مخلوقات سے ہم کلام، آج کی شام پھیلتی رہے۔ رات کی انتہا نہ ہو۔''

''تم اور میں ایک دوسرے کے مکمل سُپرد۔ لیکن وعدہ کرو پرنس ہم موجودہ حدود کے اندر ہی سفر جاری رکھیں گے۔ دُنیا کے لوگوں کا پیار جب انجام تک پہنچتا ہے تو آنکھیں سیر ہو جاتی ہیں۔ دِل بھر جاتا ہے۔ بھرے پیٹ کے اُوپر کچھ اور کھانے کو جی نہیں مانتا۔ جس قدر نزدیکیاں ہم برت رہے ہیں وہ پیار کو ہمیشہ زندہ اور ہمہ وقت جاندار رکھتی ہیں۔ کششیں قائم رہتی ہیں۔ بار بار ملنے اور ملتے رہنے کی دعوت سدا بہار بن جاتی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ہے۔"

"لتا غور کرو۔ اِنسانی نفسیات اِس عمل کو انجام تک پہنچانا لازمی مانتی ہے۔ تم کو کِس بات کا اندیشہ ہے؟"

"میں اندیشوں کے سائے میں زندگی بتانے کی قائل نہیں۔ میں بھی گرم ارمان رکھتی ہوں لیکن تمہارے ساتھ چاہت کی موت مجھے منظور نہیں۔ میں ہر آن تمہاری سانسوں کی چہل پہل سُننا اور مابین حرارت محسوس کرنا چاہتی ہوں۔ اور اِس کشش کو ایک لمحہ بھر کیلئے بھی روکنے کی حامی نہیں۔

لاکھوں کروڑوں لوگوں نے حیوانی تقاضوں کے ہاتھوں ابدی محبت کا خون کیا ہے۔ بار بار قتل کیا ہے۔ میں ایک لازوال مِثال قائم کرنا چاہتی ہوں۔ اگر تم یہ صبر آزما اور نہایت حسین سفر جاری رکھنے میں تعاون کرو"

"تم دنیا کے لوگوں سے ڈرتی ہو؟ وصل کے نتیجے میں جو۔۔۔۔" "میں آزاد عورت ہوں نہ کوئی آگے نہ پیچھے کہنے سننے کو۔ دُنیا کیا کہتی ہے میں نے اِسکی کبھی پروانہ کی۔ پیچھے گھر میں میرے فیصلے اور روشِ حیات کی انقلابی چُہلیں تو لوگوں کی نظروں میں کھٹکتی رہیں۔ میں نے کِسی سوال یا طنز کا جواب تک دینا گوارا نہ کیا۔ جو بات اچھی لگی اپنائی۔ کیا تم اِس تجربے کو اہم اور حسین نہیں سمجھتے؟"

"میں نے ابھی اِس کے تمام پہلوؤں کا تجزیہ نہیں کیا۔ حسین تو ضرور لگتا ہے۔ خواہشیں سدا بہار بنانے کا عمدہ عمل لیکن شباب ہمیشہ نہیں رہتا شاید پھر کبھی اِس

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

طرزِ زندگی کے بارے میں دوبارہ غور کرنا پڑے۔ ایک دوسرے کے ساتھ باضابطہ مُنسلک نہ ہونے کی صورت میں عمرانی تقاضوں کے تحت خاندان اور وارِث جُٹانے کی سبیل کہاں سے ہوگی۔ آخر بڑھاپا دُکھ درد اور حادِثات تو جان کے ساتھ لگے رہتے ہیں''

''میں تمہیں کِسی منصوبہ بندی سے نہیں روکوں گی۔ تم شادی اور بچے خوب پیدا کرنا چاہو تو کوئی مذائقہ نہیں لیکن ہمارے آس پاس پڑوس سے کتنے بچے ہماری توجہ کے منتظر ہیں۔ اُن کا پالنے والا یا تو ہے ہی نہیں ورنہ کِسی بے بسی کے سبب اولاد کے پالن پوشن کا متحمل نہیں ہوسکتا۔ ایک بڑی آبادی کے مستقبل کی فکر کرنا صاحب ثروت اور کھاتے پیتے گھرانوں کا فرض بنتا ہے۔''

یا پھر بہت سے جوڑوں کو ازقدرت اولاد ہوتی ہی نہیں تو کیا اُنکی عمرانیات فنا ہوجاتی ہے؟ ہمارے رئیس کتوں بلیوں کے رکھ رکھاؤ کیلئے اُس سے زیادہ دولت برباد کرتے ہیں یا دوسری عیاشیوں میں لُٹاتے ہیں کہ جس سے مستحق بچوں کی اچھی تعداد دُنیا میں سَر اُٹھا کر جینے کے قابل بنائی جاسکتی ہے۔

خیر تم اگر واقعی مُجھ سے دِلی اُلفت رکھتے ہو تو میرے ساتھ پیار رہے گا۔ انہی شرطوں کے ساتھ یہ چلن میری زندگی کا بہت ہی میٹھا اور خوبصورت خواب ہے میں نے بھی شادی کی تھی جس سے ایک بچی پیدا ہوگئی۔ پھر میں نے پیار کے قتل کا رویہ اختیار نہیں کیا۔ اُسکے بعد ہماری طلاق ہوگئی۔ اب میں اِس عذاب سے آزاد ہونا چاہتی ہوں تم اچھی طرح سوچ سمجھ کر فیصلہ کرلو۔ میری زندگی تمہارے سپرد ہے میں تمہاری ہر شرط

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ماننے کیلئے تیار ہوں۔

پرنس کے تحت الشعور سے ایک بہت پہلے پڑھا ہوا شعر ایستادہ ہو کے خود بخود گونجنے لگا۔

عالم سوز و ساز میں وصل سے بڑھ کے ہے فراق
وصل میں مرگِ آرزو ہجر میں لذتِ طلب

مُن مُن

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

بہت عرصے کے بعد ہمایوں خان کا لاسلکی رابطہ شرمیلا کے ساتھ اُنکی بہن کے ذریعہ ہوا۔ دراصل سردیوں میں وادی سے باہر ہمایوں کے ایک دوست کے گھر میں شادی تھی۔ شرمیلا کی بہن گگن بھی اُس تقریب میں شریک تھی۔ یہ دو بہنیں ہمایوں کے دوست کی رِشتے میں سالیاں لگتی تھیں۔

''گگن میڈم۔ آداب عرض ہے۔۔۔۔ مُجھ کو پہچانا؟'' ہمایوں نے گیت کی رات چکا چوند روشنی میں دور سے آواز دی۔ ''آو آو ہمایوں۔ آپ کو کیسے نہیں پہچانوں گی''؟

''کیسی ہیں؟ گھر کے لوگ سب ٹھیک ہیں؟''

گگن نے اپنی جانب آتے ہوئے ہمایوں کے دونوں ہاتھ پکڑ لئے۔ اور اُس کے دائیں کفِ دست پہ بُزرگانہ بوسہ دِیا۔

''ہیں تو سب راضی خوشی لیکن ساری دنیا میں بکھرے پڑے ہیں''

''فی الحال شرمیلا کے بارے میں بتائیں کیا وہ بھی شادی میں آئی ہیں؟''

''اِس وقت بچوں کے پاس ملک سے باہر گئی ہوئی ہیں۔ شادی کا لگن ایسے وقت میں نکلا کہ وہ اپنی کُچھ ضروری مصروفیات کی بنا پر نہ آسکی۔ اگلے ماہ واپس اپنے گھر آرہی ہے۔

''آپ کو مجھے پہچاننے میں شاید کُچھ وقت لگا؟''

''ایک سیکنڈ بھی نہیں۔۔۔ آپ نے جوں ہی میری طرف آنے کے لئے رُخ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کیا تو میں نے لاڈلی سے کہا۔ دیکھو ہمایوں آرہا ہے میں آپ کو سرینگر میں سالہا سال سے پہچانتی ہوں ۔شرمیلا کے ساتھ آپ ہماری ماں کے گھر بھی کئی بار آئے ہیں ۔ ملاقاتیں ہوئی ہیں ۔پھر میری بہن کے ذریعہ اُنکے دفتر کے ساتھیوں کا ذِکر بارہا ہوتا تھا جس میں آپ کے ویوہار کو ہم کافی سراہتے۔ آپکی صلاحیتوں کے تعلق سے ہم نہایت متاثر رہے۔''

''آپ لوگوں کا حسنِ ظن ہے''

''ورنہ بندہ ناچیز کس شمار میں ہے۔ یہ فلمی ڈائیلاگ آپ کی شخصیت پر صحیح نہیں بیٹھتا''

دونوں کے درمیان جی بھر کے ملاقات کے دوران طے ہوا کہ ہمایوں سرینگر کے گھر پہ کبھی اُن سے ملنے آئے۔

اس سال کی گرمیوں میں وہ شہر کی مصروفیات میں سے وقت نکال کر گگن سے ملنے گیا۔ وہ بہت ہی شادماں ہوگئیں اِس شہر میں جہاں اُس نے میکے، سُسرال نوکری وغیرہ کے مخمصوں میں زندگی گذاری تھی اپنی ہی ماں کے گھر میں مانو غریب الوطنی کا دورتنِ تنہا پاٹ رہی تھی۔ تمام رشتے ناطے دار، دوست سہیلیاں وطن چھوڑ کے مُلک کے مختلف کونوں میں رہائیش پذیر ہوگئے تھے۔ اُن کے پاس خاندان کا ایک عزیز محض خبر خیریت معلوم کرنے آجائے تو گویا اُسے سلطنت واپس مل گئی ہو۔ اُس نے ہمایوں کا گرم جوشی سے استقبال کیا۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

گھر کے افراد کے بارے میں تفصیلی معلومات زیر گفتگو رہیں۔ چنانچہ یہ بات بھی ضمناً معلوم ہوئی کہ شرمیلا گرمیوں میں تقریباً دو ماہ قیام کر کے واپس چلی گئیں۔ اُس نے زبردست شکایت کی کہ اِتنے دنوں کے قیام کے دوران اُس نے ملنے کی کوئی کوشش نہ کی۔ جن لوگوں سے یہاں وہ رابطہ کر چکی تھیں اُن سے پتہ یا فون نمبر لیکر بلایا ہی ہوتا۔ مُلاقات ہو جاتی۔

اِس دوران گگن فون مِلانے لگیں اور ہمایوں سے بات کرنے کیلئے کہا۔

''ہیلو۔۔۔۔شرمیلا؟۔۔۔۔ہاں میں ہمایوں بول رہا ہوں۔

کیسی ہیں؟۔۔۔۔۔

''میں گھر آئی تھی۔ آپ سے ملنے کا کوئی موقعہ نہیں ملا میرے بہت چاہنے کے باوجود۔۔۔۔۔''

''جہاں چاہ وہاں راہ۔ پھر آپ تو خصوصی جاسوسی صلاحیتوں کی مالک ہیں اور کافی رِسورس فل۔ میرا پتہ لگانا تو آپکے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ کیا وہ عہد رفتہ کی غیر معمولی حاضر دِماغی چنداں جواب دے چُکی ہے؟''

''جی کچھ بڑھاپا بھی تو سوار ہے''

''آپ پہ بڑھاپا؟ ہو ہی نہیں سکتا۔ پھر عمر کی پختگی کے ساتھ تو عقل کی بالیدگی ہوتی رہتی ہے''

''اب آپ سے ہزاروں میل دور رہ کے ملاقات ہوئی تو میں بہت خوش ہوں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

۔۔۔میں نے کہا تھا نا کہ ایسا ہی ہوگا۔

ہاہ ہاہ۔۔۔۔۔۔''

''اپنا تکیہ کلام اب تک بھی نہیں بھُولیں؟''

''آپ کو یاد دلانے کیلئے استعمال کیا تھا۔ ورنہ ہمارا محاورہ کون سمجھے گا اب؟''

''میں ہر سال اکیلا یا فیملی کو لیکر چھٹیاں رِیاست کے باہر گزارتا ہون۔ آپ کے ایک بہت پُرانے ایڈریس کے بل بوتے پر بنگلور جانے کی بات سوچی تھی لیکن وثوق سے معلوم نہ تھا کہ آپ اُس پتے پر ملیں گی۔''

''۔۔۔او۔۔۔اوٹھہرئے۔۔۔ایک منٹ کے بعد پھر بات کروں گی''

''شرمیلا نے فون کاٹ دِیا پھر نئے سِرے سے ملایا تو ہمایوں بولا'' کال زیادہ لمبی ہو رہی ہے۔ پھر کبھی بات کرینگے''

''اسی وجہ سے تو میں نے کال اپنی طرف سے کی ہے تا کہ دیدی کی جیب زیادہ ہلکی نہ ہو جائے۔''

''آپ کے کردار میں دوسروں کیلئے سہولیت کا عنصر اب بھی زیادہ شِدت کے ساتھ موجود ہے۔ اللہ نے کیا ذاتِ شریف تخلیق کی ہے داد دینی پڑے گی۔''

''خاک نوازی ہے۔۔۔ ہاں سہولیات سے یاد آیا کہ آپ اِس سال بھی وادی سے باہر تعطیلات گزارنے کا مُنصوبہ رکھتے ہوں تو ہمارے فلیٹ میں آجائیں۔ فیملی سمیت پوری مدت رہیئے۔ یہاں تمام سہولیات میسر ہیں۔۔۔۔''

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

''جی جی۔سوچ لیں گے۔۔۔

آپ کے شہر کے حالات اور لیڈروں کی ہماری قوم پہ نظر عنایت۔۔۔''

''وہ تو بالکل بے فکر رہے۔ ہمارا علاقہ مکمل طور پُر امن ہے۔ ہمیشہ رہا ہے۔ آپ کے ساتھ کوئی نہیں چھیڑے گا۔ یہاں آپ کو مُن مُن ملے گا۔ ہم لوگ بچوں کے پاس ولایت جا رہے ہیں تو وہ آپ کا پورا پورا خیال رکھے گا۔ آپکو پہننے کے کپڑوں لتوں کے علاوہ کُچھ ساتھ نہیں لانا پڑے گا۔ یہاں ٹیکس ٹائیل مارکیٹ بہت پُرکشش اور سستا ہے۔ آپ کپڑوں کی شاپنگ بھی اگر یہاں کریں تو زیادہ موزُون رہیگا۔ بجلی، پانی، فون اور سروسز تمام تر آپکو تیار ملیں گی۔ اِس پر ضرور غور کریں۔ ہماری طرف سے آپکی دعوت ہے''

''مگر دعوت کیسی۔ ہیملٹ شہزادۂ ڈینمارک کے بغیر۔ آپ سے ملاقات ؟؟ ۔۔۔''

''اگر آپ زیادہ ایام رہے تو ہم بھی جلدی واپس آنیکی کوشش کر سکتے ہیں۔ دُنیا بر اُمید قائم است۔''

''آپ کی گفتگو میں فارسی کی نمک پاشی کتنی فِکر انگیز ہوتی ہے''؟

''ہم نے بچپن والد صاحب کی ڈیوٹی والے علاقوں میں گزارا ہے جہاں سے سیکھی ہوئی پشتو اور فارسی ہم اب تک کبھی کبھی گھر میں بھی بول لیتے ہیں۔''

''اچھا؟ آپ نے مُن مُن کا نام لیا کہیں یہ وہی لڑکا تو نہیں جسے ہم دِلی سے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ساتھ لائے تھے۔"

"عین غین وہی۔ وہ آپ نے اُسکی کہانی پوری کہاں سُنی ہوگی مُن مُن کنٹین کی نوکری چھوڑ کر بچپن میں ہی میرے ساتھ آیا تھا۔ گھر میں مدد کرنے کے علاوہ ہم سبوں نے اُسکی تعلیم کی طرف خصوصی دھیان دِیا۔

گھر میں ہی ابتدائی کتابیں پڑھنا اور لِکھنا سکھایا۔ پھر سکول کے درجے میں داخلہ دِلا کر اُس نے پوری لگن کے ساتھ میٹرک پاس کیا تھا۔"

"اتنا تو میں نے سُنا تھا"

"اُسکے بعد کالج کی پڑھائی شروع کرائی۔ تھوڑی کوشش کر کے مُن مُن نے ڈِگری حاصل کی۔ اُسکو اپنے علاقے میں نوکری بھی مِل گئی لیکن ہمارے ساتھ رابطہ برابر رکھا۔ بلکہ فرصت اور چھٹیوں کے ایام ہمارے ساتھ رہتا۔ مُن مُن کی شادی بھی ہوگئی۔ بال بچوں والا ہے"

"واہ جی واہ۔۔۔۔ آپ نے کال پھر لمبی کردی۔ اب اُس سے مِل کر بھی تو معلوم کر سکتے ہیں"

"آپ بِل کا فکر مت کیجئے۔ مُدتوں بعد آپ سے ملاقات ہوگئی ہے وہ بھی فون پر۔ میری شاہ خرچیاں بھی اب تک کچھ کم نہیں ہوئی ہیں۔ بچپن کی عادتیں کہاں چھوٹینگی۔ اُسکو ہم نے اِسی شہر میں اپنے قریب ہی فلیٹ دِلوایا ہے جس کا وہ بذات خود مالک ہے۔"

"بہت اچھے۔ کافی نیکی کے کام کئے ہیں۔ آخرت کا سرمایہ ہے۔ کیا خبر اللہ کو آپکی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

یہ ادا پسند آئے''

''وہ تو اللہ میاں کے پاس چل کر ہی معلوم پڑے گا۔''

شرمیلا نے نوکری کے زمانے کی ہماری بحثوں کی طرف لطیف اِشارہ کیا جس میں وہ معروضیت پسندی اور مادیاتی نظریہ کی طرفدار ہوتی تھیں اور ہم توحید کے نہایت گرما گرم دلیلیں پیش کر کر کے ہم ایک دوسرے کو قائل کرنے کی کوشش کرتے مگر حتمی فیصلہ کبھی نہیں ہوا۔

''آپ کی زمین کتنی سنگلاخ ہے۔ ہم مولا کے پاس پہنچنے والی عمر میں داخل ہوئے ہیں۔ مگر مجال ہے کہ رسی کا بل۔۔۔۔۔۔''

''وہ الگ بحث ہے۔ کبھی آمنے سامنے ہو کر ہم ضرور اُس ڈِبیٹ کو نپٹالیں گے بلکہ نپٹانا ہی پڑے گا۔ اللہ میاں عقل کا بہت مشکل اِمتحان لیتے ہیں۔ اُسی نے تو بنائی ہی ہے ہٹ دھرم فطرت کی۔ وہ اپنے وجود کا مادی ثبوت خفیہ رکھتے ہیں۔

اس کیلئے سُپر انٹلی جینس جیسی کِسی شے کی ضرورت ہے۔ اب میں باضابطہ گوروشبد کی پابند ہوں۔ شاید آپ کا نظریہ پالینے میں اب زیادہ دیر نہ لگے۔''

''خیر۔ اب مُن مُن کی دِشا کیا ہے؟''

''اُس کی موجودہ دَشا سے ہی ہم سرگردان ہیں۔ کئی سالوں سے اُسکے تفکرات میں ہل چل سی مچی ہے۔ اچھا خاصا توانا جسم اُس کا ساتھ چھوڑ جاتا ہے۔

ڈاکٹروں سے مشورہ اور علاج مسلسل جاری ہے کوئی اِفاقہ نہیں دِکھائی دیتا۔ ہم

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

نے زندگی کے سارے وظیفے مکمل کر لئے۔ اپنی ملازمتیں بچوں کی تعلیم و تربیت اور صاف سُتھری زندگی کا خواب سب کچھ پورے ہوئے مگر اُسکی طبیعت کی ناسازی سوہان روح بنی ہوئی ہے۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ ہم نے اُسے اپنی سنتان کی طرح پالا پوسا، اچھا کھلایا پلایا، پیار دیا اُسکی تعلیم کے میدان میں اپنا فرض نبھایا۔ اُفتاد جس لائق اُسکی تھی ویسا رتبہ حاصل کروایا۔ اُسکی تنخواہ یا معاوضہ کی رعایت کئے بغیر اچھی خاصی دولت خرچ کی تا کہ وہ کسی باعزت مقام کا مالک بنے۔ بدقسمتی سے اُس کے تحت الشعور میں کہیں یہ علت درج ہوگئی ہے کہ وہ اور بھی کچھ بن سکتا تھا۔ جو وہ نہ بن سکا اُس کی گفتگو اور خود کلامی سے کبھی کبھی محسوس ہوتا ہے کہ وہ محرومی کا شکار ہے۔

''ہم اللہ سے دُعا کرینگے کہ وہ اپنے پیاروں کے صدقے آپکی یہ پریشانی دور فرمائے۔''

''۔۔۔۔۔اچھا۔۔۔۔۔تو پھر میری فلیٹ استعمال کرنے کی تجویز پر سنجیدگی سے غور کریں۔۔۔۔باقی۔۔۔۔۔ملاقات کے وقت۔

اِس وقت ہم ولایت جانے کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ میں مُن مُن کو تمام تر معاملات کے بارے میں ہدایت دیدونگی۔ آپ اُس کے ساتھ فون پر رابطہ کر کے اپنا پروگرام بنائیں۔

خدا حافظ''

تمام مثبت و منفی پہلوؤں کو دھیان میں رکھتے ہوئے ہمایوں نے فیصلہ کیا کہ اب

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کے مُن مُن کے پاس تعطیلات گذاری جائیں۔

سٹیشن پر پہنچ کر فون کیا تو مُن مُن کی بیوی نے بتایا کہ وہ قریب ہی مسجد کے گیٹ کے پاس تمولی کی دُکان پر اُن کی ہی گاڑی کا انتظار کر رہا ہے۔ ہمایوں بال بچوں اور سامان کو پلیٹ فارم پہ چھوڑ کے باہر نکلا تو پان کی دُکان پر ادھیڑ عمر کا ایک خوش پوش شخص دائیں بائیں ڈھونڈ رہا ہے کہ اُس کے مہمان کب آجائیں۔

ہمایوں کو تو جوانی میں اُس نے اچھی طرح دیکھا تھا۔ نزدیک پہنچ کر مُن مُن نے مُسکرا کر کہا ''ہمایوں صاحب۔ ویل کم۔۔۔''

''جی آپ ہی مُن مُن ہیں؟

''آداب عرض ہمایوں صاحب۔ باقی لوگ اندر ہیں؟''

''میں اُن کو لا رہا ہوں۔ آپ یہیں رُکیں۔''

''جی صاحب۔ گاڑی وہ مسجد کے گیٹ کے آگے کھڑی ہے''

ہمایوں کے لوگ با جماعت اپنا سامان اُٹھوا کر گاڑی کے پاس پہنچ گئے۔ مُن مُن نے اُن کا تعارف حاصِل کر کے بٹھا دیا۔ راستے میں گفتگو کے دوران شہر کی سڑکیں پھلانگتے ہوئے اُنکی گاڑی سوسائیٹی کے وسیع صحن میں پہنچ گئی۔ ڈرائیور اور مُن من نے سامان اُٹھا کے مہمانوں کو گھر میں پہنچا دِیا اور کمرے غُسل خانے اور دیگر سہولیات دِکھلا کے چائے پلائی۔

گھر شیشے کی طرح صاف کرایا گیا تھا۔ ہر طرح کی سہولتیں موجود تھی۔ رسوئی چالو

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کرنے کیلئے گیس میں لائیٹر لگانے کی ضرورت تھی۔ مُن مُن چاک و چوبند کمروں کے اندر باہر دوڑ دُھوپ کر رہا تھا۔ کبھی سامان لا کے دینا۔ کبھی صفائی اور برتن چوکا والی بائی کو بُلانا۔ فلیٹ کے اندر بجلی ونلکوں کی مہمانوں کی ضرورت کے مطابق فٹنگ خود کرنا۔ اُس کے رویوں اور معمول کے کردار میں کوئی خلل بظاہر نظر نہیں آتا تھا۔ ہمایوں نے چونکہ اُس کی ہسٹری سُن رکھی تھی وہ کمالِ احتیاط سے گفتگو کرتا کہیں مُن مُن کے دِل میں کوئی شک نہ گزرے کہ اُسے ذہنی طور مخلول سمجھا جا رہا تھا۔

کئی دِن گزر گئے۔ مُن مُن نے مہمانوں کو شہر کے خاص مقامات دِکھانے کا سِلسلہ بھی شروع کروایا۔ کبھی پکنک کبھی پارک جھیل، عجائب گھر، سٹیڈیم وغیرہ کی سیر کے پروگرام چلتے۔ مگر ہمایوں کے نزدیک اُسکے ذہنی توازن کے بارے میں شُبہ کرنے کی کوئی گنجائش مشاہدے میں نہ آئی۔ وہ سوچنے لگا کہ شاید فون پر گفتگو کی ترسیل میں کوئی بڑی غلطی پیدا ہو گئی تھی۔ جو اُسے صحیح صورت حال سمجھ نہ آئی ہو یا کچھ چمتکار ہو گیا ہو گا کہ مُن مُن ایک ذہین چابکدست اور عملی سطح پہ فعال آدمی کی طرح ہر طرف رواں دواں تھا۔ اُسکی گفتگو میں بھُولے سے بھی کوئی فرس ٹریشن کی بُو باس نہ تھی۔ اور نہ ہی اُسکی شخصیت میں اعتماد کی کمی کی کوئی جھلک آشکار تھی۔

ایک دن مُن مُن نے ہمایوں سے کہا:

''جناب کل دِن کا کھانا ہمارے غریب خانے پر تناول فرمائیں۔ ہماری گھر والی نے بھی اصرار کیا ہے''

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

گھر کے ترکیبی عناصر کو نزدیک سے پرکھنے کیلئے موقعہ غنیمت جان کر اُس نے جواباً کہا۔

''ضرور آپکے گھر تو ضرور جانا ہے۔ بال بچے بھی آپس میں تعارف کریں گے۔''

مُن مُن کی فیملی کیلئے ہمایوں کی بیگم نے کچھ تحفے ساتھ لائے تھے۔ وہ لیکر مہمان فلیٹ پر پہنچ گئے۔ دِن بھر بچوں نے کرکٹ کھیلی ٹی وی پر نئی فلمیں دیکھیں۔ دوپہر کا کھانا کھا کر عورتیں الگ کمرے میں بیٹھی گپ شپ کرنے لگیں۔

بیگم ہمایوں نے برسبیل تذکرہ شرمیلا کی پریشانی کے بارے میں مُن مُن کی بہو سے استفسار کیا۔

''اب آپ کے میاں کی طبعیت ٹھیک ہے؟''

''شکر ہے بھگوان کا کافی سنبھل گئی ہے۔''

''ہمیں بھی تو اچھے خاصے صحت مند لگ رہے ہیں۔''

''ہم اُن کے ذہنی عارضے کی وجہ سے بالکل مایوس ہو گئے تھے۔ اچھے سے اچھے ڈاکٹروں سے علاج کروایا۔ اُمید کی کوئی کرن دِکھائی نہیں دی۔ تعویز گنڈے اور سادھو فقیروں سے بھی دُعا کروائی۔ شاید مالک نے کسی کی سُن لی۔

ہوا یوں کہ ہمارے بڑے بچے کی انجینئرنگ سیٹ نکل آئی۔ ہم سب خوش ہو گئے۔ انہوں نے گھر میں آئے پڑوسیوں کی خاطر تواضع خود کی۔ سارے یار دوست

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اور سوسائیٹی والے مبارک باد دینے کیلئے اُمڈ پڑے تھے۔ اُس رات یہ سوئے ہیں تو دوسرے پورے دِن بستر سے نہ اُٹھے۔ ہم شُبہ میں پڑ گئے کہ بڑا اٹیک نہ ہوا ہو۔ ڈاکٹر کو بلایا تو اُس نے معائینہ کر کے کہا کہ ان کا ٹمپریچر، بلڈ پریشر اور دِل گردہ کی فنکشن نارمل ہے۔ انہیں سونے دیجئے بیماری کی مناسبت سے آرام کرنا ہی اِن کا علاج ہے۔ جب تک خود نہ جاگیں اِن کو زبردستی نہ جگائیں۔

دو رات اور ایک دن کی لمبی نیند کے بعد یہ صبح سویرے اپنے آپ جو اُٹھ کھڑے ہوئے تو سارے وظائف آرام سے انجام دِئے۔ کافی دنوں کے بعد جی بھر کے ناشتہ کیا۔ ہم سب کے ساتھ پہلے کی طرح ہنسے کھیلے پھر بازار چلے گئے۔ واپس آ کر بچے کے ساتھ انجینیرنگ کالج گئے اور اُس کے کاغذات خوش اسلوبی کے ساتھ مکمل کروائے۔ مالک کی مہربانی سے ایک ماہ سے بالکل اچھی صحت میں ہیں۔ ڈاکٹروں نے دوائیاں بہت کم کی ہیں۔ کھانے پینے اور ورزش پر نگاہ رکھنے کو کہا ہے۔

بھابی جان۔ ہمارا تو نیا جنم ہوا ہے دیدی کو بھی ہم نے فون پر بتایا وہ خوشی سے چیخ اُٹھیں۔''

دونوں نے مبارکبادی کا پیغام ایک دوسرے کو دیا۔ پھر بیگم ہمایوں سے نہ رہا گیا کہ شوہر کے بغیر اِس مژدہ سے اکیلی خوش رہے۔ چنانچہ وہ جلدی سے اپنے کمرے میں پہنچ گئیں۔

''سو رہے ہیں؟''

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

''نہیں تو۔۔۔۔اخبار پڑھ رہا تھا'' ''آپ کو ایک نہایت اچھی خبر سُناؤں؟''

''کیوں؟۔۔۔گھر سے کوئی فون آیا ہے؟''

''نہیں یہیں کی خوش خبری ہے۔مُن مُن بیماری سے اب بالکل ٹھیک ہو گیا ہے۔اُسکی بیگم نے تفصیل سے مجھے سنایا۔''

ہمایوں نے بیگم سے کئی سوالات کر کے تسلی کر لی کہ اب اُن کا میزبان واقعی معمول کی زندگی گذارنے کے قابل ہو گیا ہے۔تب اُسے اپنے مشاہدے کی باتوں پر یقین آ گیا کہ مُن مُن اچھا بھلا تو لگ رہا تھا۔کچھ دیر غور کرنے کے بعد گہری بشاشت کے ساتھ وہ بولا۔

''ظاہر ہے اپنا خواب بیٹے کی کامیابی میں پورا ہوتا ہوا دیکھ کر ذہن کی گھٹن سے آزاد ہو گیا ہے۔واقعی بہت اچھی خبر سنائی۔شرمیلا نے ساری عمر اِس آدمی کو بچے سے بالغ بنایا۔اپنے بیٹے کی طرح اِسکی تمام ضرورتوں کا خیال رکھا۔وہ کتنی آسودہ محسوس کر رہی ہونگی۔اللہ کا شکر ہے۔'' میاں بیوی کے تبادلہ خیال کے دوران مُن مُن سوسائیٹی کے دوسرے فلیٹ سے واپس آ گیا جہاں کسی کام سے گیا تھا۔ہمایوں نے صوفے سے اُٹھ کر مُن مُن کو اپنی باہوں میں زور سے سمیٹ ریچھ والی جھپی ڈالی اور کافی دیر تک معانقہ میں جھکڑے رکھا۔

مُن مُن کچھ اچنبھے میں پڑ گیا۔وہ اُن سے پہلی بار تو نہیں مل رہا تھا جو اتنے جوش وخروش کا موقعہ ہو۔اُسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اِس بغلگیری کو کِس کھاتے میں ڈالے۔مُن

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

مُن تمہیں صحت مندی کی بہت بہت مُبارکباد اور بیٹے کی سیٹ کی سپیشل بدھائی۔ تمہاری بیگم سے یہ معلومات حاصِل کر کے ہمارے دِلوں سے کانٹا نکل گیا۔"

"صاحب آپ کی شبھ کامنائیں ہیں۔ مالک نے ہماری مشکلیں آسان کر دیں"

قند مکرّر

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

راج کمار شملہ کے رِج کی پارک میں کافی دیر سے آرتی کا انتظار کر رہا تھا کہ اُسکی موبائیل میں سگنل سنائی دِیا۔

''ہیلو ہیلو۔ ڈاکٹر صاحب ہیں؟''

''جی کون؟۔۔۔۔شیاما کی آواز لگ رہی ہے''

''آپ نے ٹھیک پہچانا۔ گھر آجایئے۔''

''کہاں سے بول رہی ہو؟ (فون ہٹا کر)۔۔۔۔اپنے رام تو گئے کام سے''

آپ کے ساتھ والے پے فون سے۔ نمبر کافی دیر سے نہیں لگ رہا تھا میں دوپہر سے آئی ہوئی ہوں۔ فلیٹ پہ تالا لگا دیکھ کر ایس۔ ٹی۔ ڈی دُکان میں آگئی ہوں۔ گھنٹے بھر سے فون ملاتے ملاتے ان کو بھی پریشان کیا ہے۔''

''تم تھوڑی دیر اور رُک جاؤ میں ابھی آیا''

اسکی جان گہرے مخمصے میں پڑ گئی۔ شیاما بغیر اِطلاع آٹھ سو کلومیٹر کا سفر طے کر کے اُسکی دہلیز پہ پہلی بار آئی تھی۔ دوسری طرف وہ آرتی کے ساتھ شام باہر گزارنے کا پروگرام طے کر چُکا تھا۔ وہ مقامی میڈیکل کالج سے فائنل کر کے ہاؤس جاب کر رہا تھا۔ گرمیوں کی چھٹیوں میں گھر آگیا تھا اور اپنی شریک حیات شیاما کے ساتھ مہینہ بھر کشمیر کی وادیوں اور پہاڑیوں کی فسوں انگیز خوشیاں سمیٹ کر واپس شملہ آگیا تھا۔

راجکمار شیاما کی بڑی بہن لاجونتی کا دیور تھا۔ جب وہ کالج میں زیر تعلیم تھی تو بڑی بہن کی شادی کے بعد اُسکی سسرال آتی جاتی تھی۔ لاجونتی اُسکو کئی کئی دِن اپنے پاس

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

رکھتی ۔ اُسی دوران راج کمار کے ساتھ شیاما کی نزدیکیاں گاڑھی ہونے لگیں ۔ بڑے بھائی جسٹس صاحب کی گھریلو لائبریری میں اُن دونوں کی ابتدائی ملاقاتیں ہوئیں ۔ شہر میں جسٹس کی نجی لائبریری علوم کا ایک سمندر تھی قانون اور آئین تمام اہم کتابیں تو موجود تھیں ہی ان کے علاوہ بین الاقوامی ادب کی معرکتہ الآرا کتابیں بھی ان کے علمی اور ادبی ذوق کا زندہ ثبوت تھیں اور اندازہ ہوتا تھا کہ کس طرح ایک دیانتدار ہائیکورٹ جج آمدنی کا ایک بڑا حصہ اپنے علمی اور ادبی ذوق کی تسکین پر خرچ کرتا تھا شیاما کو انگریزی ادب میں خاصی دلچسپی تھی ۔ راج کمار تو کتابوں کے درمیان ہی بچے سے جوان ہوا تھا۔

سائنس کے مضامین تو وہ اِسکول کالج میں پڑھ رہا تھا لیکن لٹریچر کی کِتابوں سے سِلسِلہ وار اُسکی ذہنی بالیدگی میں گہرائی اور نکھار پیدا ہوگیا تھا ۔ شیاما کو راجکمار کی بلند قامت اور سڈول شخصیت نے پہلی بار ہی اُسکی گہرائیاں ناپنے کی طرف مائل کیا تھا پھر ادب کی کتابیں پڑھنے والے لڑکے میں تہذیب کی اعلیٰ اقدار جمع ہونے لگی تھیں ۔ جن سے شیاما گزرتے ماہ وسال میں زیادہ سے زیادہ متاثر ہوتی گئی ۔ راج کمار کی گفتگو کی معیاری زبان موزوں الفاظ کا انتخاب اور مہذب لب ولہجہ شیاما کے لوحِ ذہن پر نقش ہوتے چلے گئے اِس پر طرہ یہ کہ ادبی سیاسی یا سائنسی مباحث کے دوران صفحہ اور سطر تک کے حوالے پیش کرنا راجکمار کی فطرتِ ثانیہ بن گئی تھی ۔

یہ لڑکی کاروبارِ دُنیا میں نئے نئے دفتر کھولنا تو جانتی تھی لیکن کام کو سمیٹنے کی عادت سے عاری تھی ۔ روزمرہ کے ڈھیر سارے فیصلے وہ کرتی ہی نہیں تھی ۔ جب تک ایسا کرنے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کے بغیر آگے بڑھنا ناممکن نہ بن جائے۔ پھر اگر وہ فیصلہ لیتی تو وہ پتھر کی لکیر بن جاتا۔ اُسکی تمام کوششیں اور کارکردگی اس کے اردگرد گھومتی۔

لائبریری کی ملاقاتوں میں وہ دونوں رات دیر گئے تک بیٹھے رہتے جسٹس کے گھر میں کسی بڑے یا چھوٹے فرد کی آزادی پہ قدغن لگانے کا کوئی رواج سِرے سے موجود ہی نہ تھا۔ آپ خود تو ہر وقت قانون اور ادب کی گُتھیاں سُلجھانے میں مصروف رہتے۔ فلسفہ کی سطح پر اُنکی ذات اِنفرادیت پسندی کی طرف مائل تھی۔ وہ روایتی نظم وضبط کے بالکل قابل نہ تھے۔ اُنکے نزدیک اقدار کا منتخب کرنا انہیں زندگی کا حصہ بنانا ہر فرد کا اپنا معاملہ تھا۔ چنانچہ اُنکی اردھانگنی نے جو مائیکے سے تمام ضوابط کی تربیت حاصل کر کے آئی تھیں اپنے آپ کو شوہر کی آزادہ روی کے موافق خوب خوب ڈھال لیا تھا۔ گھر کا ماحول کھلا کھلا اور لچکدار پا کے شیاما نے مستقبل کے خواب بُننا شروع کئے حالانکہ ابھی تک راجکمار کی پیشہ ورانہ ڈگر متعین بھی نہ ہوئی تھی۔ اِسکے برعکس وہ خود ایک اعلیٰ سرکاری نوکری پر تعینات ہو چکی تھی۔

راج کمار اپنے کیریئر کے حوالے سے بہت تگ ودَو کر رہا تھا لیکن کوئی روشنی کا مینار نظر نہیں آرہا تھا۔ مُلاقاتیں جاری رہیں۔ شیاما نے تمام مثبت ومنفی پہلوؤں کا تجزیہ کر کے ٹھان لی کہ اُسکے من مندر میں راجکمار ہی براجمان ہوگا اس بات کی پرواہ کئے بغیر کہ والدین اور بہن کا رویہ کیسا ہوگا۔ اور گھریلو سطح پر کون کون سے مسائل پیدا ہونگے۔

ایک سہانی شام کو لاجونتی نے شیاما کی طرف اِشارہ کیا:۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

''ہمارے گھر میں جنون کی حد تک آزادی میسر ہے پر ہمارے والدین کے بارے میں تم نے کبھی غور کیا ہے؟۔۔۔یعنی تم اور راجکمار۔۔۔۔''

شیاما چونک پڑی۔''تو جناب نے ہماری اچھی خاصی جاسوسی کی ہے

''لاجونتی نے گہری ممتا کے ساتھ جواب دِیا''ہاں۔۔۔جب دونو جوان دِل ملنے لگتے ہیں تو ظاہر کی علامات بھی بولنے لگتی ہیں۔میں باڈی لنگویج کی اچھی طالبہ رہی ہوں ۔شمو۔۔۔اِس سے پہلے کہ شباب کی کوئی نادانی سرزد ہو جائے غور وفکر کرنا لازمی ہے۔

Let us not leave to chance what we can manage.

تم نے ہمارے گھر کا ماحول اچھی طرح سمجھا ہے۔یہاں کِسی کو سماج یا رشتہ داروں کے دخل در معقولات کا اندیشہ نہیں مگر ڈیڈی ممی کو بھی ذہن میں رکھنا لازم ہے۔''

''جی جی میں نے کوئی انقلاب برپا نہیں کیا۔یہ سچ ہے کہ راجکمار مجھے بہت پسند ہے اِس حد تک کہ اگر کوئی میری زندگی کا شریک ہوگا تو وہی۔میرے فیصلے اٹل ہوتے ہیں ۔باقی حِساب کتاب دیکھنا آپ لوگوں کا کام ہے۔''

لاجونتی کا چہرہ جذبات سے تمتمایا۔''تمہارا فیصلہ میرے سر آنکھوں پر لیکن والدین کے سامنے سفارشِ کرتے وقت میرے پاس مضبوط دلائل کا ہونا بھی ضروری ہے''

''اِسمیں دلائل کی کہاں نوبت آتی ہے۔۔۔آپ لوگوں کو میری شادی کبھی نہ کبھی تو کرنی ہے؟''

''اس میں کوئی شک نہیں''

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

''کوئی نہ کوئی لڑکا ڈھونڈنا ہے جو اپنی مرضی سے مجھے قبول کرنے پر آمادہ ہو''

''دریں چہ شک؟'' لاجونتی تنا ہوا تیوری لیکس کرنے کے انداز میں بولی۔

''یہ تو سب کرنا ہوگا۔ دادی اماں!''

''یقین کیجئے یہ سب باتیں طے ہیں۔ تو پھر معاملہ کہاں اٹکا ہے؟''

لاجونتی چھوٹی بہن کی سوچ کا کنواس بدل کے بولی۔ ''میری پیاری شمّو! تم اپنی بہن کے گھر میں میرے دیور پر لٹو ہو۔''

''سو تو ہے۔ اس میں کیا کوئی قباحت ہے؟''

''شادی کے بعد تمہیں جسٹس صاحب کے گھر میں آنا ہے؟''

''ظاہر ہے۔''

''دو بھائی۔ دو بہنیں؟''

''کوئی پاپ نہیں''

''ذرا اس نکتے کو ممی ڈیڈی کی نظروں اور سماجی ماحول کے پس منظر میں دیکھنے کی کوشش کرو۔''

فیصلہ ملتوی کرنے کی عادت کے تحت شیاما بولی:۔ ''اس پر آگے سوچا جائے گا''

''پھر راجکمار اور تمہاری اِک ویشن ۔۔۔؟ تم ایک گزیٹڈ افسر اور وہ اتنے عرصے سے بیکار۔ معمولی تعلیم کے ساتھ؟''

''وہ زبردست سرٹگل کرنے والا آدمی ہے کبھی نہ کبھی اُس کی ناؤ کِنارے لگ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

جائے گی۔ وہ لائق اور ایمی شس ہے۔۔۔۔؟''

''مگر وہ ڈاکٹری کی تربیت لینے کا شوقین ہے۔ جو کتنے عرصہ سے پورا نہیں ہو رہا۔ کیا اُس کا مستقبل ہوا میں نہیں۔۔۔۔؟''

''اُسکی کوششوں میں بھی کوئی کمی نہیں اگر اس مقصد میں کامیابی نہ بھی ملے وہ ایک تندرست اور محنت کش جوان ہے کوئی نہ کوئی دھندا تو کر ہی لیگا۔ مجھے اُسکی صلاحیتوں پر پورا بھروسہ ہے۔''

''اری نادان! تم لیلےٰ مجنوں کے زمانے میں نہیں رہ رہی۔ آج کل بہت چھان پھٹک کے بعد جوڑا چُنا جاتا ہے۔ جذبات یا محض شکل دیکھ کر اتنا بڑا زندگی بھر کا فیصلہ نہیں ہوتا''

''آپ کی طرح سوچنے والے ہی لیلےٰ مجنوں کے زمانے کی ہتھکڑی پہنے پھرتے ہیں۔ معصوم خوابوں کو شرمندہ تعبیر نہیں ہونے دیتے۔''

''خیر میں ممی ڈیڈی کے ساتھ ذِکر چھیڑوں گی۔، دیکھتے ہیں ردِعمل''

''ٹھیک ہے۔ میرے بارے میں کسی اور جگہ کا نہ سوچنا۔ آپ اتنی اچھی بہنا ہیں۔ زندگی میں ہم پر ایک احسان کر دو۔ پھر کبھی کچھ نہ مانگیں گے''۔ شیاما نے فقیرانہ لہجہ اختیار کرتے ہوئے بہن کی رگ مُروت کو چھیڑا۔

رات کمرے میں لاجونتی اکیلی بستر میں لیٹی بہن کی ہٹ سے متعلق گھتیاں سلجھاتی رہی۔ ایک گانٹھ کھلتی نظر آتی تو دوسری اُلجھ جاتی۔ اپنی سسرال اور میکے کے لوگوں کا سامنا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

خیالوں میں کرتی رہی۔ موزون الفاظ اور لہجہ کی مشق کرتے کرتے اُس کا سِکر پٹ مانو مکمل ہونے ہی لگا تھا کہ شوہر کے قدموں کی آہٹ سُن کر سنبھلنے لگی۔

''دودھ کا گلاس تپائی پہ رکھا ہے۔''

''مگر مائی لارڈ! آپ ابھی تک سوئی نہیں؟ رات کے تین بج چکے ہیں۔''

جسٹس اپنی وکالت کے زمانے سے شریک حیات کو اِسی خطاب سے پُکارتے تھے۔ عام مطالعہ اور انصاف کے معاملات کے بارے میں سوچ وِچار کرنے کی غرض سے وہ لائبریری میں دیر گئے تک بیٹھنے کے عادی تھی۔ جب تک لاجونتی ایک لمبی نیند سو چکی ہوتی۔ لیکن اُس شب کو شیاما کے مخمصے میں پڑنے کی وجہ سے اُسے نیند نہیں آئی تھی۔

''میں آپ کا انتظار کر رہی تھی۔'' لاجونتی جھجک مٹاتے ہوئے بولی۔

''ایسا کبھی پہلے نہیں ہوا۔ کچھ تو ہے جسکی پردہ داری ہے۔ خیر اگر آپ مجھے کسی قابل سمجھتی ہیں تو اپنے خیالات میں شریک کر سکتی ہیں۔''

''جی ایک اہم معاملے میں آپکی رائے لینا ضروری بن گیا ہے'' لاجونتی بستر سے اُٹھ کر بیٹھ گئی، جسٹس کا شب خوابی کا جوڑا سمیٹ کر اُنکے سامنے کمبل پر رکھ دِیا جسے وہ پہننے میں لگ گئے۔ دودھ کا گھونٹ مُنہ میں ڈھلکاتے ہوئے بولے:۔ ''میں حاضر ہوں مائی لارڈ۔ حکم کیجئے''

''ازدواجی یک رُوحیت اُس کے روم روم سے چھلک رہی تھی۔ ''جانے آپ نے کبھی غور کیا ہے راج اور شیاما ایک دوسرے کے قریب ہونے لگے ہیں''

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

''ارے جوان ہیں اس عمر میں نہیں تو کب؟''

''آپکے آزادی پسندی کے ماحول میں کچھ بھی گُل کھل سکتا ہے۔لیکن شیاما نے اپنا ماضی الضمیر آج میرے سامنے کُھل کر بیان کیا ہے''

''دونوں بالغ اور پڑھے لکھے ہیں چلنے دو عمل رد عمل۔ جوانوں کو ایک دوسرے کا مطالعہ کرنے کیلئے معقول وقت ملنا چاہیے۔میل جول سے حسن و قبح پرکھنے اور مستقبل کے خواب صحیح تناظر میں جانچنے کیلئے یہی تو دِن ہوتے ہیں۔ باقی رہا ربط وضبط کی بیڑیاں پہنانا وہ تو چھوٹے بچوں کیلئے کِسی حد تک مناسب ہے۔ اِنکو کیوں؟ اِس وقت اُنکی زندگیوں میں کونپلیں پُھوٹنے کا موسم ہے۔ جو بہت ہی رُومان پرور دور ہوتا ہے۔شادی سے پہلے کا میل جول قیمتی تجربات کا حامل ہوتا ہے۔آج کل دنیا بہت آگے بڑھ گئی ہے۔ ہمارا زمانہ نہیں کہ دُلہا دُلہن کو بکریوں کی طرح منڈپ میں بیٹھنا پڑتا تھا۔ہم کیوں اِن کے ارمانوں کے حق پر شب خون مارنے لگیں؟''

''لیکن ایک ہی گھر میں دو بہنیں۔۔۔۔۔۔''

''آپ کے ممی ڈیڈی اس صورت حال سے شاید پریشان ہو جائیں۔کوئی جُرم نہیں ۔وہ ہر چیز کے بارے میں سمجھتے ہیں کہ دنیا اُنکی ہتھیلی پہ قائم ہے جو کبھی صحیح نہیں ہوتا۔اُن کو ضرورت پڑنے پر سمجھایا جا سکتا ہے''

''میرے خیال سے وہ مرحلہ آن پہنچا ہے'' لاجونتی کمبل میں دوبارہ گھستے ہوئے بولی۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ہوتے ہوتے لاجونتی نے تمام تر تفصیلی مسائل حل کرنے کی طرف قدم بڑھائے۔ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد آخر کار شیاما کی لگن رنگ لائی۔ اُس نے بہن سے فیصلہ کُن درخواست کی کہ راجکمار سے اُس کا ابتدائی بندھن باندھنے کا وقت آ گیا ہے۔ ماں سے زیادہ باپ کا سخت رویہ لاجونتی کے روڑ میپ میں رُکاوٹیں ڈالتا رہا لیکن اُس کی مستقل مزاجی اور مسلسل گفتگو سے مُشکلات سر کرنے کے متواتر عزم اور اپنی غیر معمولی فطری صلاحیت پر اعتماد نے راستے ہموار کر دِئے۔ ایک دِن اُنکے والد نے بھی جیسے بچوں کی ضد کے سامنے ہتھیار ڈالدِئے کیوں کہ لاجونتی نے ایک نہایت ہی نازک موڑ پہ اِس تجویز کو ردّ کرنے کی صورت میں چھوٹی بہن کے کچھ کر گزرنے کی طرف دھیان مرکوز کرایا جو اُس کا تُرپ کا پتہ ثابت ہوا۔ اُس نے ڈیڈی کو ایک خطرناک نقصان اور بدنامی کا خوف بھی دلایا۔

برداری کے دقیانوسی تحفظات کے باوجود دونوں گھرانوں میں منگنی کی رسم طے پائی اور تقریب متعدد دستوں اور اہم رشتہ داروں کی شمولیت کے بغیر ہی منائی گئی۔

دن گزرتے گئے۔ راج کمار اپنی کشمکش کا انجام یعنی ڈاکٹری کی نشست حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ داخلہ شملہ کے میڈیکل کالج میں ہو گیا۔ اپنی خداداد قابلیت کے سہارے وہ منزلیں طے کرتا گیا۔ محنت کر کے اچھی پوزیشن پائی اِسی تعلیم و تربیت کے دوران شیاما اُسکی دلہن بن گئی۔ ہنی مون کیلئے جوڑا دھرم شالہ چلا گیا۔ ہفتہ عشرہ کے بعد راج کمار واپس شملہ اور شیاما اپنی ڈیوٹی پر ماں باپ کے گھر چلی گئی۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

گھر سے دور کالج کے موج مستی والے ماحول میں راج کمار تربیت کے دِن پورے کررہا تھا کہ بے فِکرانہ میل ملاپ کے نتیجے میں ایک ساتھی طالبہ کے ساتھ ملاقاتیں گہری ہوتی چلی گئیں۔ آرتی ہوائی فوج کے ایک اعلیٰ افسر کی بیٹی تھی۔ ناک نقش سے بہت ہی دلکش، سروقد اور اداؤں سے دِلرُبا اُونچے خاندانی پس منظر کی وجہ سے بے حد کلچرڈ اور فرینک۔ اُس نے راج کمار کی پُرکشش شخصیت اور رکھ رکھاؤ سے متاثر ہوکر اُس میں خاصی دلچسپی لینی شروع کی حتیٰ کہ اُنکی دوستی نزدیکیوں میں بدل گئی۔ ہولے ہولے اُسے اپنا بھوشیہ راجکمار کی ڈور سے بندھا ہوا نظر آنے لگا۔ اس سپنے نے اُسکی نیندیں حرام کردیں۔

اِن ٹرن شپ کے دوران آرتی نے فلیٹ کِرائے پر لے لیا جہاں راج کمار کبھی دِن کبھی رات میں آکر گھنٹوں گزارتا۔ پھر رات بھر رہنے کا پروگرام بھی کِسی وقت بن ہی جاتا۔ نتیجے میں دھیرے دھیرے تمام دِن اور راتیں ساتھ بیتنے لگیں اِنکی زندگی میں ایک نیا جادو نکھرنے لگا۔ خوشیوں کی اُونچی پرواز نے اُنکو دُنیا و مافیا سے بے خبر کردِیا۔ جس طرح خواب میں اِنسان دُنیا کی حقیقتوں سے کٹ جاتا ہے دونوں شباب کے ہچکولے برت برت کر دوسری ہی جنت میں رہنے لگے۔

مکان مالک اور پاس پڑوس کی نظروں میں وہ میاں بیوی کے طور پر پہچانے جانے لگے۔ جدید شہروں میں لوگوں کے نجی تعلقات کے حوالے سے کوئی جاسوسی نہیں کرتا۔ دِن بھر کالج اور ہسپتال کی مصروفیات کے بعد وہ اپنے آشیانے میں شباب کی خواب آور

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ترنگیں آپس میں بانٹتے۔

ادھر شیاما خط و کتابت اور فون کے ذریعے اپنے خوابوں کے سوداگر کے ساتھ ترسیل جذبات کا کام لیتی رہی۔ اثناء گفتگو اور خطوط میں اُسے راجکمار کے لہجہ میں شدت حرارت پر شک ہونے لگا۔ چنانچہ واپسی جواب میں کافی وقفہ دیکر اُس نے بذات خود شملہ جانے کا فیصلہ کیا۔

فلیٹ پر شوہر کو نہ دیکھ کر اُس نے فون ملایا۔ اِس دوران راج کمار رِج کے پاس آرتی سے ہمکلام تھا۔

''یار پروگرام کینسل کرنا پڑے گا'' وہ آرتی کے سامنے کوئی بہانہ تراشنے کی فِکر میں پڑ گیا۔

''کیا ہوا؟ آج پہلی بار گھر سے باہر شام گزارنے کا موقعہ ملا تھا اور تھیٹر میں شو بھی۔۔۔۔ آپ تو لٹریری شو کے بہت شوقین ہیں۔ پھر کینسل کیوں؟۔۔۔۔'' آرتی اُس کی تجویز پر قریباً برہم ہوگئی۔

اُس نے اپنی چوڑی پیشانی سے انگشتِ شہادت سے پسینے کی بوندیں ہٹاتے ہوئے گفتگو جاری رکھی۔ ''گھر سے بہن آگئی ہے فلیٹ سے فون آیا ہے۔ مجھے جلدی پہنچنا چاہیے''

آرتی شام کا سہانا تصور بحال کرنے کے موڈ میں بولی۔

''کتنا اچھا ہے گھر چل کر اُن کو بھی ساتھ لاتے ہیں۔ وہ بھی ہمارے ساتھ شام

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

گزاریں گی اور زیادہ مزے کی بات ہے"

"تم نہیں سمجھتیں میں نے تمہارے بارے میں گھر والوں سے کوئی ذکر نہیں کیا ہے۔ آرتی بہت کچھ ایکس پلین کرنا پڑے گا۔ بلکہ آج تم گرلز ہوسٹل میں رات گذار دو۔"

راج کمار نے سیلاب میں باندھ باندھنے کی کوشش کی۔

آرتی اُبل پڑی۔ "ڈاکٹر آپ ایک گھڑی میں کہاں سے کہاں پہنچ گئے۔ آپ سمجھتے ہیں میں کوئی بدکردار لڑکی ہوں۔ میں نے اپنی ساری کائنات پر آپ کا حق تسلیم کیا ہے۔ میری خود سپردگی کسی چال یا سازش کی محتاج نہیں۔ میں جو کچھ بھی کر رہی ہوں سوچ سمجھ کر کر رہی ہوں۔ میں اپنے کردار سے چھپنے کی کوشش کو گالی تصور کرتی ہوں۔ آپ نے کبھی ایسے اندیشے کی بات نہیں کی۔ آج بہن سے ہمارے تعلقات راز میں رکھنا میرے نزدیک ایک فراڈ ہے۔"

راج کمار کا سارا وجود ٹھنڈا پڑ گیا۔ اُس کا کھیل اِس نازک کلائی میکس کی صورت اختیار کرے گا اُس نے کبھی گمان بھی نہ کیا تھا۔ اُس کا رنگین خواب ٹوٹ تو گیا ہی تھا اُلٹے جان بچانے کے لالے پڑ گئے تھے۔ اُس کے شعور میں انتہائی حسین گھڑیوں کے بلورین ظروف دھڑام کے ساتھ گرنے سے بھونچال کی صورت پیدا ہوگئی کراکری کرچیاں ہو رہی تھی۔ کانچ پھوٹ رہے تھے۔ چولھا دھواں اُگل رہا تھا، مٹکے تڑاخ پانی بہا رہے تھے عجب ویرانی سی ویرانی ہے۔

آرتی کے شورشِ آمیز ردِ عمل سے اُس کے ہوش ٹھکانے نہ رہے۔ قریب تھا کہ وہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

سخت میکڈم کی ظالم سڑک پر اُوندھا گر جائے کہ آرتی نے سہارا دیکر اُسے اپنی باہنوں میں سنبھالا۔ خود وہ بالکل ساکتِ ہو گیا۔

چند راہ گیروں کی مدد سے اُسے گاڑی میں لِٹایا گیا۔ آرتی نے منرل واٹر کی بوتل سے اُس کے چہرے پر چھینٹیں ڈالیں۔ راج کمار کا رنگ پیلا پڑ گیا تھا۔ ہاتھ پیر نڈھال ہو گئے آرتی نے پاس والی دوائی کی دُکان سے سیرینج وغیرہ لا کر اُس کے بازو میں انجیکشن لگایا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ بات کرنے کے قابل ہو گیا۔ ڈرائیور کو فلیٹ پر چلنے کیلئے کہکر اُس نے راجکمار کے سینے کی مالش کی۔ گھر پہنچتے پہنچتے اسکی حالت میں قدرے سُدھار آ گیا۔

آرتی فلیٹ کے دروازے پر تالا کھولنے کی غرض سے پہنچ ہی رہی تھی کہ سامنے کی سڑک سے شیاما کو آتے دیکھ کر کہا۔

''آپ۔۔۔۔بہن جی؟۔۔۔۔۔آیئے کمرے میں چلئے۔۔۔۔۔''

راجکمار سرگرداں و پریشان چوری چوری اُنکے حرکت وسکنات دیکھ رہا تھا۔ آرتی نے اُسے سہارا دیکر اندر صوفے پر لٹا دِیا۔

''کیا ہُوا ہے انہیں؟ کچھ زیادہ بیمار ہیں۔'' شیاما جلدی سے سارا نقشہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔ ہاتھ سے سینہ پیٹتے ہوئے صوفے کے نزدیک آ گئی۔ راجکمار کے ماتھے پر ایک ہاتھ رکھا اور دوسرے سے اُسکی نبض ٹٹولنے لگی۔

''اب آرام ہے۔ مارکیٹ میں چکر آ گیا تھا۔ معمولی بات ہے ٹھیک ہو جائیں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

گئے'' آرتی نے اُس کے جسم پر کمبل اُڑھاتے ہوئے کہا۔

''آپ کا فون آ گیا تھا۔ مجھ سے کہا میری بہن آ گئی ہیں گھر چلنا پڑے گا اِس اثنا میں پسینہ اور چکر آ گیا۔ تھوڑا علاج دِیا ہے۔ ڈر کی کوئی بات نہیں۔''

'بہن آ گئی ہے۔ میں بہن ہوں تو یہ محترمہ کون ہیں۔۔۔۔۔ فون اور خطوط سے ہی میرا ماتھا ٹھنکا تھا۔۔۔۔ اِنکی باتوں اور تحریر سے لگ رہا تھا۔۔۔۔ بدلے بدلے میرے سرکار۔۔۔۔۔ گھر آنے کے معاملے میں اُن میں کوئی سرگرمی نہیں محسوس ہو رہی تھی۔ ۔۔۔۔۔ وہ مجھ سے جان بوجھ کر دوریاں پیدا کر رہے تھے؟۔۔۔۔۔ یہ لڑکی؟۔۔۔۔ محبوبہ۔۔۔۔۔ بیوی۔۔۔۔ نہیں ڈاکٹر ساتھی۔۔۔۔ میں بہن۔۔۔۔ میں بہن ۔۔۔۔۔' شیاما کے اندرون میں ایک زبردست منتھن ہو رہا تھا۔ لیکن صبر کی ڈور کو اُس نے دونوں ہاتھوں سے قابو کر لیا۔

آرتی نے مسیحا والی ہمدردانہ قرابت داری سے زیادہ محبوبانہ لمس کاری سے کام لیتے ہوئے راجکمار کو سہلایا۔۔۔ سنوارا۔ وہ بار بار کافی دیر آنکھیں بند رکھتا اور کھلنے پر کمرے کی پیچیدہ صورت حال سے گھبرا کر پھر بند کر لیتا۔ اُس پر اب سردی چڑھنے کے دورے شروع ہو گئے۔ بدن کانپنے لگا۔ وہ بار بار کمبل اوڑھنے کی کوشش کرتا۔

آرتی بیڈروم سے دوسرا کمبل لانے چلی گئی تو شیاما کی حس ظرافت پھڑک اُٹھی۔ وہ راجکمار کو نفسیاتی سہارا بھی دینا چاہتی تھی۔

''آپ نے کی ہے مسیحائی، مرنے والوں کو مرحبا کہیے''

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

وہ اپنے آپ کے ساتھ یہ شعر بار بار ترنم میں گنگنانے لگی۔ جب تک آرتی واپس آکر کمبل راجکمار کے اوپر اوڑھنے میں محو ہوگئی اور ایک دوائی کہ ٹکیہ اُس کے حلق سے پانی کے ساتھ اُتروائی۔ شیاما تسلی سے سوچ وچار کرنے والی لڑکی تھی۔ اُس نے معاملے کی تراکت کے اپنے ذہن میں کئی بار تجزیے کئے اور صبر کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھنے کا فیصلہ کیا۔

آرتی اُس کے ساتھ باضابطہ طور پر راجکمار کی بہن والا سلوک کر رہی تھی۔ باہر کے ہوٹل سے اُس نے چائے ناشتے کا آرڈر بھی دیا وہ گھر کے کمروں میں ادھر سے اُدھر اسطرح بھاگ دوڑ کر رہی تھی جو ایک مانوسِ خانہ عورت ہی کر سکتی تھی۔ جب اُس نے چائے کا ٹیبل لگایا تو شیاما کے من میں شک کی کوئی گنجائش باقی نہ رہی کہ آرتی اِس فلیٹ کی باقاعدہ مکین ہے۔ آرتی کو راجکمار کے ذرا آرام آنے سے ایک گونہ فراغت ملی تو وہ اندر سے بُوٹ اُتار کر چپلیں پہن کے آئی۔ شیاما کا مطالعہ گویا مکمل ہی ہوگیا۔

''بہن جی! چائے لیجئے۔''

''جی اچھا''۔ شیاما نے اپنا نیا کردار اوڑھنے کی شروعات کی۔ وہ اپنے شوہر کی بے قراری کے دوران کوئی ہنگامہ بپا کرنے کے حق میں نہیں تھی۔ ''باتھ روم کس طرف ہے؟''

آرتی نے شیاما کی رہنمائی کی اور خود صوفے کی طرف واپس مڑی۔ باتھ روم کے اندر جا کر شیاما نے بہ نفسِ نفیس معائینہ کر کے ''تیری صبح کہہ رہی ہے تیری رات کا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

فسانہ' پڑھ لیا۔ کپڑے لتے، تولیائیں، بُرش، شیو کا سامان، نسوانی آرایش کے سنگار، نہانے کی سامگری اور بے تکلف رکھ رکھاؤ نے اُسکی آنکھوں کے سامنے تصویر مکمل کر لی۔ اُس کو سکرپٹ کا اگلا حصہ بننے کی فرصت بھی ہاتھ لگی۔ چنانچہ وہ نئے عزم اور چابکدستی کے ساتھ واپس لوٹی۔

راجکمار نے آنکھیں کھولی تھیں۔ آرتی اُسکو مگ میں سے چمچے بھر بھر کے کافی پلا رہی تھی۔ وہ اُس کا سر کندھے اور سینے کے درمیان سنبھالے ہوئے پلنگ پر بیٹھی تھی۔ شیاما زندگی کے ہر لمحے کے اندر خوشی کا پہلو ضرور نکالتی تھی۔ راجکمار کی حالت بہتر پا کر ہونٹوں پر فرشتوں والی مسکراہٹ بکھیرتے ہوئے بولی۔ ''بھیا راجکمار۔ اب کیسے مزاج ہیں حضور کے؟''

راجکمار نے اپنی پتنی کے ساتھ آنکھ ملانے کی ہمت نہیں کی۔ پھر بھی جوابی زہر مار تبسم کے سہارے کمزور آواز میں بولا:۔ ''قدرے آرام ہے۔۔۔تم۔۔۔''

''میں کوشل منگل ہوں بھیا۔ صرف آپ کی تندرستی کی فکر ہے۔ ٹھیک ہونے پر یہاں آنے اور سفر کا حال تفصیل سے بتاونگی۔

''آرتی۔۔۔آرتی۔۔۔۔نے تمہارا خیال رکھا ہوگا۔۔۔''

''وہ تو آپ کی مسیحائی اور تیمارداری میں مصروف تھی۔ میرے لئے چائے بھی منگوائی ہے۔ میں کوئی چھوٹی بچی ہوں؟ گھر پر تو میں آپ کا بھی خیال رکھتی ہوں''

''ارے ہاں۔۔۔ہاں۔۔۔'' راج کمار نے شیاما کا کھلاڑی والا انداز تخاطب

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

سُن کر اطمینان کی سانس لی۔ دِل میں سوچنے لگا فی الحال تو جان چھوٹ گئی ہے۔ شیاما کِس پائے کی سپورٹس مین لائیک عورت ہے۔ دُور اندیشی کے ہُنر سے سرشار۔

''آپ آرام کریں ہم کچن چالو کریں گے۔ آیئے آرتی جی'' شیاما نے آرتی کو فنکارانہ اپنائیت کے ساتھ بازو پکڑ کر رسوئی کی طرف کھینچا۔ آرتی نے مہمان نوازی کے تمام سامان بہم کئے اور راجکمار سے متعلق ڈھیر ساری باتیں بھی۔

اگلے دِنوں میں دونوں ڈاکٹروں نے بہن جی کو سارا شہر گھمایا پھرایا کالج کے شعبہ جات دِکھائے۔ ملنے والوں کے ساتھ تعارف کرایا۔ شیاما اُنکی اُنگلی پکڑ کر ہر جگہ بون ہومی کے پھول بکھیرتے ہوئے چلتی رہی۔ اور دورانِ گفتگو غیر محسوس انداز سے آرتی کے والدین کا پتہ معلوم کیا۔

''ہیلو۔۔۔ہیلو۔۔۔۔آرتی کی ممی ہیں؟'' شیاما نے فون لگایا۔ ''آپ سے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔اگر فرصت ہو تو ابھی فون پر۔ یا اگر آپ شملہ آجائیں تو ۔۔۔۔۔میں شیاما ہوں ۔۔۔۔آپ ڈاکٹر راجکمار کو جانتی ہیں؟۔۔۔۔انہوں نے آپ کی بیٹی کے ساتھ زندگی گزارنا شروع کیا ہے۔۔۔۔دراصل میں اُنکی بیاہتا بیوی ہوں۔۔۔۔۔آپ لوگوں کو یہ بات شاید معلوم نہیں ہوگی۔۔۔۔۔اب آپ ہماری زندگیاں بچانے میں اپنا رول ادا کریں۔۔۔۔۔ہم تینوں کی کشتیاں گرداب میں پھنسی ہیں۔۔۔آپ کب تک شملہ آئیں گی۔۔۔۔میں کل شام کلب میں ملوں گی۔''

ڈاکٹر آرتی کی ممی اگلے ہی روز پہنچ گئیں۔ شیاما کے ساتھ کلب کے لاونج میں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

رات دیر تک حالات و واقعات پر سیر حاصل گفتگو ہوئی۔ رات کا کھانا کھا کر دونوں نکل گئیں۔

اگلے روز راجکمار اور شیاما دہلی کیلئے روانہ ہو گئے۔ تا کہ شیاما کی کان کی تکلیف کے بارے میں بڑے ڈاکٹروں سے صلاح لی جائے۔ واپسی پر آرتی کے فلیٹ پر پہنچ کر شیاما نے دیکھا گھر میں صِرف مردانہ ساز و سامان سلیقے سے سجا کر رکھا ہوا ہے بس ایک چیز کا اضافہ تھا۔

بڑی مسہری کے اُوپر پھیلی سفید اجلی چادر پر موگرے کے پھُولوں کے چند ہار بکھیرے ہوئے تھے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

چارہ گر

کالج کے پچھواڑے باغ کے ایک پیڑ کے سائے میں بلقیس اور جگجیت کتابیں لیکر کُچھ پڑھنے کی کوشش کررہی تھیں۔ دونوں کے اندر جواں سالی کے فطری ارمان مچل رہے تھے بلقیس اپنے گھر کے آزاد ماحول میں سنِ شعور کو پہنچ گئی تھی۔ لڑکوں کے ساتھ کُھل کر بات چیت کرنے میں اُسے کوئی جھجک نہیں ہوتی تھی۔ آخر وہ اُبل ہی پڑی۔

''جگی تم کِتاب بار بار خواہ مخواہ اُٹھاتی اور رکھ رہی ہو۔ مجھے معلوم ہے تمہارے سینے میں کرب کے طوفان اُٹھ رہے ہیں۔''

''میں کون سا کرب ۔۔۔۔ یہ مضمون بہت مشکل ہے۔ میں ایک چیپٹر کو سمجھنے کی کوشش کررہی ہوں۔ دِماغ پر زور دیکر بھی کان سیپٹ صاف نہیں ہورہا۔''

''آج تمہارا کان سیپٹ تین بجے کے بعد بالکل واضع ہوجائے گا۔۔۔۔''

''بھلا۔۔۔۔وہ کیسے۔۔۔۔؟''

''میں نے بختیار کے ساتھ رابطہ کیا ہے۔ وہ ہمارے ساتھ بیڈمنٹن کھیلنے کیلئے دوپہر میں آرہے ہیں۔''

''لیکن ان کے آنے کا میرے کان سیپٹ سمجھنے سے کیا واسطہ؟ کیا وہ اِس مضمون میں میری راہنمائی کریں گے؟۔۔۔۔''

''سن او جگی کی بچی۔ اُس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ تمہارے حمزہ کو بھی ساتھ لائیں گے۔ پھر دیکھنا چیپٹر کتنی جلدی سمجھ میں آجائے گا۔''

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

''تمہارے مُنہ میں گھی شکر۔'' جگی نے اپنے چہرے پہ بکھرے بال کانوں کے پیچھے سنبھالے اور جامنی سُوٹ کا ڈوپٹہ سر پر آراستہ کیا ''سچ مچ بلی؟ تم میرا کتنا خیال رکھتی ہو۔ ہمارا ملنا عام حالات میں کِتنا دشوار ہے؟ دقیانوسی خیالات کے طلباء کِسی سے بات کرنے میں بھی سو سوتر نکالتے ہیں۔۔۔''

''بیڈمنٹن کے کورٹ میں کون سُوتر نکالے گا۔ پھر اُس وقت کالج تو خالی ہو گیا ہوتا ہے۔''

''ارے تم نہیں جانتی یہاں کالج کے ملازم بھی چاروں طرف گھومتے ہیں۔ اگر کِسی ایک نے بھی دیکھا بات دس کانوں میں پڑے گی۔''

''میں اُن کا منہ کبھی کبھی بخشش دیکر بند کرتی ہوں۔ پھر تم نے لکشمن ریکھا پار کر کے محبت کرنے کا زبردست بیڑا جو اُٹھایا ہے۔ کُچھ ہمت بھی کرنا پڑیگی۔ گھر پر بیٹھے کسی کو لڈو نہیں ملتے۔ نئے چیلنجوں کا سامنا کرنے کیلئے مضبوط اِرادے کی ضرورت ہے۔ اب تم بھی دقیانوسی سوچ کا مظاہرہ کر کے آجکی سنہری شام برباد مت کرو۔۔۔ موڈ تازہ کرو گُلفتوں کو بھول جاؤ۔۔۔۔

''بلی۔۔۔۔ تم کتنی میٹھی ہو؟''

''یہ ہوئی نا پریگ میٹزم کی بات۔۔۔۔ کچھ کرو گی۔ میری پیاری سہیلی'' اُس نے جگی کا دوپٹہ اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر ہوا میں لہرایا۔ اُسکی زلفیں واپس چہرے پر بکھیر دیں۔۔۔'' پیا مِلن۔ ہو ہو پیا مِلن کو جانا کا مصرع ترنم سے ادا کیا۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اُن کا پیریڈ لگ گیا۔ کچھ نہ سمجھتے ہوئے بھی لیکچر سُننے کی اداکاری کرتی رہی جیسے درجے میں وہی ایک سنجیدہ طالبہ ہو۔ پھر کاپی پر نوٹ لکھنے کا ڈرامہ تو اُسے بہت ہی منہمک ظاہر کر رہا تھا۔''

''جگی بہت محنت کر رہی ہو۔ کچھ تو کل پر بھی چھوڑ دو'' بلقیس اُسکے کان میں بولی۔''

''ذرا دیکھو تو۔ صِرف چڑیا کوّے کی تصویریں بن رہی ہیں۔ بلی۔۔۔۔تین بجنے کا قیامت خیز انتظار ہے۔''

''اللہ رحم کرے۔ بج ہی جائینگے۔ ری لیکس کرو۔۔۔ دیکھو ہر چیز کو پکا نہیں سمجھنا چاہیے۔ اگر اُن کو کوئی مجبوری پیش آئی تو نہیں بھی آسکتے ہیں۔ اُس کیلئے ذہنی طور تیار رہنا چاہیے جگی نے لیکچر کے چلتے نہایت ہی خاموشی کے ساتھ بلقیس کے منہ پر اپنی حِنا دار مخروطی انگلیاں رکھدیں۔'' تم نے میری اُمیدوں کو جان بخشی ہے۔ اب خدا کیلئے میرا خواب مت توڑو میری جان ہی تو نکل جائے گی۔ بلی مہربانی کر کے شُبھ شُبھ بولو۔''

لیکچر اِس اثناء میں مکمل ہو گیا۔ طُلباء جلدی جلدی سے ہال سے باہر نکل گئے اور یہ دونوں سہیلیاں اپنے نوٹ سامنے کر کے مضمون کے حوالے سے کچھ ''ضروری'' باتیں کرنے لگیں۔ ذرا سی دیر میں تمام لوگ گیٹ کے باہر چلے گئے۔ کالج کا سپورٹس اسسٹنٹ بیڈمنٹن کا سامان لیکر کورٹ میں پہنچ گیا۔ دونوں ٹرائل گیم میں مصروف ہو گئیں۔ جگی بار بار گیٹ کی طرف نظریں مارتی ہر اندر آنے والے کو غور سے پہچاننے کی کوشش

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کرتی۔ جس میں بے توجہ ہو کر بلقیس سے پوائنٹس ہار جاتی۔

''اری چمپئن ۔۔۔۔ آج تمہارا ایک شاٹ بھی درست نہیں پڑتا۔ کون کہے گا کہ تم نیشنل کھیلی ہوئی ہو اور جیت کر ٹرافی بھی حاصل کر کے آئی ہو۔۔۔۔ ذرا صبر پکڑو۔۔۔۔

عشق نے غالب۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے'' جگی نے دوسرا مصرعہ جڑ دیا

جس کورٹ سے جگی کھیل رہی تھی وہاں سے گیٹ نظروں کے سامنے پڑتا تھا۔ اُس نے دو لڑکوں کو اندر آ کر پہنچانا۔ وہی تھے جن کیلئے اُسکی آنکھیں پتھرائی ہوئی تھیں۔ جوش میں آ کر اُس نے ایک زوردار شاٹ رسید کیا کہ بلقیس کے سینے سے اُڑتا ہوا شٹل کاک بیک لائین سے باہر دور جا پڑا۔

''بلی۔۔۔۔ وہ دیکھو۔۔۔۔۔۔ بختیار۔۔۔۔۔۔''

''اور حمزہ بھی نا؟۔۔۔ بلے او بلے۔۔۔۔ خواہ مخواہ بے چین ہو رہی تھی''

دونوں مہمان کھلاڑی کورٹ کے پاس پہنچ گئے۔ بلقیس نے آگے بڑھکر تپاک سے ان کا استقبال کیا۔ اس مختصر سی ملاقات کے بعد انکے ہاتھوں میں ریکیٹ تھما دئے۔

ایک وہ اور حمزہ کی جوڑی اور دوسری طرف جگی اور بختیار۔ اِس میں بلقیس کی حکمتِ عملی کارفرما تھی۔ چاہنے والے ایک دوسرے کا زیادہ سے زیادہ دیدار کر سکتے تھے۔ گیم ختم ہو گیا۔ اُس نے دونوں کو ہر روز کھیل میں شریک ہونے کی دعوت دی۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

چنانچہ یہ سِلسِلہ باضابطہ طور قائیم ہوگیا۔ بریک کے دوران آپسمیں گفتگو اور ٹھٹھے بازی کے دور چلتے۔ جگی نے دُنیا میں ہی سورگ پالیا تھا۔ اُس نے ایک سُہانی دوپہر میں کھیل کے دوران حمزہ کو شام کے وقت اپنے باغ میں مِلنے کے لئے کہا جہاں اُنکی گائیں دِن بھر گھاس چرتیں۔ اُس نے گھر میں گایوں کو واپس لانے کا کام اپنے ذِمے لے لیا۔

شام کے دُھندلکے میں حمزہ باغ کی کانٹے دار تار کے پاس بجلی کے کھمبے کے سہارے آڑ لیکر کھڑا انتظار کر رہا تھا کہ جگی سُرمئی لِباس زیب تن کئے چودھویں کے چاند کی طرح نمودار ہوگئی۔ ٹیلے سے پھُرتی کے ساتھ اُترتی ہوئی نشیب میں پہنچی تو حمزہ نے نرمی سے کھکھار کر اپنی موجودگی کا اعلان کیا۔ دونوں قریب ہوگئے۔ جگی نے آگے بڑھکر اُس کا بازو تھام لیا۔ آڑ سے الگ ہو کے دونوں ایک جان دو قالب ہوگئے۔

''تمہیں دیر سے گھر آنے میں کوئی مشکل تو نہیں؟''

''ارے مالِک گایوں کو سلامت رکھے۔ اُن کو گھر پہنچانے میں کُچھ دیر تو لگتی ہی ہے۔ پھر میں دیر سے بھی نکلی ہوں۔ کوئی پریشانی نہیں''

دونوں باغ کے اندر گھُس کر ہری ہری گھاس پر بیٹھ گئے۔ جگی نے بیٹھک اِس ترکیب سے جمائی کہ ایک دوسرے کے مُخالف پیر پسارے دھڑوں کو آمنے سامنے منطبق کرلیا۔ بالکل سانسوں کی خوشبوئیں سونگھنے کی مُدرا میں۔

''تم نے تو کُچھ سوچ سمجھ کر ہی ہماری زندگیوں کا فیصلہ کیا ہوگا۔ ہماری نزدیکیاں کسی خزان کی نذر نہ ہوجائیں۔ ہمارے فِرقے الگ ہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

تمہیں چاہنے کے بعد میں کسی اور بندھن میں دلچسپی لوں۔ ہمیں غور کرنا چاہئے"

"میں نے اِس حد تک غور کرلیا ہے کہ میں تمہارا فرقہ اپنا کر یہ دیوار ہی ہٹادونگی۔ پھر بھی کوئی مُشکل ہے؟

"جگی میں نے تمہیں اِسی حُلیئے اور دھرم کے ساتھ اپنایا ہے۔ تم دُنیا کے لوگوں کی خاطر اپنی وراثت چھوڑنے کیلئے مجبور مت ہوجانا۔ ہم جوں کے توں محبت کی منزل میں ایک ہوجائیں گے"

"ہمارا معاشرہ تو پُرانے خیالات کا ہے۔ اِس صورت میں ہمیں بہت کُچھ سوچنا ہوگا۔"

"اُس پہلو پر میں نے سوچ لیا ہے۔ ہم یہ جگہ ہی چھوڑ دینگے کسی دوسرے علاقے میں اپنا آشیانہ بنائینگے جہاں کسی کے طعنے سننے کے لئے ہم مجبور نہیں ہونگے۔"

اُنکی جسمانی قربتیں اور شِدت اختیار کرنے لگیں

اُس نے حمزہ کی کالی قمیض کو سامنے سے الگ ہٹایا۔ اور اپنے سرمائے اُسکی سُپردگی میں پیش کئے۔

" ہمیں سرحدیں پار نہیں کرنی چاہئیں۔ جگی"

"یہ میرے لِئے لازمی ہے۔ میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑنا چاہتی۔ تاکہ کبھی واپسی کا راستہ ڈھونڈنے کا لالچ پیدا نہ ہو۔ تم میرے پہلے اور آخری پیار ہو۔ چاہے مُجھے کوئی بھی قربانی دینی پڑے"

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

''تمہیں اپنے اور میرے پر اعتماد نہیں؟''

''میں اِس اعتماد کو حتمی بنانے کیلئے اپنی عزت نثار کر کے ہمشیگی کی مہر لگانا چاہتی ہوں۔'' اپنائیت پہ اور نکھار چڑھ رہا تھا۔

حمزہ کے دل میں اُسکی منطق کُچھ کچھ اترنے لگی۔ اُسکی طرف سے بھی خواب کی مِٹھاس میں ابال آنے لگا۔ حتیٰ کہ گایوں کو گھر جانے کی تیاری میں بادل کی گھٹاؤں نے آسماں کو مکمل طور پر قابو میں کر لیا۔ بارش کی بُوندیں آہستہ آہستہ گرنے کے بعد موسلا دھار صورت اختیار کر گئیں۔ رات ہونے کا احساس، جگی کو اپنے سُرمئی سُوٹ کو سمیٹ کر سِلوٹیں دُرست کرنے کی طرف متوجہ کر رہا تھا۔ جب تک گائیں دُودھ بھرے تھنوں کے ساتھ اپنے راستے پر ایک قطار کی شکل میں کھڑی ہو کر مالکن کو پکار رہی تھیں۔ بیڈمنٹن کا شغل جاری رہا۔ چاروں کھلاڑی وقت پر پہنچتے۔ لیکن بلقیس نہایت ہی سلیقہ مند سہیلی تھی۔ کبھی کبھی جگی اور حمزہ کیلئے میدان خالی چھوڑتی۔ خود بھی جان بوجھ کر غیر حاضر رہتی۔ بختیار کو بھی آنے سے روکتی۔ چنانچہ مُلاقاتیں کُھلی فضا میں منعقد ہوتیں۔ شہر سے چلے جانے کا منصوبہ دن بہ دن حقیقت کا روپ دھارتا چلا گیا۔

جگی نے ہر طرح سے نقشے میں رنگ بھرنے کی طرف مکمل تعاون کیا۔ بلکہ وہ ہر ملاقات پہ حمزہ کو تاریخ مقرر کرنے کی تاکید کرتی۔ پرمٹ سسٹم کا زمانہ ہونیکی وجہ سے ریاستکی سرحدوں سے باہر قدم رکھنا زیادہ جوکھم بھرا اور پُر پیچ تھا۔ پرمٹ آفیسر چند درجے مزید سخت تھا۔ اُسکی ایجنسی گہری تفتیش کے بعد ہی راہداری کی اِجازت دیتی تھی۔ اپنی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

مُشکلات کا عقدہ کھولنے کے لئے اُس نے بلقیس سے مشورہ کیا۔

''بلی ہم نے جو پلان بنایا ہے اُسمیں میری پہچان کے مرحلے پر محکمہ کی طرف سے زبردست رُکاوٹ آگئی ہے۔''

''کیا رُکاوٹ۔۔۔۔؟ ارے یار۔ ہم کس مرض کا علاج ہیں۔ تم کہہ کر تو دیکھو۔ اپنی جگی کیلئے تارے نہ توڑ لاؤں تو نام بدلنا۔''

''میرا نام اور دھرم سی۔ ڈی والوں کے نظرئے سے حمزہ کے ساتھ میل نہیں کھاتا۔ فائیل وہیں رُکی پڑی ہے''

''جگی ذرا سوچنے دو۔'' بلقیس نے پنسل ہاتھ میں پکڑ کر چند لکیریں ہوا میں کھینچیں۔ زبان سے ہوں۔ ہوں جیسے مہملات ادا کئے۔ اور ایکدم کُرسی سے اُچھلی۔ ''ہو گیا۔۔۔ کام۔۔۔ جگی جگر۔ میرے پاس ایک نایاب آئیڈیا ہے۔ بلکہ دُور کی کوڑی سمجھ لو۔۔۔۔ میں اپنے نام سے کاغذات بنواتی ہوں اور فائیل میں صرف فوٹو۔ تمہارا لگے گا۔ تم بلقیس نام سے سفر کروگی۔ ہر عورت ایک جیسی ہوتی ہے اُسمیں دھرم ارم تلاش کرنے کی کوئی گنجائش نہین۔ میرا خیال ہے کہ تمہیں پھر کوئی جاسوسی محکمہ نہیں روک سکے گا۔''

''لیکن ایجنسی والوں سے یہ معاملہ کیسے چُھپا رہے گا۔ فائیل جو۔۔۔؟''

''جانِ من۔ یہ تم مُجھ پر چھوڑ دو۔ تمہاری مودہ فائیل ریکارڈ سے غایب کروانا۔ پھر میرے نام اور فوٹو کے ساتھ نئی فائیل بھجوانا۔ سب کچھ ہو جائے گا۔ ارے دنیا میں کیا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کیا نہیں ہوتا۔"

"بلی۔۔۔مُجھے ڈر لگتا ہے۔کہیں تم میری وجہ سے کسی مصیبت میں نہ پھنس جاو۔"

"جگی تم مُجھ پر بھروسہ کرو۔جگر میں تم پر قربان۔میں بتاتی ہوں ترسل انکل یہ کام ضرور کرواینگے۔وہ میرے ابا کے جگری دوست ہیں۔ہم سے بھی فرینک ہیں۔تمہارے عشق کا واسطہ دینے پر اُن کا دِل پسیج جائے گا۔وہ خود بھی زمانے کی چوٹ کھائے ہوئے ہیں۔تم جیسے لوگوں کے ساتھ وہ کوئی زیادتی برداشت نہیں کرینگے۔

بہت رحمدل آدمی ہیں۔اُنکی اپنی شادی روایتی ڈھنگ سے ہو چکی ہے۔لیکن اُن کا پیار ایک ترقی یافتہ ذہن کی مالکِ مسِ رتنی سے تھا۔وہ اِس وقت ایک دوسرے شہر میں کالج کی پرنسپل ہیں۔ماں باپ نے انہیں ڈاکٹر رتنی سے شادی کرنے میں کامیاب نہ ہونے دِیا۔کیونکہ وہ زیادہ ایڈوانس خیالات رکھتی تھی۔ڈبیٹ میں حِصہ لینے اور ہاکی کھیلنے کا اُسے شوق تھا۔جسکے لئے وہ اکثر ریاست کے باہر جاتی تھی۔کالج وہ موٹر سائیکل پر جاتی۔انکل کے گھر والے ایسی آزاد خیال لڑکی کو بہو بنانے کے حق میں نہ تھے۔چنانچہ اُنہوں نے ترِسل انکل کے پیار کا گلا گونٹ دیا۔ان کا وجود بکھر سا گیا۔صدمہ برداشت نہ کرنے کے نتیجے میں انکل کا ذہنی توازن بگڑ گیا تھا۔پھر بھی اُنکے والدین اپنے گھر میں کوٹ پینٹ والی دُلہن لانے کے زبردست خلاف تھے۔"

"پھر انکل نے شادی کیسے کرلی۔؟"

"دِماغی علاج کرنے والے ڈاکٹروں نے اُنکے ماں باپ کو مشورہ دیا تھا کہ اُنکا علاج تب

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ہی بند کیا جاسکتا ہے جب اُنکا دِل گھر گرہتی کے معاملوں میں مُنہمک رہے۔ اُن کا بیاہ ایک سُگھڑ قسم کی گھریلو لڑکی سے رچایا گیا۔

اِس ساری داستان میں بیچاری رتنی نے زندگی بھر شادی نہ کرنے کی قسم کھائی۔ حالانکہ پھر وہ کافی لکھی پڑھی ہوگئی۔ ترقی کرتے کرتے لیکچرر سے پرنسپل بن گئی۔ اور مس رتنی کے نام سے ہی سمجھوتہ کرلیا۔''

''انکل ہمارے فوٹو والے معاملے میں اِتنا بڑا جوکھم اُٹھائیں گے؟''

''یار پٹالیں گے۔ اب اِتنا بھی مجھے نہیں آئے گا۔ اُنکے عشق میں ناکام رہنے کے پس منظر میں دل شکستہ تو ہیں ہی۔ لیکن نوجوان دِلوں کو جوڑنے کے مسئلے میں ہمیشہ اثیار کا رویہ برتتے ہیں وہ ضرور ہمارا کام کروائیں گے۔ وہ وسیع اختیارات والے بڑے آفیسر ہیں۔ کافی رُسوخ کے مالک ہیں۔''

شہر کے بڑے پولیس ہیڈکواٹر میں حمزہ اور بلقیس اپنی فائیل لیکر پرمٹ آفیسر کے چمبر میں داخل ہوگئے وہ اپنی ناک پہ دھری عینک سے موٹی موٹی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اُن کا حلیہ اور حرکات غور سے مشاہدہ کرنے لگے۔

''آپ کہاں جائیں گے۔ یعنی اپنی منزل کے بارے میں بتایئے۔'' اُس نے داڑھی کو سنبھالا اور لمبی مونچھوں کو تاؤ دِیا۔

''جی۔۔۔ علی گڈھ۔''

''کتنی دیر رہنے کا اِرادہ ہے؟'' فائیل کے اوراق پلٹتے ہوئے وہ بولے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

''جناب یونیورسٹی میں تعلیم کا پروگرام ختم ہونے تک۔''

''چھٹیوں وغیرہ پر گھر آنے کا بھی خیال ہوگا؟''

''جی۔۔۔وہ حالات پر مُنحصر رہے گا''

''آو۔۔۔اور آگے۔۔۔اِس فارم پر میرے سامنے دستخط کرنا ہوگا''

دونوں نے اپنے اپنے فارم پکڑ لئے۔ جگی ایک الگ میز پر فارم رکھ کر دستخط کرنے لگی۔ پرمٹ آفیسر اُسکی مہین حرکتوں کو تاڑنے کو کوشش کر رہا تھا۔''

''ہوگیا بیٹی؟'' وہ اچانک نرم سا ہوگیا۔ ''اب اپنا چہرہ تو دکھاؤ فوٹو ملانا ہے۔''

جگی نے سیاہ بُرقعے کا سامنے والا پردہ کُچھ تکلف سے اُٹھایا۔ تو وہ بار بار چہرے پر واپس گِر کے اُسے ڈھک دیتا۔ آفیسر نے جانچ لیا کہ بچی کو بُرقعہ اِستعمال کرنے کی پُوری مشق نہیں ہے۔

اُس نے حمزہ کو کمرے سے باہر کھڑا ہونے کو کہا۔ پھر جگی سے پُوچھا۔

''بلقیس بانو؟''

''جی سَر''

''تم نے زندگی میں صِرف آج برقعہ پہنا ہے؟''

''جی۔۔۔۔جی۔۔۔پہنتی ہوں''

''کتنی بار پہنا ہے؟''

جگی کو جواب دینے میں گھبراہٹ ہوگئی۔ اُس کا مُنہ سُوکھنے لگا۔ اُس کے ذہن میں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

بجلی کی ترنگ کی طرح خیال آیا کہ ایک وسیع تجربے والے پولیس آفیسر نے اُسے گہرائی سے مطالعہ کر کے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ میں اصلی بلقیس نہیں ہوں۔ اُس نے آخری بار دم بٹور کر ساری قوتِ گویائی گلے میں کھینچی۔

''لیکن سَر۔ میں بُرقعہ پہنتی ہوں''

''ٹھیک ہے۔ اپنے بُرقعے کے بازو کو ذرا اوپر کھینچ لو۔''

وہ چونک پڑی۔ اُس نے بازو کو کلائی کی جگہ سے مضبوط گرفت کے ساتھ اوپر چڑھایا۔ اور بیچ میں کُچھ یاد کر کے دائیں بازو کو واپس کلائی پر چھوڑ دیا۔ اور بائیں بازو کو کلائی سے کُہنی تک چڑھایا۔

''نہیں بیٹا اُسی بازو سے کپڑا اوپر کرو۔؟''

جگی نے بازو کے اندر گرفت مضبوط کر کے کپڑے کو اوپر سمیٹا۔ اور کلائی سے اُوپر کا برہنہ حصّہ دکھایا۔

''برقعے کے بازو کو کہنی سے اوپر کرو۔'' آفیسر کا لہجہ کسی قدر کرخت ہو گیا۔ جگی نے کپڑے کو کہنی سے اوپر چڑھایا تو ننگے بازو سے لوہے کا کڑا کلائی پر اپنے آپ پہنچ گیا۔

''میں نے دستخط کرتے وقت دیکھا تھا کہ تمہارا پانچواں کا کلائی پر گر گیا تھا۔ اب چھپانے کی کوئی ضرورت نہیں'' اُس نے قہر آلود نظروں سے جگی کی طرف نگاہ ڈالی۔'' بول۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

''سچ سچ تمہارا اصلی نام کیا ہے؟''

''جی۔جی۔۔۔۔اصلی نام؟''

''جی جی سے کام نہیں چلے گا''

''جی۔جی۔۔۔۔۔''

''پُورا نام بولو بیٹا'' آفیسر کے ذہن میں بیٹی والوں کی نفسیات کا عنصر غالب ہونے لگا۔

''جگجیت''

آفیسر نے ساری معلومات حاصل کر کے جگی کو سیدھے گھر جانے کی ہدایت کی اور معاملہ رفع دفع کرنے کی یقین دہانی کی۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

عنبرین کا ڈِبہ

''یار بور ہو گئے۔ کوئی نئی بات کریں۔'' سیکریٹری راجہ صاحب نے اپنے مہمان فیصل کی کاروباری سوانح سُننے کے بعد کہا۔

وہ دونوں کالج میں ایک ساتھ پڑھے تھے۔ فیصل نے خاندان کی دولت عیاشیوں میں دو دو ہاتھوں سے خرچ کی تھی۔ اور ڈگری پوری کرنے سے پہلے ہی پڑھائی کی رحمت سے رُستگاری پائی تھی۔ اُس کا بھی دماغ کافی زرخیز تھا لیکن کتابیں کاغذ اُس کے مِزاج کو راست نہ آتے تھے۔ چنانچہ باپ کے کاروبار میں اُس نے خاصی ترقی کی تھی۔ اپنی مصروفیتوں اور کامیابیوں کا ذکر کر کے وہ سیکریٹری صاحب پر داکھ جمانا چاہتا تھا۔ تعلیم کے زمانے کے بعد آج وہ کئی سالوں بعد ملے تھے۔ دراصل وہ اِس ڈاکٹرین کو ثابت کرنے میں لگا تھا کہ اونچی تعلیم حاصل کر کے مڈِل کلاس والی زندگی بِتانا پڑتی ہے۔ جبکہ پڑھائی چھوڑ کے اُس نے خوب میدان مارے تھے اور گھر کی دولت میں کئی گُنا اِضافہ کیا تھا۔

''چلو کہیں شہر سے دور ٹورِسٹ رِذاٹ پہ دِن گذاریں گے۔ کار میں جا کر شام تک واپس آینگے۔ پھر رات کی پکچر۔''

''نہیں۔ یہ کارِ ثواب کسی اور دِن۔ آج ہمارے نئے پڑوسی کمشنر صاحب سے ملنے چلتے ہیں۔ اُن کا سرکاری بنگلہ بغل میں ہی پڑتا ہے۔ بہت دِل چسپ اور علیٰ تعلیم یافتہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

آدمی ہے۔"

فیصل نے دِل میں سوچا کہ پھر وہی تعلیم وعلیم کا چکر چلے گا۔ اپنے رام تو پھنس گئے۔ یہ مڈل کلاس والے اپنے فلسفوں اور کتابوں کے مضامین کی موشگافیوں کے درمیان سارا دن کباڑا کریں گے۔ لیکن بہت سالوں کی جدائی کے بعد ملاقات ہونے کے پس منظر میں اُس نے میزبان کی بات رکھ کر حامی بھر لی۔ وہ بادل ناخواستہ مگر ظاہرا طور سرگرمی جتلا کر راجہ صاحب کے ساتھ ہولیا۔

اِدھر کمشنر صاحب اپنے سرسبز لان میں چارپائی پر بیٹھے اخباروں اور رِسالوں کے ڈھیر کے سامنے دُھوپ سیک رہے تھے۔ لان کے کونے میں ایک میوے کا ڈبہ رکھا ہوا تھا۔ اُسے گھسیٹ کر سامنے رکھ دیا۔ اور سونگھ سونگھ کر آنکھیں بند کر کے مست ہو رہے تھے۔ اُنہوں نے کھڑے ہو کر مہمانوں کا سواگت کر کے بنگلے سے نوکر کو بُلا دیا۔

"شنکر لال۔۔۔۔۔ پہلے تو کرسیاں اور میز لاؤ۔ پھر چاقو پلیٹیں اور اخروٹ۔ اُس کے بعد اچھی سی چائے کا بندوبست۔ سمجھ گئے نا۔۔۔؟"

"ہاں سرکار۔ ابھی حاضر ہوتا ہوں۔"

اِس اثنا میں سیکریٹری راجہ صاحب نے فیصل اور کمشنر صاحب کا آپس میں تعارف کرایا۔

"ابھی ابھی آپ نے گیٹ سے ایک بزرگ پنڈت جی کو باہر نکلتے دیکھا ہوگا؟" میزبان نے سِلسلۂ کلام چھیڑنے کے لئے کہا۔

"جی صاحب۔ وہ شال اوڑھے ہوئے۔ اُنکے سر پر شاید قدیم طرز کی ٹوپی تھی۔"

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

''بالکل وہی۔۔۔جی ہاں۔عین غین۔۔۔

آج سے دس گیارہ سال پہلے مُجھ سے ملنے آیا تھا۔ساتھ میں ایک نوجوان لڑکی تھی۔خود تو پٹواری کی مُلازمت سے فارغ ہو گیا تھا۔اور لڑکی کے لئے جیسی تیسی کوئی نوکری حاصل کرنے کی مُجھ سے اِستدعا کی تھی۔''

''اچھا۔آج اتنے سالوں کے بعد آیا تھا۔اِس دوران آپ سے ملتا رہا ہوگا؟''

''نہیں ملتا رہا۔آج یہ عنبرین کا ڈبہ میرے لئے شکریہ کے طور پر چھوڑ گیا''

''یعنی نوکری۔۔۔؟''

''جی ہاں۔۔۔اِس ڈبے کا بیج میں نے ہماری پہلی ملاقات کے وقت ہی بویا تھا۔جو آج پک کر میرے لئے تحفہ بن گیا۔اِتنی دیر میں شنکر سارا سامان لے کر آ گیا۔خان صاحب نے میز لگوادی اور لکڑی کا ڈبہ بھی کھلوایا۔

''اِسے سونگھئے راجہ صاحب۔کیا مست خوشبو ہے۔میں نے آج زمانوں کے بعد یہ پھل دیکھا ہے۔''

''میں نے تو کبھی دیکھا ہی نہیں۔کھانے کا سوال ہی نہیں۔''

''یہ عنبرین سیب کشمیر میں بہتات سے پایا جاتا تھا۔لیکن امریکن اور ڈیلی شس وغیرہ نے کیا۔قدم جمائے کہ حضرتِ آدم کا چہیتا میوہ آہستہ آہستہ نایاب ہو گیا۔اسی طرح جیسے چاولوں میں مُشکہ بُدِ جی۔نُنہ بیول اور زگ وغیرہ کھیتوں سے غائب ہو گئے۔خیر اِسکے تکنیکی پہلوں پر پھر بات کریں گے۔''

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

''آپ پنڈت جی کی بیٹی کی نوکری والی بات کر رہے تھے''

''ہاں۔۔۔ہاں۔۔۔اچکن اور تنگ موری کا پاجامہ پہنے جب وہ میرے دفتر میں پہنچ گئے تو اُن کے ساتھ وہ جوان لڑکی بھی تھی۔سیدھی سادی معمولی سے کپڑوں میں ملبوس ۔لیکن گاؤں والوں کی طرح چُست اور خوبصورت ۔ میں نے اُنہیں سمجھایا کہ آجکل نوکریوں کے لئے الگ بورڈ ہوتے ہیں جہاں باضابطہ طور پر اُمیدواروں کی چھٹائی ہوتی ہے۔تعلیمی لیاقت اور کام کرنے کی صلاحیت دیکھ کر منتخب کیا جاتا ہے۔پٹواری صاحب نے کہا۔جناب اُس اِمتحان میں بھی اِس بچی نے اچھے مارکس حاصل کئے۔لیکن میرے پاس کوئی سفارش نہ ہونے کی وجہ سے وہاں بھی کامیابی نہ مِلی۔آپکی اِنسان دوستی کے چرچے سُن کر میں نے اپنا مُدعا آپ جیسے نیک افسر کے سامنے بیان کرنے کی جسارت کی۔

میں نے لڑکی کی تعلیم کے بارے میں پُوچھا تو معلوم ہوا کہ ریموٹ سینسنگ کی برانچ میں ماسٹرس کیا ہوا ہے وہ بھی یونیورسٹی میں سیکنڈ پوزِشن لیکر۔

میرے تو ہوش اُڑ گئے۔میں اِتنی پڑھی لکھی لڑکی کو کیا نوکری دے سکتا ہوں۔جمہوریت اور ہر ایک کو برابر موقع دینے کے قوانین نے تو ہم جیسے پہچان کرنے والوں کے ہاتھ باندھ دِئے تھے۔میں پنڈت جی کو سمجھانے پہ مجبور ہو گیا کہ اعلیٰ ڈگری یافتہ امیدواروں کے لایق میرے اختیار میں کوئی ملازمت نہیں تھی۔انہوں نے اصرار کیا کہ اُنکی بیٹی کیلئے معمولی نوکری بھی چلے گی۔حتیٰ کہ درجہ چہارم کی اسامی تک قبول کرنے کیلئے وہ آمادہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ہو گئے۔

مُجھے شرم آئی کہ اس قسم کی نوکری مستقل طور دینے کی اتھارٹی بھی میرے پاس نہ تھی۔۔؟ ہاں۔۔۔البتہ رخصت لینے والوں کی جگہ عارضی طور کبھی کبھی دو تین مہینے کے لئے نِکلتی تھی۔ دونوں باپ بیٹی یہ خوش خبری سُن کر شاد ماں ہو گئے۔ اُنکو کالی سُرنگ کے آخر پہ روشنی سی دِکھائی دینے لگی۔ پنڈت جی اِتنی بزرگی کے باوجود ہاتھ جوڑ کر میرے پیروں پہ قریب جُھک گئے۔ میں نے اُنہیں واپس اُٹھایا اور معذرت کی کہ افسوس۔ میں اِس خاتون کی اعلیٰ تعلیم کی قدر دانی کرنے کے قابل نہیں ہوں۔ اِتنے کم درجے کی عارضی نوکری اُس کے لایق بالکل نہیں تھی۔ پنڈت جی سرتاپا ممنونِ احسان دِکھائی دے رہے تھے۔

''جناب آپ جانتے ہیں کہ بیکار رہنا کِتنا خاردار مسئلہ ہے۔ خاص کر لڑکی کے لئے۔ پھر اِسکی شادی کرنا بھی مطلوب ہے۔ کوئی لڑکے والا صرف ڈگری دیکھ کر راضی نہیں ہوتا۔ اِسکے علاوہ اِس کو اپنی لائین میں کم سے کم کام سیکھنے کو مِلے گا۔ وہ فایدہ بہت ہے۔ میں آپ کا یہ احسان زندگی بھر نہیں بھولوگا''

میں نے لڑکی کو آٹھ دس دِن کے بعد آنے کیلئے کہا۔ میری نظر میں ایک مُلازمہ کئی مہینوں کی میٹرنٹی پہ جا رہی تھی۔ اُسکی عرضی میں نے منظور کر لی تھی۔ اب وہ اپنی ڈیٹ کے مُطابق چُھٹی پہ جانے کا اِنتظار کر رہی تھی۔

اُسکی رخصت ختم ہونے کے بعد چھوٹے چھوٹے وقفوں کیلئے دوسرے اہلکار بھی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

رخصت پہ جانے والے تھے۔ میں نے اِس خاتون کو یقین دِلایا کہ اُسکی تعلیمی لیاقت کے پیشِ نظر اُسکی تعیناتی کو تواتر میں لانے کی بھی کوشش کروں گا''

''اُس لڑکی نے سچ مُچ یہ عارضی اور کلاس فورتھ نوکری جوائین کرلی؟'' راجہ صاحب نے حیرانی سے پُوچھ لیا۔

''یہی تو آج کے زمانے کا کھیل ہے۔ لوگ مجبوری میں کیا نہیں کرتے۔'' اُس کا والد ڈبڈبائی آنکھوں سے میرے لئے دُعائیں مانگتا تھا۔ اِس مُلازِمہ نے کم وبیش دوسال تسلسُل کے ساتھ رخصتی اِنتظام میں کام خوب ڈھنگ سے کیا۔ جس دوران وہ لیبارٹری کی ذمہ داری سنبھالتے اِتنی قابل بھروسہ بن گئی کہ اُس کے کندھوں پہ اُسکے سینئر اہم ایکس پیری مینٹ سونپ کر بے فِکر بیٹھتے اور عمدگی میں کوئی کمی نہیں آتی۔

اُسکی تعیناتی کا چکر ایک بار ٹوٹ گیا۔ تو اُس نے دوسال کے تجربے کی سند ہم سے مانگی جو ہم نے خوشی سے دیدی۔ بلکہ اُس کے کام کا معیار پابندی اوقات اور سائنس کے کام کی خاص قسم کی ذمہ واری کی اچھی خاصی تعریف بھی کرلی۔ اِسکے بعد کبھی کبھار دفتر میں اُسکے کام کی سنجیدگی کے بارے میں دولفظ بولتے۔ بس باقی سب بھول بھال گئے۔''

''تو یہ میوؤں کا ڈبہ اِسی بیج کا پھل ہے؟'' راجہ صاحب بولے۔ کمشنر خان نے ذراسی دیر چُپ لگائی۔ اور سیب اخروٹ وغیرہ مہمانوں کو کھلانے میں لگ گئے۔

''تو حضرتِ راجہ صاحب۔ اب سُنئے پنڈت صاحب کس خوشی میں عنبرین کا تحفہ لائے تھے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اُنکی بیٹی نے ہمارے سے وِداع ہو کے امریکہ میں ایک چھوٹی نوکری کیلئے عرضی بھیجی تھی۔ جو اُسکی ڈگری اور ہماری تجربے کی سرٹیفکیٹ کے بل بوتے پر اُس کو مل گئی۔ چھ سال کے عرصے میں محنت اور قابلیت کی بُنیاد پر وہ خاتون ترقی پہ ترقی کرتی گئی۔

کل شام اُسکی طرف سے ریٹائیرڈ پٹواری کو ایک فیکس مل گیا۔ پاپا میں امریکن ناسا میں رِیموٹ سینسنگ کی وِنگ میں ڈائیریکٹر کے عہدے پر منتخب ہوگئی ہوں۔ کمشنر خان صاحب کو میری طرف سے مبارک باد اور شُکریہ کہیں۔ اُن کے احسان کے بغیر میں اِتنی زبردست کامیابی حاصل نہ کرسکتی تھی۔۔۔؟''

''واہ صاحب۔۔۔۔ واہ'' راجہ صاحب ہاتھ میں اخروٹ کا ایک ٹکڑا لیکر کرسی سے اُٹھ کھڑے ہوگئے۔'' ''محنت لگن اور تجربے کی بُنیاد پر اِتنے اُونچے پد پر پہنچنا کتنا خوشگوار ہے۔ پنڈت جی اور اُسکی لڑکی کا صبر کے ساتھ صحیح سٹریٹجی پر چلنا بہت کمال ہے۔''

''اب تو میرے لگائے ہوئے عنبرین کے سیب کے ساتھ کُچھ انصاف کرکے اُس بچی کی خوشیوں میں شامل ہو جایئے۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔ یہ مت سوچئے کہ میں نے رُشوت کھانا شروع کیا ہے۔'' اِس پر تینوں خوب ہنسے۔ راجہ صاحب نے فیصل کو مخاطب کرکے کہا۔

''لوگ'' کئی قسم کے کاروباری گیم کھیل کر سرمایہ جمع کرتے ہیں۔ خان صاحب نے اپنے جائز اختیارات کے دائیرے میں ایک گھر کی تمام تر مُشکلات حل کرنے کی بُنیاد رکھی۔ کتنی تسلی ہوگی اِن کے دل میں؟''

فیصل نے عنبرین کے سیب کی بڑی پھاڑی منہ میں ڈالتے ہوئے کہا'' اخروٹ کے ساتھ عنبری زیادہ مزا دیتی ہے''

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

سوا ھا

بھارت کو اپنے دوستوں نے ایک بار باباجی کے پاس کٹیا میں بلایا۔ وہاں مندر میں بھجن کیرتن کرنے سے پہلے بازار سے کچھ میوہ خریدا تھا وہ باباجی کی خدمت میں پیش کیا۔ وہ بہت خوش ہوئے اور پرشاد کو بھارت اور اُس کے دوستوں میں بانٹ دِیا۔ اُس کے بعد باباجی کی چِلم لگ گئی۔ انہوں نے اپنی ٹونٹی سے دھویں کے زلف نکالنے شروع کئے کہ بھارت کے ایک ساتھی نے اُس کے کان میں کہا۔ ''باباجی اِس وقت مست ہیں۔ بھگوان سے سیدھا سمپرک ہوگیا ہے اگر کُچھ مانگنا ہو تو یہی موقعہ ہے۔''

''یار میں کیا مانگوں۔ تم ہی مانگو۔'' بھارت نے دماغ میں کوئی ٹھوس بات پیدا نہ ہونے کی جلدی میں کہا۔

مُجھے کیا معلوم تمہیں کِس چیز کی تمنا ہے؟'' کنہیا نے پوچھا۔

''تمہیں میرے پیار کے بارے میں علم ہے۔ مرنالنی تو میرے ساتھ بات چیت ضرور کرتی ہے۔ میں اُسے سچے دل سے چاہتا ہوں۔ اور اُسکے بغیر زندگی گزارنا ناممکن ہے مگر ابھی تک مُجھ میں من کا راز اس پر جِتانے کی ہمت نہیں جُٹ رہی ہے۔۔۔۔'' بھارت نے واپس کان میں کہا۔ اِسی اثنا میں باباجی زور سے بولے۔ ''کبھی بول کے تو دیکھو تمہاری مرنالنی قدموں میں گر جائے گی۔''

بھارت کے دِماغ میں ایک چمک سی اُٹھی۔ سوچا کہ ابھی تو اُن سے ہم نے کُچھ کہا بھی نہیں۔ لیکن وہ اپنے آپ دِل کا حال جانتے ہیں۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

''لو کر لو بات۔۔۔۔۔'' کنہیا نے بھارت کے کان میں کہا۔

''یہاں تو بات کرنے کی گنجائش ہی نہیں۔ باباجی تو اپرم پار ہیں۔ سارے راز خود بخود جانتے ہیں''

کنہیا باباجی سے جی کڑا کر کے بولا۔ ''۔۔۔۔تو بھارت کو سمجھایئے کہ اُس کو کب اور کیسے مِرنالنی سے ایسی بات کرنا ہوگی۔ مارگ درشن تو آپ ہی کر سکتے ہیں گروجی۔''

''یہ دونوں شام کو آموں کے باغ میں ایک دِن چھوڑ کے دوسرے دِن نیم سے ملتے ہیں۔۔۔۔دُنیا بھر کی باتیں کرتے ہیں۔۔۔۔بالک۔۔۔۔۔''

بھارت اتنی ساری رازداری سے سنبھال کے رکھی ہوئی باتوں کو باباجی کے ذریعے سب کے سامنے کھولنے سے جھینپ گیا اور اُسکے پیر پکڑ کر نیچے گر گیا۔

''پرنتو میری شرط ہے۔ تم میری چلم کا سامان لایا کروگے''

کنہیا۔ ''باباجی ٹھیک ہے۔ مگر وہ ان معاملوں میں بے خبر ہے۔ کہاں سے کس طرح سے حاصل ہونگے آپ کی چلم کے سامان۔ اُس کو بتانا پڑے گا۔''

''بازار سے۔ اُس سرے پر مُرلی پان والے کی دُکان ہے اُسے میری طرف سے کہنا ہے۔ وہ ہر روز میری سامگری تیار رکھے گا''

پہلے دِن تو مُرلی نے تھوڑی سی سامگری اخبار کاغذ کی پُڑیا میں باندھ کے دی لیکن رفتہ رفتہ وہ اِسکی مقدار بڑھاتا گیا۔ بھارت کے دِل کے ارمان بھی ساتھ ساتھ نکلتے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

گئے تو اُس نے باباجی کی فرمایش پوری کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی۔ وہ ہر روز اپنی کارکردگی گوروجی کے سامنے پیش کرتا رہا۔ اور اگلے مرحلے کیلئے مارگ درشن لیتا رہا۔

بھارت اچھی شکل وصورت کا ہُنر مند نوجوان تھا۔ اور گھر سے بھی کھاتے پیتے ماحول میں پلا بڑھا تھا۔ اُسکی ماں اُس کو ہر روز معقول جیب خرچ دیتی تھی۔ اُسے باباجی کیلئے چرس خریدنے کیلئے کبھی پیسوں کی کمی محسوس نہیں ہوئی۔ چنانچہ مرنالنی سے پینگیں بڑھانے کے فراق میں وہ ہر دم کُچھ بھی کرنے کیلئے تیار رہتا۔

ایک دن باباجی نے بھارت سے کہا۔ ''کُچھ مہمان سادھو آنے والے ہیں جن میں میرے گوروے بھی شامل ہیں۔ آج مُرلی کُچھ زیادہ ہی سامگری بھیجے گا۔ تم لے آنا''۔

بھارت کی نیا پار ہوگئی تھی۔ سادھو مہاراج نے اُونچے اونچے پاٹھ پڑھائے تھے۔ اسکی منوکامنا پوری کرنے کیلئے یگیہ اور ہون کئے تھے۔ اُسے باباجی کا کوئی حکم بھاری نہیں لگتا تھا۔

اِدھر مُرلی اِتنا بڑا آرڈر پورا کرنے کے لئے بڑے شہر گیا۔ کئی اسامیوں کے ساتھ تگ ودَو کر کے چرس کا ایک پانچ چھ کلو تھیلا حاصل کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ شہر کی چاک وچوبند پولیس کو اپنے اِنفارمر سے خبر ملی تو انہوں نے مرلی کے تمام راستوں میں سفید پوش سپاہیوں کو ڈیوٹی پر لگایا تاکہ اِس ریکٹ کے تمام حصہ داروں کو قانون کے دائیرے میں لایا جاسکے۔

مُرلی ریل سے بس اور بس سے آٹو رِکشا کی سواریاں بدلتا گیا۔ قانون کے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

پاسدار ایک دوسرے کو کنٹرابینڈ مال کے بارے میں خبر رسانی کرتے کرتے اُسکی دُکان تک پہنچ گئے۔ وہ غیر محسوس طور پر سامگری پر نِگاہ رکھے ہوئے تھے۔ کہ آیا اُسکی آخری منزل کہاں ہوگی۔ اور اِس غیر قانونی ریکٹ میں کون سے کردار شامل ہیں۔

شام کے وقت جب بھارت مال اُٹھانے کی نیت سے مُرلی کی دُکان پر پہنچا۔ تو اُس کا ماتھا ٹھنکا۔ وہاں اسکی پہچان کا ایک سپاہی سادہ کپڑوں میں ملبوس دُکاندار سے بیٹری خرید رہا تھا۔ بھارت نے اُسکو نمستے کی تو اُس نے بھی حال چال پوچھا۔

بھارت نے کمال چالاکی سے مُرلی سے پان بنانے کیلئے کہا۔ سِپاہی بھی حالات سونگھ کر دُکان سے چلا گیا۔

مُرلی۔ ''ہاں للا۔ آج مہمان آنے والے ہیں باباجی کی کٹیا پر؟''

''جی جی۔ مُرلی تم جانتے ہو تم بیٹری کس صاحب کو بیچ رہے تھے؟''

''ہاں۔ بالکل۔ ستیہ نارائین پولیس والے تھے۔ میں اُن کو جانتا ہوں۔''

''لیکن آج کی سامگری بہت زیادہ ہوگی۔ میں کیسے لے جاسکوں گا۔؟''

''اگر کُچھ خوف ہو تو کوئی بات نہیں میں اپنا آدمی بھیج دوں گا۔''

''جی۔ ایسا ٹھیک رہے گا۔۔۔۔ آپ کے کتنے رُوپے بنتے ہیں۔؟''

اِسی وقت ایک خریدار سگریٹ خریدنے آ گیا۔ مُرلی نے ایک کاغذ پر رقم لکھ کے بھارت کے ہاتھ میں تھمائی۔

''آپ چلے جایئے بابُو جی۔ میں سنبھال لوں گا۔''

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

مُرلی نے خریدار نپٹا کر سامگری باباجی کے پاس بھیجنے کے لئے اپنا ایک بندہ تیار کرلیا اور پارسل مندر میں پہنچوادیا۔

ادھر پولیس کے چوکس سپاہیوں نے بازار سے مندر تک سارے علاقے میں گھیرا ڈالدیا۔ تاکہ ساری چنڈال چوکھڑی کو گرفتار کیا جاسکے۔

مندر کی کٹیا میں باباجی کے پاس مہمان سادھوؤں کا گروہ تھا۔ جنہوں نے پولیس کاروائی کی بھنک پاکر ہی اپنے قواعد شروع کئے۔ باباجی کا سندیش تھا کہ چھ کلو چرس کو سُوریہ چڑھنے سے پہلے بھبُوک میں تبدیل کیا جائے۔ اگنی کی آہوتی جاری تھی۔ مہمان اور میزبان چلم پہ چلم چڑھائے دھویں کے مرغولے نِکال رہے تھے۔ رات شروع ہوتے ہی پولیس نے باباجی کو مندر کے دوار پر بُلایا اور اُن سے غیر قانونی مال کو برآمد کرنے کیلئے تعاون کی اپیل کی۔ پولیس کو تلاشی کرنی مقصود ہے۔ باباجی نے کہا۔ ''آپ قانون کی رکھشا کیلئے تعینات ہیں۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں میں سوئیم سُورج چڑھنے کے بعد آپ لوگوں کو تفتیش کرنے کیلئے آمنترِت کروں گا۔ اِس وقت رات کا سَمے ہے اور بڑے پُجاریوں کے نیتر تو میں راشٹر کی شانتی اور سورکھشا کیلئے یگیہ ہورہا ہے۔ آشا ہے کہ آپ پرم پرا کا دھیان کرکے بھور ہونے تک پرتیکھشا کریں گے۔''

پولیس اِنسپکٹر نے سوامی کا اعتماد اور دھرم کی مجبوری سمجھتے ہوئے رات بھر کی چھوٹ دی۔ اور پارٹی کو تمام ناکوں دواروں پر تعینات کرکے خبردار رہنے کی تاکید کی۔ خود چھولداری ڈلواکر اس میں پناہ لی۔ ساری رات سادھوؤں نے راشٹر کی شانتی کیلئے چرس

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کی تمام تر مقدار کا کچرا بنالیا۔

جب صبح انسپکٹر کو باباجی نے اندر بلایا تو وہاں اگنی کے ڈھیر کے سوا کُچھ نہ تھا۔ سادھو جن ہر طرف پیڑ کے پتوں کی طرح پھیلے ہوئے مست سو رہے تھے۔ سپاہوں نے مندر کے کونے چھدروں کی خوب خوب تلاشی لی۔ سادھوں کے سامان کا جھلی جھلی مشاہدہ کیا۔ مگر انہیں ندامت کے سوا کُچھ ہاتھ نہ آیا۔

''آخر چھ کلو چرس کہاں گیا؟'' انسپکٹر دیوانہ وار چلایا۔

''مہودے۔ سادھوؤں کو کتنے چرس کی ضرورت ہوتی ہے۔ آپ چھ کلو کی بات کر کے ہمیں شرمندہ کر رہے ہیں۔ ہاں۔۔۔۔ مہمان سادھوؤں کی سیوا تو تھوڑی بہت کرنی ہی پڑتی ہے۔۔۔۔ آپ ہر طرف اچھی طرح تلاشی لیں۔ ہم خود قانون کے رکھشکوں کی سہائیتا کرنا چاہتے ہیں۔؟''

سادھوؤں کے الاؤ میں نا جانے کون کون سی وستوئیں راکھ ہوگئی تھیں اور بابا لوگ کناروں پر لیٹے ہوئے خراٹے بھر رہے تھے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

خوشبو کا راز

رات کو دیر تک بچوں کے پکنک کھانے بنانے سے میری نیند بالکل ادھوری رہ گئی تھی۔ صبح اُنکو بس تک پہچانے میں بھی کافی دیر لگ گئی اور دن آدھے سے زیادہ یوں ہی گذر گیا۔ آرام کرنے کی کوشش میں کوئی نہ کوئی آتا رہا۔ پھر شام کی تیاری میں سہ پہر سے جٹ گئی۔ آٹا گوندھ کر جب توا چولھے پہ چڑھایا تو ایک پُرانا پتھر جو میں میکے سے یونہی ساتھ لائی تھی۔ برتن کھسکنے سے توے کے اوپر گر پڑا۔

یہ پتھر ہمارے گھر میں کافی دنوں سے پڑا تھا۔ میرے باپ نے بھی اُسے بہت دنوں سے سنبھال کے رکھا تھا۔ اُنہوں نے ایک بار اُسکی کہانی ہم بچوں کو سُنائی تھی۔

"یہ معمولی پتھر نہیں ہے۔ ایک دِن ہم نے لکڑیوں کی ضرورت کی وجہ سے آنگن کا ایک درخت کاٹ دیا۔ جِسے آری سے چیر کر کئی مہینے سوکھنے چھوڑ دیا۔

سردیاں آنے پر لکڑی کے کُندوں کو کلہاڑی سے پھاڑ رہے تھے کہ ایک پتھر لکڑی کے بیچ میں سے اُچٹ کر اماں کے سامنے آ گرا۔ وہ کہنے لگی۔۔۔۔۔۔۔؟"

مُجھے توے پہ گرے پتھر کا خیال آیا۔ میں نے اُسے واپس اُٹھانے کے لئے چُمٹا ڈھونڈنا شروع کیا لیکن جیسے وہ کہیں چُھپ گیا ہو۔ بالکل نظر نہیں آیا اور اماں کہنے لگیں ۔۔۔۔۔ "کتنا خوبصورت پتھر ہے جیسے کاریگر نے تراشا ہے۔ دیکھو درخت کے اندر جہاں یہ رہتا تھا اپنی جگہ برابر اپنی شکل اور جسامت کے مطابق ہی ترشی تھی۔۔۔۔۔"

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

میں اِس پتھر کی طرف گہری توجہ سے دیکھ رہی تھی تو گویا توے سے اُٹھ کر یہ میری آنکھوں کے سامنے رُک گیا۔ اور اپنے آپ سے باتیں کرنے لگا۔

''میری آب وتاب کی طرف مت دیکھو۔ میری حقیقتیں کافی لمبی اور عمیق ہیں۔ سب سے پہلے زمین کو رونق۔ مُجھ سے ہی تھی۔ دُور دُور تک میرے سوا کُچھ نظر نہ آتا تھا۔ پھر جب اِنسان زمین پر آیا تو اُس نے میرے ہی ڈھیروں میں سے مُجھے ہی بلند جگہ پر سجا دیا۔ گویا تمام پتھروں کی میں صدارت کر رہا تھا مُجھے تو اپھر یاد آ گیا تو آنکھوں پہ ظُلم کر کے پتھر کو اُٹھانے کی طرف متوجہ ہوگئی۔ لیکن میرے ہاتھ پیر سُن ہو چکے تھے۔ ہلنے کی سکت بھی باقی نہیں تھی۔

اِسی اثناء میں وہ پتھر جو اپنے آپ سے باتیں کر رہا تھا اپنی تقریر زیادہ گرجدار آواز سے جاری رکھتے ہوئے کہنے لگا۔

''اِنسانوں کی اگلی پیڑھی نے میرے اِرد گرد چھوٹے چھوٹے پتھر دائیرے میں چُن کر سنوارے اور ایک اور پیڑھی نے مُجھے سِندور سے نہلا دِیا اور میں نئی پیڑھیوں کیلئے پوجنے کا مرکز بن گیا۔ لوگوں نے مُجھ سے اپنی آرزوئیں اور تمنائیں جوڑ دیں۔ اور مُجھے اپنا مالک اور مُشکل کُشا مان لیا۔ پیڑھیاں بدلتی گئیں۔ جن اہل ثروت لوگوں کی مرادیں مجھ سے پوری ہوئیں انہوں نے پہلے تو معمولی معبد تعمیر کروائے اور پیڑھی بدلنے پر بڑے بڑے عبادت گھر بنتے چلے گئے۔ پھر کیا تھا روئے زمین پر میرا ڈھنکا بجنے لگا اور باقی پتھر۔۔۔''

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

مجھے محسوس ہوا کہ مُجھ میں کُچھ جسمانی طاقت جاگ گئی تو میں نے توے کا پتھر اُٹھانے کی ہمت واپس جوڑ دی۔ لیکن پھر وہی ناتوانی میری رگ و پے میں سرایت کر گئی۔ اور میں ایک بار پھر نشے کی حالت میں میری آنکھوں کے سامنے والے پتھر کی آواز میں کھو گئی۔

''لوگوں نے میرے بزرگ پتھروں پر عبارت لکھنا شروع کیا۔ اور اپنے دِل کے جذبات اور آنکھوں کے مشاہدے کو رقم طراز کرنا شروع کیا۔ اوزار اور ہتھیار بنا لئے اور غاروں میں اپنی زندگی کا حصہ بنا لیا۔۔۔۔۔''

پتھر میری آنکھوں کے سامنے ایک سِرے سے دوسرے سِرے تک ڈولنے لگا اور اُس میں سے ایک لطیف خوشبو میری ناک نے محسوس کی۔

''ارے گُلاب تیری حقیقت ایک بہار سے خزان تک ہے۔ تجھے لوگ مالا بنا کر یا پتیاں چُن چُن کر میرے بدن اور پیروں میں نچھاور کرتے ہیں۔ میرے وجود سے ہی سنگدل لوگوں کا بھرم بنا ہوا ہے۔ وہ مُجھ سے ہی طاقت حاصل کرتے ہیں۔ اور دوسرے نرم خو اور کمزور لوگوں پر دھاک جماتے ہیں۔ میری طاقت کا احساس۔۔۔۔۔''

میرے دِل و دماغ پر توے کا پتھر پھر غالب آنے لگا۔ پھر جو میں نے توے کی طرف توجہ مبذول کی تو وہ گیس کی گرمی سے لال ہو گیا تھا۔ مُجھ میں چمٹا ڈھونڈنے کا ہوش واپس آ گیا۔ اور جلدی سے اُونگھ سے آزاد ہونا چاہا مگر۔۔۔۔

''۔۔۔۔اور فرہاد کو شیرین حاصل کرنے کیلئے پتھروں کا پہاڑ کاٹ کر نہر کا رُخ بدلنے کی شرط لگا دی گئی۔ اُس سیدھے سادھے آدمی نے دھوکہ میں آ کر تیشہ سے ہی اپنا سر پھوڑ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

دِیا۔ جبکہ نہر کا کام انجام کو پہنچ چُکا تھا۔ اُس کا کالا داغ میرے اندر ابھی موجود ہے۔
اے گلاب۔ تجھ کو میری ہم نشینی کتنی صدیوں سے حاصل ہے۔ لیکن کیا تم نے شیرین کو سجانے کے علاوہ اور کوئی بات محسوس کی؟ ہاں تجھے لوگ ہمیشہ سے نرم سمجھتے ہیں مگر نرمی اور خوشبو عارضی مشغلے ہیں۔ داغ ہمیشہ کیلئے موجود رہتا ہے۔ اُسکی تمازت ساری زندگی اندر سے جگر کو سُلگاتی رہتی ہے۔ اُسکے سامنے جہنم کی کیا حقیقت ہے۔ یہ راز تو دُنیا نے ہم ہی۔۔۔۔۔۔"

میری حالت تو سر درد کے مارے بگڑی ہوئی تھی۔ بہت زور لگا کے میں نے توے کے ہینڈل ہاتھ میں پکڑ کے پتھر کو نیچے گرانا چاہا مگر آنکھوں کے سامنے پتھر کو گلاب کی پنکھڑیوں کے بیچ میں ناچتا دیکھ کر وہ خوشبو سونگھی کہ مستی سے تو اپھر بھول گئی اور اُسکی خود کلامی میں پھر کھو گئی۔ وہ بول رہا تھا۔

"آج کل میرے کالے بھائی کو چومنے کیلئے کُچھ نہیں تو ہر سال ایک موقعے پر چالیس لاکھ لوگ جمع ہوتے ہیں اور سال بھر پچاس ساٹھ لاکھ لوگ الگ۔ کم وبیش ایک کروڑ لوگ ہر سال حضرتِ اسود کو بوسہ دیتے ہیں۔ اُس کا مقام فردوسی سہی مگر ہے ہر تو ہمارے ہی باپ دادا کی نسل میں سے۔ اُسکو اِنسانوں کے سب سے بڑے جیتے جاگتے راہ نماؤں نے چُوما ہے۔ آج تک جتنے پیر مہاتما وہاں پہنچے ہیں۔ اُنہوں نے اُسکی قدر کی ہے۔

کُچھ نہیں تو ہماری ذات مشترک ہے اور کُچھ خاصیتیں بھی۔ نہیں تو اُس کا سینہ بوسے جھلیتے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

جھیلتے جھیلتے گھس گیا ہوتا۔ یہ ٹھیک ہوسکتا ہے کہ اُس نے اپنی خودی کو بلند کیا ہوگا۔۔۔۔''

خودی کو بلند کرنے کے الفاظ میرے دِماغ میں تیر کی طرح چُھ گئے۔ ایک زوردار گرج کی آواز میرے کانوں میں جیسے پھٹ گئی۔ میرے اعضاء جو ابھی تک گسے ہوئے تھے ایک دم ڈھیلے ہوگئے۔ توے کا پتھر دو ٹکڑے ہوکر کو کِنگ رینج پہ پہنچ گیا۔

ہوش سنبھالتے ہی میں نے پہلی فرصت میں چولھے کا ناب بند کر دیا۔ تو اخود بھی سُرخ ہو گیا تھا۔ اور بیضوی پتھر کے دو میں سے ایک حصے کے بیچ میں گُلاب کی پتی کا عکس نمایاں تھا۔ جو ٹھنڈا ہونے پر ایک خاص رنگ اختیار کر گیا اور ایک خاص خوشبو بھی۔

میرے ذہن کے پردے پہ صدیوں کا فوسِل ریکارڈ تو آگیا لیکن خوشبو کا راز۔۔۔۔؟۔۔۔۔۔؟

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

افسانوں کا افسانہ

''یہاں سائیں کی دکان ہوا کرتی تھی۔ جہاں ہم ہر پیریڈ کے بعد ایک سنگل اور پانامہ پھونکتے تھے۔''

''بابو جی وہ ساری جائیداد اور دُکان بیچ باچ کر جلگاؤں چلے گئے ہیں وہیں ریٹائرڈ زندگی اپنے باقی خاندان والوں کے ساتھ بتا رہے ہیں۔''

میں چھیالیس سال کے بعد بزعمِ خود اپنی دوسری ماں کے پاس اُسکے دیدار کرنے آیا تھا۔ اِسکی تڑپ مجھے کئی سالوں سے ستا رہی تھی۔ لیکن قریبی ریاست میں دھنگے فساد کرنے والوں نے مرا راستہ زبردست رُکاوٹ کھڑی کر کے روکا تھا۔ میں جان بچانے کی بُزدِلی کے کارن جرات نہیں کر سکا تھا۔ جان ماں کی محبت کے مقابلے میں اتنی پیاری بھی نہ تھی۔ لیکن ظالموں نے زندہ جلا کر اقلیتوں کو فنا کرنے کی ٹھانی تھی اُس پٹرول اور آگ کے منظر میڈیا نے صاف صاف دِکھائے تھے جن کو کمیشنوں اور سٹنگ اوپریشن والوں نے بِسوا بِسوا ثابت کر کے دِکھایا تھا اور ہمارے ملک کی جمہوریت کی مجبوریوں کے چلتے اِس موت کے رقص کو نہ روکا جا سکتا تھا اور نہ سرکاری اجازت ہی نہیں بلکہ حکم دینے والوں کو قانون کی گرفت میں لایا گیا تھا۔ اور دوبارہ سرکاری حیوانی دہشت گردی کا ننگا ناچ کبھی بھی منعقد کیا جا سکتا تھا۔

ماں کی محبت کی شِدت میں اپنے حدود اور تحفظات کو پار کر کے میں نے یہ خطرناک فیصلہ کر ہی لِیا۔ قریب نِصف صدی کے بعد میں اپنی ماں کی گود میں پہنچ گیا۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

میرے ذہن میں اِس ماں کے احسانات نے مُشکل حالات میں مجھے ایک معمولی طالبعلم سے ایک پختہ کار سکالر میں تبدیل کیا تھا۔ مُجھ میں زندگی کے چلینجوں کا مقابلہ کرنے کی استعداد پیدا کی تھی۔ میں نے اُسکی تربیت کے صدقے میں اِس نصف صدی میں زندگی کے نشیب وفراز دیکھتے ہوئے ترقی کے کئی مرحلے طے کیئے تھے۔ میں لیاقت اور اعتماد پر بھروسہ کرنے کے قابل بن گیا تھا۔ اور مقدور بھر اِنسانوں کی خدمت اور ذاتی قربانیاں دینے کے اہل ہوا تھا۔ پیچھے مُڑ کر جو دیکھتا ہوں تو تسکین اور بشاشت کے جذبات من میں گلستان اُگاتے ہیں۔ ایک محدود ذرائع کا انسان اِس سے زیادہ بھرپور زندگی نہیں گذار سکتا تھا۔

میں نے اِس ماں کی گود میں دو سال رہ کر ماسٹرس کی ڈگری حاصل کی تھی۔ اُس وقت میں ایک معمولی گھرانے کا فرد تھا اور سیٹ حاصل کرنے کے لئے ماں کی شرن میں پہنچ گیا تھا۔ گھر کے حالات اِتنے آسودہ نہ تھے مگر بھابھی کی کراماتی مالی مدد کے بل بوتے پر میں نے ایک دور دراز ریاست میں دوسری ماں ڈھونڈنے کا جوکھم والا فیصلہ کیا تھا۔ جوں توں کر کے مجھے وہ مل گئی تو اِس حالت میں کہ میں اِس ادارے کے پہلے بیچ میں شامل ہو گیا۔ اُس وقت ماں کی حالت بھی میرے گھر کی طرح بے درو دیوار کا اِک گھر جیسی تھی۔ کرائے کی ایک منزلہ عمارت جو گھوڑے کے نعل کی شکل میں دُکانوں کا ایک نیم دائیرہ تھی اُسی میں میری کلاسیں، دفتر اور پرنسپل کا چیمبر ہوتے تھے۔ لائیبریری کے لئے بھی ایک ذرا بڑی دکان مقرر تھی۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

میس کے نام پر ایک پرئیویٹ مکان میں ایک سندھی بھائی قسم قسم کے غریبی کے پکوان بڑی محنت سے سجاتا اور ہمیں گھر کے ''ٹھاٹ'' کی محرومی سے لگاتار بچاتا رہتا۔ رہنے کے مکان البتہ کسی قدر گوارا تھے۔ سونے کی کُھلی جگہ میں لکڑی کے پھٹے آرامدہ تھے۔ کنٹین کے نام پر سائیں کی دُکان لب سڑک تھی۔ جسمیں ہمارا اکثر وقت گذرتا۔ کلاس نوٹس کے بارے میں تبادلۂ خیالات، فیلڈ ورک سے متعلق منصوبہ بندی، کرکٹ کمنٹری ریڈیو پر سُننا، سیاسی گپ شپ اور دِماغ تازہ کرنے کے گُر یہ سب سائیں کی ٹی شاپ کے اندر یا باہر صحن میں ہوتا تھا۔ ساتھ میں سنگل پینا (چائے کی آدھی پیالی) اور پنامہ پُھونکنا۔ وقفے وقفے کے بعد۔

آج نصف صدی کے بعد جب سائیں نے مُجھے وہ جگہ دِکھائی دُکانیں ویسی ایک منزلہ شانٹی مگر اپنے کنٹین والے سائیں کی بُو باس بالکل غائب تھی۔ سامنے ایک وسیع چوک بڑی بڑی چوڑی سڑکوں کے سِروں کو مِلاتا ہوا یوں لگنے لگا جیسے میں اِتنی مُدت کے بعد قبر سے دُنیا میں آیا ہوں۔ نہ کوئی جانتا نہ پہچانتا۔ ماں کی گود ایک پہاڑی کے دامن میں ایک بڑی یونیورسٹی میں اِرتقا پذیر ہوئی تھی۔ اور وہ نیم دائیرہ جسمیں ہم بیالیس لڑکے لڑکیوں کا پہلا بیچ ماں کی گود میں سنجیدگیاں اور شرارتیں کرتے اِس وقت جنک فوڈ، سمینٹ، ریڈی میڈ اور الیکٹرانک سامان کی دُکانیں باضابطہ طور بن گیا تھا۔ اور ماں کی پہچان صِرف اُسکے نیم دائیرے سے محسوس ہوتی تھی۔ ماں نے دوسرا جنم نئی یونیورسٹی کے کندھے پر لیا تھا۔ جو بڑے گیٹ کے اندر آتے ہی دائیں جانب شان سے کھڑی تھی۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ماں نے ہم کو بالکل نہیں پہچانا وہ یوں کہ ہمارے وقت کا کوئی پروفیسر لیکچرر۔ فیلڈ سٹاف لائبریرین اور آفس کے لوگ اب موجود نہ تھا۔ کُچھ اللہ کے پیارے اور کوئی دوسرے شہروں یا ملکوں میں جاب کے پیچھے۔

البتہ ماں کا لائبریرین کُچھ کُچھ پُرانا اور کتابوں کو ایک ایک کر کے پہچاننے والا۔ اُس نے جب مُجھے پہلے بیچ والی کتابوں کے بارے میں بتایا تو مُجھے ماں کی خوشبو آتی محسوس ہوئی۔ مین نے اِن میں سے کتنی کتنی کتابوں کو پڑھا اور اُن میں سے نوٹس حاصل کئے تھے۔ ایک آدھ کتاب پر میرے پنسل سے کھچے ہوئے انڈر سکور ابھی بھی موجود ہونگے۔ حلانکہ کِتابوں پر کُچھ لکھنے کی اجازت نہ ہوتی تھی۔ پھر بھی نوٹ بکس پر اہم اہم نُکتے اُتارنے کے لئے میں پنسِل سے موزون الفاظ پر خط مارتا۔ تاکہ مسلسل مطالعہ کے بعد صرف ایک بار میں چیپٹر کے نچوڑ ایک نظر میں سمجھتا۔

ایک مردہ اگر آدھی صدی کے بعد زندہ ہو جائے اور اپنی برتی ہوئی حیات میں سے اُسکو کچھ نشان مل جائیں ویسی ہی حالت میری تھی۔ سب کُچھ تواریخ کا حصہ بن چُکا تھا۔ میں نے اپنی جلد کو چٹکی مار کر محسوس کیا کہ میں حقیقت میں زندہ ہوں۔ تو کتابوں میں پنسل کے کشیدہ خطوط کھنگانے کی جُرات نہیں کی۔ وہ ڈاکٹر اُپادھیائے تواریخ بن چُکا تھا۔ جو صرف کاغذ کی پُرانی بیجان فائیلوں میں فیصلوں اور دستخطوں کی صورت میں موجود تھا۔ اُس کا وہ عشق بھی اِتہاس کے پنوں میں کھو گیا تھا۔ جب اُس نے رنڈوا ہونے کی حالت میں ایک خوبصورت سندھن کے ساتھ محبت کی پینگیں بڑھائی تھیں اور نئی زندگی کا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

آغاز کیا تھا۔ اُس کا انگریزی اور ہندی بولنے کا امریکی سٹایل کسی زندہ طالبعلم کا یاد ہو تو ہو لیکن میرے سامنے وہ نقوش جیسے فلم کے پردے کی تصویروں کی طرح ناچتے تھے۔

ایک دِن اِسی پرنسپل صاحب کے پاس ایک اسکالر یہ عرضی لے کے آیا کہ اُسکو دس دِن کی رخصت دی جائے تو صاحب نے امریکی تلفظ اور لہجے میں پُوچھا۔

''آپکی ڈرخاسٹ کی اصلی بِنا کیا ہائی۔ ریزن۔ ریزن؟''

''سر میرے والد صاحب گذر گئے ہیں۔ تار آ گیا ہے''

''وئیری گڈ۔۔۔۔ وئیری گڈ۔۔۔۔'' یہ اُنکا تکیہ کلام تھا۔

''اپنا سٹڈی ٹائیم خراب مٹ کرو۔ ٹین ڈِن کافی ہائے''

''مہودے۔ ہماری پرمپرا ہے''

''دیٹ اِز گڈ۔ تمہاری ارزِئی سینک شن ہے۔ اپنی ممی اور گھر والوں کو ہم سب کی طرف سے ساری بولنا''

ہاں وہ شری واستو کا میگنم اوپس عشق بھی صرف یادداشت کا حصہ ہے جو اُس نے ایک پوربی حسینہ کے ساتھ رچایا تھا۔ اُن کا گھر ہوسٹل کے قریب ہی تھا۔ ہمارے ہم سبق کا آنا جانا شروع ہو گیا۔ اُس گھر کا مالک ایک پروفیسر چھوٹی عمر میں ہی اپنی بیوہ اور چار بچوں کو داغِ مفارقت دے گیا تھا۔ سوشل ورک کے سپرٹ میں شری واستو نے اپنا دِل شکنتلا پر ہارا تھا۔ چنانچہ دونوں نے اپنے آپ کو دائیرہ ازدواج میں مُنسلک ہونے کا اِنقلابی فیصلہ لیا۔ لڑکے کے گھر والوں نے اِجازت نہ دی اور نہ ہی ماں باپ شادی میں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

شریک ہونے کیلئے آئے۔ پھر کیا تھا۔ طلبا کی برادری نے دونوں طرف سے سمدھیوں کا کردار خود ہی سنبھالا۔ کپڑے لتے۔ آبھوشن کھانے کی دعوت برادری ہی نے سارے لوازمات پورے کئے۔ حتیٰ کہ ایک بُزرگ سے طالبعلم سے کنیادان بھی مکمل لوازمات کے ساتھ انجام پذیر ہوا۔

پرنسپل صاحب کی دوست ایک امریکن دوشیزہ بھی اُن دِنوں ہماری مہمان تھیں۔ برات میں وہ بھی شامل ہوگئی۔ پکوڑے کھاتے کھاتے خدا باپ کے نام کی دُعاؤں کے طفیل وہ دونا بھی چٹ کرگئی۔ جب بغل میں میں نے اُسکی پتے کی کٹوری غایب دیکھی تو ازراہ مہمان نوازی پُوچھا۔ ''آپ کے لئے پکوڑے اپنا دونا دِکھا کے) منگوادوں؟''

اُس شریف زادی نے دونے کے کڑوے سُوکھے پتے کا آخری ٹکڑا زیب دہن فرما کے کہا۔

''میں نے پکوڑوں کے ساتھ پہلے ہی اِنصاف کیا ہے''

''اور وہ دونا (کن ٹینر)۔۔۔۔؟''

''میں نے کھانے کی چیز سمجھ کے وہ بھی کھالیا۔ ہم ایٹی کیٹ کے تحت میزبان کی پیش کی ہوئی کوئی چیز منع نہیں کرتے''

یہ ساری مجلسیں اور محفلیں تاریخ بن چکی تھیں۔ صِرف مرنے کے بعد نصف صدی بعد دوبارہ زندہ ہوکر دیکھنے والا ہی اُن کا تصور کرسکتا ہے۔

وہ قیامت خیز جنگ کا منظر بھی میرے پردہ سیمین پر جھلکنے لگا جس میں زیر تربیت

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

طلباء اور سِندھی محلے والوں نے مورچے سنبھالے تھے۔ ہلدی گھاٹی کیا جنگ تھی۔ اُس فوج کشی کے مقابلے میں۔ ہوا یوں تھا کہ میرا ہاؤس میٹ دِکھشت اور میں پکچر دیکھنے شہر کے سینما ہال گئے تھے۔ ہالف ٹائیم کے دوران لابی میں کُچھ پڑوسی سندھی لڑکوں کو اُس ذات شریف نے ہماری طرف نظریں گھماتے ہوئے خوش گپھیاں کرتے دیکھا۔

''یار دیکھیں ذرا یہ سالے ہماری طرف کیا دِکھا رہے ہیں'' میری ہاں کرنے سے پہلے ہی حضرت اُن لڑکوں کے پاس یہ جا وہ جا پہنچ گئے۔

پہلے جناب دِکھشت کا پس منظر ملاحظہ فرمائیں۔ قابلِ دید دُبلی پتلی کاٹھ کے جسم والے لمبے نوجوان۔ ایک ملٹری آفیسر کی اولاد۔ جنکے بغیر خاندان کے سبھی افراد دو تین پیڑھیوں تک خرانٹ ڈاکو۔ اُن کا نام سُن کر علاقہ دہلتا۔ کپتان صاحب برہمن ونش کے ایکدم پہلے تعلیم یافتہ آدمی جنہوں نے بندوق کی وراثت شریف آدمی بن کے بھی نہ چھوڑی تھی۔ آخر خون میں آئی ہوئی حرارت ہوتے ہوتے ہی ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ اُسکی چنگاری میرے دوست کی رگوں میں کافی حد تک باقی تھی۔ جو ذرا سی ہوا لگنے سے شعلہ بن جاتی۔

تینوں لڑکوں کو ایک لات ایک تھپڑ اور چند گالیوں سے تواضع کی اور چھوٹتے ہی پوچھا ''تم کوئی چیز ہاتھ میں لیکر ہماری طرف کس بات پر ہنس رہے ہو؟۔۔۔ فلانے ڈمِکانے۔ ماں بہن کے حرامی''

''نہیں۔۔۔ کُچھ نہیں۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔ یہ۔ اِس نے۔۔۔۔۔''

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

پہلے ہی وار میں اچھی خاصی پٹائی کھا کے اور گالیاں رسید کر اُن کا مزاج بے مزہ ہو گیا تو تھا ہی۔ وہ بوکھلا بھی گئے۔ کوئی جواب دیتے نہ بنا۔

''دِکھاؤ یہ جیب میں کیا رکھ دیا۔'' اُنکی جیب ٹٹول کر زبردستی ایک فوٹو برآمد کی۔ جو میری فوٹو تھی۔ تب تک لابی میں کھڑے تمام لوگ جھگڑے کا تماشہ دیکھنے پہنچ گئے۔ کُچھ نے تو دِکھشت کو سنبھالنے کی کوشش بھی کی مگر وہ ڈاکوؤں کی اولاد کس کے قابو میں آنے والا تھا۔

فوٹو کا معاملہ دراصل یہ تھا کہ ایک لڑکا میری گروپ ورک ٹیم میں شریک تھا۔ اُس نے میری شکل وشباہت دیکھ کر یہ تجویز پیش کی کہ اُن کی پڑوس میں ایک سِندھی بھائی صاحب ہیں جو کافی ہُنر مند مصوِر ہیں۔ وہ اِس تصویر کے مطابق میری ایک بڑی پوٹریٹ بنوائے گا۔ چنانچہ میں نے فوٹو اُسے دینے میں کوئی پس وپیش نہ کی۔ ہوتے ہوتے اُن سِندھی لڑکوں نے میری فوٹو حاصل کر کے کوئی کہانی بنانے کی کوشش کی تھی جو میاں دِکھشت نے پہلی ہی پھلانگ میں تہس نہس کر دی۔

اگلی صبح ہمارے کالج کے چاروں طرف سِندھی محلے کے زن مرد، خورد وکلاں نے بڑا اندولن ترتیب دِیا تھا۔ کہ اُن کے بچے سوشل ورک سکول والوں کی غنڈہ گردی سے محفوظ نہیں ہیں۔ لہٰذا دِکھشت اور میرے خلاف سخت کاروائی کی جائے۔ اربابِ اختیار کے ساتھ بات چیت کر کے کوئی راستہ نِکالا گیا لیکن اُن کی وسیع برادری کے برعکس ہم اقلیت میں تھے۔ چنانچہ رات دِن اُن کے حملے کا خطرہ محسوس کرنے لگے۔ میرے ہاسٹل والوں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

نے رات کو باری باری ڈنڈے ہاتھوں میں لیکر ہماری حفاظت کیلئے چوکیداری کی۔ خطرہ کوئی فرضی بھی نہ تھا۔ سینما کے ہال کی لابی میں مار کھانے کا بدلہ لینے کیلئے سِندھی جوان موقع تلاش کرنے کے فراق میں تھے۔

میں تو راتوں رات وی آئی پی بن گیا۔ میری سکیورٹی کیلئے چار لڑکے ہاتھوں میں ہاکی سٹکیں لیکر راستے پر تعینات کئے گئے۔ لیکن دِکھشت جی نے سیکورٹی لینے سے اِنکار کیا یہ اُن کے زورِ بازو کو گوارا نہ تھی۔

ایک دوپہری کو وہ لنچ کے بعد ریزی ڈنس کی طرف آرہے تھے کہ چار پانچ سِندھی لڑکوں نے ڈنڈوں سے مسلح ہو کر اُن پر پیچھے سے وار کیا۔ دِکھشت کا خون اُبل گیا۔ جوابی حملے میں اُن سے ہی ایک سوٹا چھین کر وہ پٹائی کر لی کہ وہ گھروں میں پہنچ کر عورتوں کے پیچھے چھُپ گئے۔ سائیں کی دُکان کے اندر دیگر لڑکوں کی چوپال لگی ہوئی تھی۔ ہر ایک نے جو ہاتھ لگا وہ سامان اُٹھا کر حملہ آوروں کے چھکے چھڑا دئے۔ محلے کے تمام مرد بند کمروں میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے ہماری سینا کے سامنے دشمن کے بدلے اُنکی زنانہ وِنگ نے کمان سنبھالی انہوں نے اپنی زبان اور محاورے کی بے دریغ آرٹلری فائیرنگ سے ہمیں ری ٹریٹ کروایا۔ اُن کی سٹریٹجی ہماری سمجھ میں بالکل نہ آئی اور نہ اُس ہتھیار کا جواب ہمارے پاس تھا۔ اب معاملہ زیادہ سنجیدہ رُخ اختیار کر گیا۔

پروفیسروں نے ہماری آزاد گردی کو کس کے قابو میں رکھ دِیا۔ اور محلے والوں کے ساتھ سیز فائیر کے بعد مذاکرات کی میز پر صلح وصفائی کی راہ پکڑ لی۔ ہماری کلاسیں کئی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

دِن درہم برہم ہوگئیں۔ بالآخر کالج کی ڈسپلن کاؤنسل نے فیصلہ کیا کہ بنیادی کرداروں یعنی پہلا بُلٹ چلانے والوں کو مالی پنالٹی کی سزا دی جائے گویا دِکھشت اور مجھے =/50 پچاس روپے کا جرمانہ اور تمام ملوث طالب علموں کو کارکردگی کی فائیل میں ایک ایک نکتہ سیاہ درج کیا جائے۔ یہ کہانی بھی کافی دِنوں ماحول کا حصہ بنی رہی۔

اب اس سنگ میل والی جنگ کے بارے میں علاقے میں کوئی جانکار موجود نہ تھا۔ نصف صدی کے بعد دُنیا میں آنے پر مجھے کچھ اندازہ ہوا کہ تاریخ کِس طرح بنتی اور اسکی تفاصیل کس طرح فراموش ہوجاتی ہیں۔ میرے سینے میں تمام راز محفوظ تو تھے لیکن اِن کی تصدیق کرنے والا کوئی موجود نہ تھا۔ اُس ڈرامے کے سبھی کردار دور دور بکھر گئے تھے۔ ایک اور ہنگامہ بھی انہی دِنوں وقوع پذیر ہُوا۔ بلوچی جوان لڑکیوں کی ایک خاصی تعداد اولڈ ایج ہوم میں آتی رہتی تھی۔ وہاں اُن کے بزرگ قیام کرتے اور ہماری سوشل ورک کلاس کے طلباء اپنی تربیت کے حوالے سے اُن عمر رسیدہ کمزور لوگوں کی خدمت کرتے۔ ایک نہایت ہی قاتل ادا دوشیزہ سے میری ملاقات راستے میں ہوئی۔ چنانچہ میں کلاس بنک کرکے اُس کے عقب میں بس میں سوار ہوا تاکہ اُس کے گھر کا ایڈریس اپنی آنکھوں سے دیکھ کر محفوظ کروں۔ تاکہ آگے کام آئے۔ دیواروں کے سَچ مُچ کان ہوتے ہیں۔ بلکہ پانچوں حواس بھی۔

اگروال نے کسی طرح ہماری بَھنک پاکے جاسوسی شروع کی۔ ہم بالکل بے خبر تھے ورنہ اُس کو جُل دیکر کہیں کے کہیں پہونچ جاتے۔ میں جوانی کی ترنگوں میں بلوچن کی توجہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

حاصل کر کے بلیوں اُچھلتا رہا۔ اُس دشمن ایمان نے اپنی سہیلیوں کو مخاطب کر کے اپنی تصویریں بس میں اِس طرح دِکھانی شروع کیں تا کہ میں اُنہیں دیکھ سکوں۔ یا شاید مانگ لوں۔ میری جُرات تمام غزالوں کے جھنڈ میں نہ جُٹی۔ صرف کوئے یار تک نشانات راہ کو اپنے دماغ میں فیڈ کرتا رہا۔ اور واپس چلا آیا۔

اگلے روز سائیکالوجی کے پروفیسر نے ساری کلاس کے سامنے کلاس سے غیر حاضر رہنے پر میرے بکل اُڑا کے رکھدئے۔ بلکہ بلوچی بُلبل کے فراق میں شہر کی آوارہ گردی کرنے کا لطیف اِشارہ دِیا۔ اگروال جو اِس کورس سے پہلے ہوائی فوج میں جاسوسی کا افسر رہ چُکا تھا۔ اُس نے مجھے بس اور تصویروں کے بارے میں مکمل تفصیل سے بتایا۔ یہ تک کہا کہ تمہاری محبوبہ کا درِدولت سینما چوک سے آگے والی گلی میں سفید چُونے کی دیوار کے ختم ہونے پر گرین گیٹ کے اندر ہے۔ وہاں تم کل دِن کے ایک بج کر پچیس منٹ پر پہنچ گئے تھے۔

اتنی تفصیل دلچسپی ہونے کے باوجود میں نے بھی ریکارڈ نہیں کی تھی۔ اگروال میرے اندرون کی محفوظ کی ہوئی ڈیٹا بیس جیسے کمپیوٹر کی سکرین سے پڑھ رہا تھا۔

میرے پیروں کے نیچے سے زمین کھسِک گئی۔ یوں محسوس ہوا کہ عدالت میں چوری کرنے والے مجرم کے خلاف ایک چشم دید گواہ نے شہادت بیان کی جسمیں شک کرنے کی کوئی گنجائش نہیں اور میں رنگے ہاتھوں پکڑے جانے کے بجائے معاف کیا گیا تھا۔ لیکن پروفیسر اور طلباء کو اگروال نے اپنے جاسُوسی کارنامے سے ضرور آگاہ کیا تھا۔ ہم

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

نے سوچا یہاں کوئی معاملہ بھی رازداری کے ساتھ طے نہیں پا سکتا و۔ کہ یاراں فراموش کردند عشق۔

زندگی کا یہ اہم سانحہ بھی عام سوانح میں شامل ہوا۔

کتنی سرگرمیاں اُس وقت چالو تھیں جنکی یادیں لیکر ہم اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے تھے۔ آج مجھے اُن حالات کے انفراسٹرکچر کی ہڈیاں بھی نہیں مل رہی تھیں۔ سنہا جب آخری بار گھر جانے کیلئے ریل میں سوار ہوا تھا میں بچے کی طرح اُسکی جدائی میں رویا تھا۔ دو سال کی صحبت میں اُس سے ایسی اُلفت ہوگئی تھی جیسے کوئی قریبی رشتہ دار دارِ فانی سے رُخصت ہو رہا ہو۔

ہاسٹل کے دو نفری، دو کمروں والے ہٹ جو کھلے پلاٹوں پر بنے تھے اور صرف ایک منزلہ تھے کسی ٹورسٹ مقام سے کم نہ تھے۔ اُنکی جگہ اب ملٹی سٹوری پجن ہولز میں مڈل کلاس کے عوام رہایش پذیر تھے۔ جو اپنے آپ میں کثرتِ آبادی کے نمونے تھے۔ وہ الف لیلائی بلندی اور سپیس خواب بن چکی تھی۔ اور بہت سارے افسانوں کے علاوہ ہمارے مانیہ پروفیسر شرما کی کہانی درج کئے بغیر یہ داستان ادھوری رہ جائے گی۔ قابل رشک عظیم اداروں سے تربیت یافتہ یہ اُستاد طلباء میں نہایت ہی ہر دل عزیز تھا۔ ہم اُن کو گھر سے دور ایک بزرگ سمجھتے تھے جو بیک وقت دوست فلسفی اور راہنما تھے۔ خیالات سے اِشتراکی لگتے اور طالب علموں کے بیچ میں بیٹھ کر اُن کی ذاتی اور تعلیمی مشکلیں آسان کرتے۔ رات کے بارہ ایک بجے تک ہاسٹل کمروں میں بیٹھ کر کورس کی پیچیدگیاں حل

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کرتے اور اُنکو امتحان کیلئے تیار کرتے۔

ایک بار دفعتاً یہ خبر سارے کالج میں پھیل گئی کہ شرما جی کالج چھوڑ کر اپنے گھر واپس لوٹ رہے ہیں۔ وجہ کسی کو معلوم نہ ہوئی۔ چنانچہ شام کی گاڑی پر اُنہیں چھوڑنے تمام لڑکے لڑکیاں سٹیشن پر جمع ہو گئے۔ شرما جی کا سامان ریلوے کلاس میں رکھا گیا۔ اور وہ پلیٹ فارم پر ایک دوسرے کی جدائی کا عالم دیکھ رہے تھے۔ اُن کے چلے جانے کا ملال سب کی آنکھوں سے برسات برسا رہا تھا۔ جو اچھے خاصے خوش مزاج طلباء تھے اُنکی مونچھوں تک آنسوؤں رواں تھے کسی کے کالر تک اور کسی کی جیبوں تک اشکوں کا سیلاب بہہ رہا تھا۔ لوگ شرما جی کو ہچکیاں لے لے کر آخری بار گلے مل کر رخصت کر رہے تھے۔ وہ بھی محبت کا سمندر دیکھ کر اپنی بڑی بڑی راجستھانی آنکھوں سے آنسو نہ روک سکے اور لڑکوں کے چہرے چوم کر گاڑی میں روانہ ہو گئے۔

ایک صاحب نے جو طلباء کے جھنڈ میں سٹیشن پر حاضر نہ تھے بعد میں بتایا کہ سرٹیفکیٹوں میں نمبرات کی ہیر پھیر کرنے کی پاداش میں پروفیسر صاحب نوکری سے جبری طور برخاست کئے گئے تھے۔ ایک عادی ستم ظریف لڑکا بول اُٹھا۔

"جتنے آنسو ہم لوگوں نے بہائے اُن سے شرما جی کو نہلا کر اُن کے سارے پاپ دھو سکتے تھے۔ ہائی شرما جی۔۔۔۔۔"

زندگی کا یہ تجربہ بھی زینتِ طاقِ نسیان بن گیا تھا۔ میں قریب نصف صدی کے بعد یہ ساری تصویریں اپنے ذہن کے پردے پر صاف صاف دیکھ رہا تھا۔ ایک بھی ہم نفس

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اِن خیالات میں شریک نظر نہ آتا تھا۔ کیا مرنے کے کُچھ سال بعد یہی صورتحال ہر شخص کے ساتھ پیش آتی ہے؟

دُنیا ہمارے بغیر مکمل توازن اور زیادہ اونچی سطح کی لِیاقت سے رواں دواں ہے۔ اِرتقاء جاری ہے۔ یہی سوچتے ہوئے میں آخری بار اپنی علمی ماتا کی طرف جُھک کر سلام کر رہا تھا کہ ڈرائیور نے سٹیشن کی جانب چلنے کیلئے کار سٹارٹ کی۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

رُسوا رُسوا آزادی

ہم کالج میں پڑھتے تھے۔ ہاکی میدان میں اچھی کارگردگی دِکھانے پر ٹیم میں چن لئے گئے۔ حالانکہ پڑھائی کے میدان میں بھی تب تک شریف آدمی مانے جاتے تھے۔ روز روز کے میچ جو اُن دِنوں ملٹری کی ٹیموں کے خلاف کھیلے جاتے ہماری پڑھائی پہ کُچھ بھاری پڑ گئے۔ چنانچہ ایک سال کے عرصے میں ہم جیسے کھیل کے ہی ہو کر رہ گئے۔ ہمارے دیکھنے والوں کی شاباشی اور اِنسٹرکٹر کی حوصلہ افزائی کی بدولت دِن دونی اور رات چوگنی ترقی کرنے کا فیصلہ کیا۔ زیادہ وقت میچوں اور تیاریوں میں نکل جاتا۔

بالی ہمارے ایک ہم جماعتی تھے جن کے ساتھ ہمارے مراسم گہرے ہوتے گئے کُچھ واجبی سے طالبعلم تھے۔ اِس پر طرہ یہ کہ پنجابی رسمِ خط نہ جاننے کی وجہ سے ہمارے ساتھ فارسی مضمون کی کلاس میں شامل ہو گئے۔ زندگی میں محض پہلی بار اِس زبان مبارک کے ساتھ واسطہ پڑا۔ تو یونیورسٹی کے فائینل امتحان میں بیٹھے ہوئے حضرت بالی کو یاد کئے ہوئے پیراگرف سوالنامے میں ملتے نہیں تھے۔ تو بے بس ہو گئے کہاں سے لِکھیں اور کہاں ختم کریں کوئی ڈور کا سِرا پکڑ نہیں پائے تو واہ گورو جی کا نام لیکر چپراسی کے ہاتھ اپنا کورا سوالنامہ میرے پاس بھیجا۔ حکم یہ تھا کہ پتیس مارکس کا ترجمے والا حصہ اردو میں خالی صفحے پر لکھ دوں۔ ہم نے کسی اِمتحان میں نقل کا نہ لین کیا تھا نہ دین۔ ناتجربہ کاری کی بنا پر پکڑے جانے کے ڈر سے ہمارے ہاتھ پاؤں تھرا رہے تھے۔ مرتا کیا نہ کرتا۔ ہم نے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

تھرتھری کو کسی طرح ختم کرنے کی لالچ میں خالی صفحے پر بالی کے پتیس نمبرات پکے کر کے اُسی چپراسی کے ہاتھ کاغذ واپس کرلیا اور جان کی خلاصی پائی۔ پچاس میں سے پچیس مارکس حاصل کر کے بالی گریجویٹ ہوگیا تھا۔

کھیل میں بالی ذرا فارسی سے زیادہ ہی مولانا نکلے۔ ہاکی میدان کی کوئی پوزیشن سنبھالنے کیلئے تیار نہ ہوئے کیونکہ مزاج اور افتادِ طبع سے نوابی تھے اور خطروں سے کھیلنے کا جوکھم نہ اُٹھانے والے۔ لیکن ہاکی کھیلنا ان کے خون میں موجود تھا اور گھر کی روایت میں شامل تھا۔ نچلے بیٹھنے والوں میں نہیں تھے۔ چنانچہ اُنہوں نے گول کی حفاظت کرنے کی ذِمہ واری سنبھالی۔ پریکٹس میں تو وہ بہت اُدھ بُدھاتے لیکن میچوں کے دوران کبھی کبھار ہی بال گول کیپر کے چرن چُھو لیتا ہے اور جسم پر ہر قسم کے زرہ بکتر پہن لینے کے عیش اُسکو تحفظ کا احساس دِلاتے۔ اگر ایک آدھ اچھا گول سکورر کے غلط نشانے کی وجہ سے بالی کے لیگ گارڈز میں لگ جاتا تو ساری ٹیم کا کریڈٹ وہ اپنے کھاتے میں ڈالنے سے کبھی نہ چوکتے۔

رنگ وروغن سے وہ انگریز لگتا تھا۔ چٹا گورا بدن، براؤن سنہری داڑھی بال اور یاقوتی ہونٹ جنکی رعایت سے تماشہ بین اُنہیں ریڈ انڈین کہہ کے بُوسٹ کرتے۔ گھر، سکول اور کالج حتیٰ کہ ہاکی کے میدان میں بھی اُسے خانہ مول ہونے کے مزے مِلتے۔ کشمیری کا یہ لفظ اُسکی شخصیت کا مختصر اور مکمل اِحاطہ کرتا تھا۔

ہماری ٹیم کا یہی راج دُلارا ڈگری کرنے کے بعد آرمی میں کمشنڈ آفیسر ہوگیا تو ہم

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

نے اُسے مبارکباد دی۔ مشترکہ شراتیں اور جُرم کرنے کی پاداش میں ہماری دوستی زیادہ ہی پکی ہو گئی۔ ایک دوسرے کے گھر آنا جانا رہتا۔ اُسکی شادی کا وقت آیا تو اُس نے گھر والوں کی پسندیدہ لڑکی کی قسمت کا فیصلہ میری پسندیدگی کی شرط پر لٹکایا۔ یعنی میں لڑکی کو دیکھ کر اگر بالی کیلئے شادی کا گرین سگنل دوں تو وہ بھی راضی ہوگا۔ اِس کے پیچھے اُسکی تن آسانی اور فیصلہ کرنے کی صلاحیت کو بانس پہ چڑھانے کا جوکھم نہ اُٹھانا شامل تھے۔ اُسکو اپنے سے زیادہ میری ثواب دید پر زیادہ اعتماد تھا۔

ایک دن ہم دونوں نے بھابی کے ٹریننگ سکول کی سڑک پر اُن کا پیچھا کر کے اچھی طرح دیکھا پرکھا۔

میں نے کوے کی چونچ میں انار کی کلی کا محاورہ بالی کو سُنایا۔ ''ارے تم مُجھ کو کوا کہتے ہو اور اپنی ہونے والی بھاوَج کو انار کی کلی۔''

''تیری بھی کیا بات ہے۔ اگر اِتنی حسین اور جاذِب شخصیت والی لڑکی ایک اوسط گھرانے کی بیٹی نہ ہوتی تو میں اُسے تم سے شادی کرنے سے باز رکھتا۔''

''گھنٹہ۔۔۔۔ تم مُجھے ماڑا سمجھتے ہو؟''

''نہیں سالے چاڑا (اُنکی بولی میں بے شعور کو کہتے ہیں)'' میں نے اُسے اُکسانے کی نیت سے گالی دی۔

''مجھ میں کیا کمی ہے؟'' بالی نے میرے کان پر مُکہ دِکھاتے ہوئے کہا ''تم خوبصورت جِسم اور سنہری بالوں کا گچھا ضرور ہو۔ خوش لباس بھی مگر۔۔۔۔۔ سچ بتاؤں؟ اُسکی تمیز اور

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

تہذیب کے مقابلے میں مکمل جنگلی۔۔۔۔۔شاید تم اُسکے اثر میں کُچھ سیکھ جاؤ۔ عقل تو اُسکی لاکھوں میں ایک۔ جس ڈپارٹمنٹ میں تم ایک بندر مانے جاسکتے ہو۔۔۔۔"

بالی نے میرے مذاق کی حد ہوتے دیکھ کر میرے کندھوں پر زور سے باکسِنگ کے قواعد کرنا شروع کئے۔ میں بھاگ کر سینما ہال کے راستے کی طرف ہولیا۔

میرا پیچھا کر کے اُس نے مجھے گرفت میں لے لیا اور میری سنجیدہ اور حتمی رائے معلوم کی تو میں نے مِسز بالی کے بارے میں اپنا فیصلہ سُنایا۔

"بہت خوش قسمت ہوگے۔ گھر والوں کے سامنے ہاں کردو۔ اُسکی عقل شکل اور سبھاؤ تمہاری کوتاہیوں کو بھی ٹھیک کرینگے۔"

بالی ملٹری کی ڈیوٹی پر بہت دور دور تعینات ہوتا اور سال میں ایک دو مہینے کے علاوہ ہمیشہ باہر ہی رہتا۔ میں اِسی عقل شکل والی عورت کے گھر خیر خیریت پُوچھنے کبھی کبھی آتا رہتا۔ اگر کوئی مسئلہ درپیش ہو تو حل کرنے میں مدد کرتا۔ ایک سُہانی دوپہر میں میجر بالی کے گھر حسبِ دستور پہنچ گیا۔ ہمارا "ریڈ اِنڈین" ہسپتال کی ڈرسینگ اور بینڈیج سے سجا ہوا پلنگ پر نیم جان سا پڑا تھا۔

"بالی۔ یہ کیا حال بنایا ہے۔۔۔۔۔خیر تو ہے؟ جنگ میں یا حادثے میں۔۔۔؟"

"یار بتاتا ہوں۔ تم قاعدے سے بیٹھ تو جاؤ۔ (بیوی سے) رانو!۔۔۔ کُچھ چائے پانی۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔"

"بھائی صاحب تشریف تو رکھئے۔ پہلے شربت لاؤں یا پھر ڈائریکٹ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

چائے؟۔۔۔"

"بھابی! تم نے خبر بھی نہ کی۔۔۔۔میرے جگر کی یہ کایا اور میں بے خبر"

"سب ٹھیک ہو جائے گا۔ بہت بہت شکریہ۔ بچوں کی خبر لیتے رہتے ہو۔۔۔رانو بہت احسان مند ہے۔"

"ارے بھائی۔ گالیاں کیوں دے رہے ہو؟ بھابی میری ہے۔ تم تو مُلک کے دشمنوں کے نشانے پر دِن رات گذارتے ہو۔ ایک دوسرے کی جان لینے کی فکر میں۔ تمہارے گھر کا فکر میں نہ کروں تو کون کرے گا؟ اچھا پہلے اِس دُرگتی کا ماجرا تو سُناؤ۔ پھر گھر کی بات۔۔۔۔"

"یار ایک آرڈر آسام کی پوسٹنگ کے دوران ملا کہ مجھے ایک ڈیفینس کے سمینار میں اندور جا کر شرکت کرنا ہے۔"

میں آسام میل میں سفر کر رہا تھا دو دِن رات گذر گئے تھے۔ کافی فاصلہ تھا اِندور تک۔ رات پڑنے پر میں نے فسٹ کلاس کُپی میں سامان درست کر کے سونے کی تیاری کی۔"

"کوئی اور بھی تھا کُپی میں؟"

"مسافر تو میں ہی اکیلا تھا۔ حاضر سٹاف کو میں نے گڈ نائٹ کہہ کے رخصت کیا تھا۔ ملک میں اور خاصکر دِہلی اور آس پاس میں مُلک کی رانی کے قتل کے بعد فسادات کی خبر میں نے اخبار میں پڑی تھی۔"

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

''ہاں ۔۔۔۔ بہت سارے سِکھوں کو بینت سنگھ کی دیوانگی کے بدلے میں زندہ جلایا گیا تھا۔۔۔۔۔''

''اُس کی بچی بچائی نوید میری قسمت میں بھی لکھی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔اوہ ہا۔۔۔۔ہا۔جسم ابھی بھی ہر جگہ سے دُکھتا ہے۔

میں نے وردی اُتار کر ہینگر پر لٹکا دی۔گرمی کی وجہ سے نیکر بنیان میں سو گیا۔رات کا کوئی سا وقت تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی۔میری نیند کُھل گئی تو دستک کی بارش سن کر میں نے معلوم کرنے کی نیت سے بنا سوچے سمجھے دروازہ کھولا۔ادھ کُھلی آنکھوں سے دیکھا کاری ڈور سے کئی جوان لوگ گیرویں وستروں میں ملبوس کُپی کے اندر داخل ہو گئے اُن کے ہاتھوں میں ہر طرح کے کچے ہتھیار تھے۔

اِس سے پہلے کہ میں تکئے کے نیچے سے سروِس رِیوالور تک پہنچتا غنڈوں نے میرے سَر پر زور سے ڈنڈے برسائے۔پھر کیا تھا۔میں بے ہوش گر پڑا۔ڈنڈوں کی چوٹیں دِماغ سے محسوس کرتا رہا جب تک کہ میں بالکل بے سُدھ ہو گیا۔زعفرانی غنڈوں نے بعد میں کیا کیا مجھے بالکل معلوم نہیں۔

''خدا دشمن کے ساتھ بھی ایسا نہ ہونے دے۔شُکر ہے تم اب تک زندہ تو ہو۔۔۔۔۔''

''گھنٹہ۔۔۔۔(بالی کے کالج کے زمانے کا مینرزم تھا۔ہر ناممکن بات کے آخر میں یہ لفظ اور ''مہا دیوکا'' کے شبد ضرور جوڑتا) میں نے جب معمولی طور پر زندگی کی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

سانس چلتی سُنی تو میں ریلوے ٹریک کے کنارے جھاڑیوں میں خون سے لت پت اوندھا پڑا تھا۔ سارا جسم لہولہان تھا۔ ہر انگ سے درد کی ترنگیں اُٹھتی تھیں''

''توبہ۔۔۔توبہ۔ ملک کے رکھوالے کے ساتھ یہ شرمناک سُلوک؟ یہ تو اُنکی آئیڈیالوجی کیلئے بھی لعنت ہے۔''

''گھنٹہ۔۔۔۔۔سلوک؟۔۔۔جانور بھی ایسا نہیں کرینگے۔ آہ۔۔۔۔ہا۔۔۔ ہا۔۔۔۔ کھدا کی گسم۔ تم اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ میرا ہوش دھیرے دھیرے بحال ہونے ہی لگا تھا کہ میں نے نیکر اور بنیان کے پھٹے حال دیکھے۔ رات کا وقت اور میں کنکروں اور جھاڑیوں کی محبت میں اکیلا مادر زاد ننگا۔ ہاتھ پیر ہلانے کی کوشش کی تو جوڑ جوڑ ٹوٹا ہوا۔ میں نے اندازہ لگایا کہ زعفرانی غنڈوں نے مجھے چلتی ریل کے دروازے سے نیچے پھینک دِیا ہے۔ تبھی میرا دھڑ شکستہ ہے اور حرکت کرنے کے بالکل قابل نہیں ہے۔''

''بھائی صاحب! اِن کا کچھ بھی نہیں بچا تھا۔ دِلی کے ہسپتال میں کافی علاج کروایا ہے تب یہاں آنے کے لایق ہوگئے'' بھابی نے چائے کی ٹرے میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

''ارے یار سُن تو۔۔۔۔۔نیا جنم ہوا ہے نیا جنم۔۔۔۔۔''

''اچھا آگے بات کر۔۔۔۔۔کوئی مدد کرنے تک نہیں آیا کیا؟''

''ہاں۔۔۔۔معلوم نہیں رات کا کیا بجا تھا کوئی ذی نفس یا بستی دِکھائی نہیں دی۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

لاچار اُٹھنے کی خود ہی بار بار کوشش کی۔ سَر کمر گُھٹنے زبردست چوٹوں کے مارے ساتھ دینے سے قاصِر تھے۔۔۔۔ دُور سے ایک لیمپ پوسٹ کی روشنی چمک رہی تھی دُنیا کے ساتھ میرا واحد رابطہ۔ میں نے سوچا اِس کے پاس کِسی طرح پہنچ جاؤں تو شاید کوئی خدا کا بندہ دِکھائی پڑے۔ لیکن تمام کوششیں بے کار۔ مرتا کیا نہ کرتا۔ میں ریلوے ٹریک کی سلامی پر کمر کے بل واپس لیٹ گیا۔ ذرا سی جھپک لگ جاتی تو ڈراونے سپنے آجاتے۔ میں پیلی خوفناک بھینسوں کے جُھنڈ میں گھرا ہوا ہوں۔ اُنکے لمبے لمبے سینگ مُجھے ہوا میں اُچھالتے ہیں۔ دور ایک چوکی پر دیشو اور پنکی میرا اِنتظار کر رہے ہیں۔ میری حالت دیکھ کر پنکی کی ممی اپنی چھاتی پیٹتی ہے۔ بال بکھرے ہوئے ہیں اور آنکھوں سے خون کے آنسو بہہ رہے ہیں اور سپاہیا۔ سپاہیا کر کے مجھے بلا رہی ہے۔ اُنکو دیکھ کر میرے سینے میں گرم لوہے کے سرِئے جیسے چُبھ رہے ہیں۔ اپنی بے بسی کے برعکس اُن کی پریشانی دیکھی نہیں جاتی۔ غم کا بھیانک ماحول۔ بھینسوں اور اپنے درمیان ایک لمبا پانی کا ترنگا بہہ رہا ہے۔ جانور پانی میں غوطے لگا کر مُجھ پر بار بار وار کرتے۔

میری اَٹ پٹی نیند پھر کُھل جاتی ہے۔ درد کے مارے اندھیری رات میں زور زور سے کراہ رہا ہوں۔

نیند کی ایک اور جھپکی تو دیکھتا ہوں پانی کے تینوں رنگ مل کے ایک ہو گئے ہیں۔ آگے کے منظر میں چاند پہاڑی کے پیچھے سے نکل رہا ہے جس سے راحت کا سا احساس ہونے لگتا ہے۔ پھر آنکھ کُھلتی ہے تو دیکھا ریلوے ٹریک کے آس پاس روشنی ہو گئی ہے اور

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اُسکے پیچھے سے سُورج نکلنے کا سماں بندھ گیا ہے۔"

"اُتنی صبح ہونے تک بھی کوئی آدمی نہیں مِلا؟"

"گھنٹہ۔۔۔۔۔۔ دور کھیتوں میں لوگ کام کرنے نکلنے لگے لیکن میری آواز بھی کہاں ساتھ دے رہی تھی۔ بہت زور لگا کے بھی میری چیخیں کہیں نہیں پہنچ پا رہی تھیں۔ مجھے کافی دیر سے پیاس لگ رہی تھی۔ گلا سوکھ گیا تھا۔ آواز کہاں سے نکلتی۔ پھر نیند کا جھپکا۔۔۔۔۔۔

سُورج کی گرمی سے میرا جسم جیسے زندگی کی طرف اُلٹ رہا تھا۔ یہ نیند میرے لئے ایک اور ڈراونے سپنے کے بجائے مجھے سکول کے زمانے میں لے گئی۔۔۔۔۔ ہم سب یعنی میں، تم، سُر جیت، آصف، ڈبولیمبو، شکیل اور شاید احسان وغیرہ اِسکاوٹ ماسٹر کے ساتھ فلیگ سِگنلنگ کی مشق کر رہے ہیں۔ مجھے کچھ پیغام بھی یاد رہا۔

ہیڈ آئی سرو ڈمائی گاڈ۔ جب میری نیند کھلی تو ذرا آرام سا محسوس کر رہا تھا لیکن پیاس کی شدت سے دم گھُٹا جا رہا تھا۔

ایک آدمی اور عورت ٹریک سے تھوڑی دُور متوازی پگڈنڈی پہ چل رہے تھے۔ میرے دماغ میں اُنکی توجہ اپنی طرف کرنے کی کوشش میں بازو ہلانے کا حربہ استعمال کرنے کا خیال آیا۔ لیکن جھاڑیوں کی بلندی کی وجہ سے میرے بازو کے اشارے اُن کی نظر میں نہ آتے ہوں۔ میں نے کئی بار جتن کئے۔ ناکام۔۔۔ پھر اپنا سپنا یاد آگیا۔ سِگنل۔۔۔ سِگنل۔ لیکن کس سے۔ کہاں سے۔ گھنٹہ۔۔۔ کوئی ڈنڈا جھنڈا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

دستیاب نہیں۔ سگنل کس طرح؟ بے بسی میرے سامنے اُونچے سُروں میں چلا رہی تھی۔ گوریلا ٹریننگ میں جنگل میں رہنے کی عادت سکھائی جاتی تھی۔ اُسکے سبق یاد کرنے پہ سوجھی تو قریب سے ایک لمبی جھاڑی کا تنادِکھائی دیا۔ کئی مشکلوں سے پتھروں سے صاف کیا تو ''سٹاف'' کی ناتواں شکل تو پیدا ہوگئی۔۔۔۔۔ لیکن بذاتِ خود جھنڈے کا کپڑا؟ ہلدی گینگ نے کچھے بنیان کی دھجیاں اُڑائی تھیں۔ ذرا سا پچھلا حصہ سفید بنیان کا بچ گیا تھا۔ اُسکو سٹاف پہ باندھ کے سگنل فلیگ جیسی کوئی چیز ہاتھ میں آ گئی۔ جسے ہوا میں لہرا کر اُن لوگوں کو بلانا شروع کیا۔ سکت نہ ہونے کی وجہ سے ہاتھ زیادہ دیر گھمانے سے تھکتے اور واپس رانوں پہ آتے۔ لیکن اِس ''ایجاد'' کے علاوہ میرے پاس کوئی راستہ نہ تھا۔ دو ایک بار دوبارہ جھنڈی ہلا کے دیکھا تو وہ عورت اور مرد میری طرف آ گئے۔ ہاتھوں کے اشاروں اور کمزور آواز کے سہارے بلایا ''ارے بھائی زرا میرے پاس جلدی آ جاؤ۔ میں مصیبت میں ہوں۔۔۔ معلوم ہے جس نے زندگی میں کسی سے پانی تک مانگنا کسرِ شان سمجھا وہی بالی جان بچانے کی خاطر اجنبیوں سے گڑگڑا کر مدد مانگ رہا تھا۔'' یہ الفاظ کہتے ہوئے بالی کا گلا رُندھ گیا۔ آنکھیں نم ہونے لگیں تو میں برابر آنسوں سے رونے لگا۔ وہ بچپن سے لاڈلا بلکہ ماں باپ بہن ہی نہیں دوستوں کا بھی ''خانہ مول'' تھا۔ فخر کا جیتا جاگتا پُتلا۔ اُس کے کپڑے کم ہوتے نہایت قیمتی اور ڈھنگ سے پہنے ہوئے۔ کم آمدنی والے گھرانے کے باوجود وہ کالج کا بیسٹ ڈریسڈ بوای مانا جاتا تھا۔ اُسکی شخصیت نفاست اور شستگی کی مثال تھی۔ اُسے ستاپن بہت بُرا لگتا۔ اُسکی ہستی کے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ڈانڈے کُچھ کچھ دادا گیری مزاج سے ملتے۔ طلباء میں سے وہ کسی کسیکو ہی درخورِ اعتنا سمجھتا۔ اُسکی افتادِ طبع کے مختلف زاوئے ذہن کے پردے پر پھرکی کی طرح ناچنے لگے۔ پھر ایسی دلدوز جسمانی اور دماغی کیفیت میں بے کسی اور بے بسی۔ اُسکی بیگم تو ہر ہر بات سننے پہ اشکوں کے دریا بہا رہی تھی۔

''چل یار آگے بڑھ۔ بالی کی شان کو اُونچا رکھ۔'' میں نے اُسکے بیان کا سِلسلہ قائیم رکھنے کی نیت سے حوصلہ افزائی کی۔

''پھر اُن دونوں نے میری سرگزشت سُنی۔ اور پہلے اپنی ٹوکری سے ڈبہ نکال کے مجھے پانی پلایا۔ جس سے میں شاداب ہو کر پھر مدہوش سا ہو گیا۔

عورت اپنے آدمی سے مقامی بولی میں کچھ کہہ رہی تھی۔ جس میں سے مجھے یہ سمجھ آیا کہ وہ مجھے پاگل مان رہے ہیں میں نے اپنے آپ کو آرمی میجر اور کمانڈنٹ کی بات جتلا کر اُن کو شکوک کی گُتھی میں اُلجھا دِیا۔ میرے جسم کا لباس جواب صرف پھٹیلا نیکر رہ گیا تھا میرے بڑے آفیسر ہونے کا مُنہ چڑا رہا تھا۔ ایسا دعویٰ تو ایک دیوانہ ہی کر سکتا تھا۔ آدمی نے از راہِ اِنسانیت عورت کو مجھے کھانا کھلانے کیلئے اصرار کیا۔ روٹی کے چند نوالے کھا کر مجھ میں ذرا سی توانائی آ گئی تو اُن سے کہا کہ مجھے پولیس یا آرمی کے حوالے کریں۔ تا کہ میری یونٹ کے ساتھ رابطہ ہو جائے۔

اُن سے باتیں کرنے کے دوران پتہ چلا کہ میں بھارت کے گوالیار شہر کی اطراف میں پھینکا گیا تھا۔ وہ دونوں چلے گئے تھوڑی دیر کے بعد پولیس کا ایک حوالدار اور

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ایک سپاہی گاڑی میں تشریف لائے اُنکی ضابطے کی کاروائی جسمیں تین چوتھائی گالی گلوچ ہی تھی میں گھنٹہ بھر گذر گیا۔ میں نے اُنکو اپنی رجمنٹ کا پتہ اور فون نمبر دیدیا۔ مگر پولیس والے کی پیدائش کے ساتھ شک کی بیماری نے بھی جنم لیا ہے۔ وہ اپنے باپ کے بیان کو بھی دُرست نہیں مانتے پھر میری حالت اور اونچے دعوے سُن کر تو کوئی بھلا آدمی بھی پاگل ہونے پر مہر تصدیق ثبت کرتا۔

''پہاڑ سے گرا تو کھجور میں اٹکا جیسی بات ہوگئی۔ میری جان۔ یہاں تو دم نکل رہی ہے۔ آگے کیا ہوا؟۔۔۔۔''

''وہ لوگ مجھے تھانے میں لے گئے۔ آپس میں میرے بارے میں کئی تھیوریوں پر غور کیا۔ نتیجہ صِرف پاگل پن پہ رُکتا۔ میں نے علاج کے بارے میں درخواست کی تو دیوان صاحب نے جواب دیا۔ پہلے تمہیں پاگل خانے والوں کے حوالہ کیا جائے گا وہاں علاج معالجہ چالو ہوگا۔''

''یہ تو بڑا بُرا ہوا۔ وہاں تو سبھی لوگ پاگلوں کے محاورے میں گفتگو کرتے ہیں۔''

''اِسی سے تو میں زیادہ ڈرتا تھا۔ میرا بیان سن کے تو بھلے مانس انسان بھی پاگل ہونے کا شک کر سکتے تھے۔ پاگل خانے والوں کا تو کام ہی ہے کہ بسا اوقات اچھے بھلے کو مکمل پاگل بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے۔

مُجھے رات بھر حوالات کی ایک کوٹھڑی میں مانو دفن کیا۔ تھانیدار اور دوسرے اہم افسروں کے درمیان فون پر بات کم وبیش سُنائی پڑ رہی تھی۔ بڑے افسر نے تھانیدار کو یاد

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

دِلایا کہ ملک کی رانی کا قتل ہو گیا ہے۔ ہو نہ ہو یہ بیرونی ملک کا جاسوس ہو۔ اور پاگل بن کے ہم سب کو دھوکہ دے رہا ہو۔"

"یار بالی اُن کو کیا معلوم نہ تھا کہ رانی کے باڈی گارڈ نے ہی یہ کارنامہ انجام دِیا تھا۔ ہر سانحہ پر بیرونی ملک کی طرف ہی اِلزام کی گھڑی سوئی دِکھاتی ہے۔"

"تمہیں نہیں پتہ۔ ہر بڑا افسر دور کی کوڑی لا کر اپنی بالاتر ذہانت کا جھنڈا گاڑتا ہے۔"

"اچھا آگے۔۔۔۔۔؟"

"میری کوٹھری کی چوکیداری ایک سپاہی کر رہا تھا۔ جسکا دِل اِنسانوں کی طرح کچھ نرم اور دِماغ معقول معلوم ہوا۔ میں نے اُس کے ساتھ یاری سی گانٹھ لی۔ اُسکے اپنے حالات دریافت کرنے پر واشگاف ہوا کہ وہ ایم۔اے پاس کرنے کے باوجود کچھ آمدنی کے لئے سپاہی بننے پر مجبور ہوا تھا۔ اُس نے اپنا کُرتا پاجامہ بھی مجھے پہننے کو دیا۔ میں نے اپنی داستان سمجھا کے اپنا رجمنٹ نمبر اور فون نمبر اُسکو دیا۔ اور پولیس تحقیقات سے باہر مقامی آرمی یونٹ والوں کے ساتھ رابطہ کرنے کو کہا۔ تاکہ وہ آسام میری یونٹ سے معلوم کریں کہ میں آرمی والوں کا کیا لگتا ہوں۔" بالی کے سُرخ ہونٹوں پر اب تھوڑی سی مسکراہٹ پھیل گئی۔

"یار تقدیر اچھی تھی کہ اُس نے کافی بحث اور تحفظات کی وضاحت کے بعد میری بات مان لی۔"

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

رات گذرتے ہی گوالیاڈویژن کے آرمی افسروں نے فون پہ تمام واقعات دریافت کئے اور ایک ایمبولنس لیکر پو پھٹتے ہی تھانے پہ پہنچ گئے۔ انہوں نے میری ٹرینگ اور آسام سے اِندور کے سفر کے بارے میں میری رجمنٹ سے بات کی تو سارا معاملہ میرے بیانوں کی روشنی میں تصدیق ہو گیا۔

آرمی کیپٹن نے مجھے دیکھتے ہی کرارا سلیوٹ کیا اور آسام والوں کو میسج کی کہ صاحب تھانے میں ہیں اور وہ آرمی ہسپتال میں داخل کرا کے پھر فون کرے گا۔''

''وہ سپاہی کتنا خوش نصیبی کا پیغام لیکر آیا تمہارے لئے؟''

''اللہ کی مہربانی تھی ورنہ اب تک تمہیں میرا اتہ پتہ بھی نہ ملا ہوتا۔ میں ملک کے اسی فیصدی پاگلوں کی صف میں مل گیا ہوتا اور بے فکری کی زندگی میں عیش لٹاتا ہوتا۔۔۔۔''

''خدا نہ کرے۔ تمہیں صد صد مبارک ہے۔ بھابی تمہیں بھی'' میں نے بھابی کے پلو سے اُنکے چہرے پر آنسو پونچھ ڈالے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

رضائی

فراست حسین ایک طویل عرصے کے بعد نوکری سے تعطیلات گذارنے گاؤں چلا آیا تھا۔ بس سے اُترنے کے بعد راستے میں جو بھی گاؤں کا باشندہ ملا اُس سے دُعا سلام کر کے تیز تیز قدموں سے اپنے آبائی گھر کی طرف چل ہی رہا تھا کہ اُسکی نِگاہ بچوں کے ننھے سے کرکٹ گراونڈ میں چلتی ہوئی ایک اجنبی عورت پر پڑی۔ ہری زمین پہ ایک یاسمنی پرنٹ کی چُست چُست ساڑھی میں ملبوس وہ جونہی اُسکے سامنے سے نکلی تو فراست کی توجہ اُسکی دِلنواز فِگر کی طرف مبذول ہوگئی۔

گاؤں میں اِس ماڈل کی کسی عورت کو نہ جانتا تھا۔ بہر حال جونہی اُن کا سامنا ہوا تو اُس غیرتِ ناہید نے اُسکی طرف موٹی موٹی سیاہ آنکھوں سے تیر قاتلِ برسانے شروع کیئے اور ایک واضع مُسکراہٹ سے فراست کا روم روم سیراب کرلیا۔ اُس نے اپنے سر میں ایک ورٹی گو سا تیرتا ہوا محسوس کیا۔ ہوش یکجا کر کے سوچنے لگا کہ گاؤں کی قریباً تمام عورتوں کو تو وہ جانتا ہے۔ چنانچہ اگر وہ اُسے جانتی ہوتی گاؤں کی روایت کے مطابق ضرور سلام کلام کرتی۔ جان پہچان کا کوئی اِشارہ نہ پا کر اُس نے عورت کی طرف ذرا غور سے دیکھا تو ایک اور جان لیوا مُسکراہٹ اُس کے کنول جیسے چہرے پر نمودار ہوگئی۔ لیکن اُس نے حد درجہ کی احتیاط برت کر خاموشی سے اپنی راہ لینے میں خیر سمجھی وگرنہ اُس کو تسلسل ملاقات قائیم رکھنے کیلیئے علیک سلیک شروع کرنا پڑتا جو گاؤں کی ہر عورت اور ہر مرد کا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

حق مانا جاتا ہے۔ خاص طور سے اُن حالات میں جبکہ وہ طویل مُدت کے بعد گاؤں آرہا تھا۔

اگلے دن ڈاکٹر کی دُکان پر کئی لوگوں سے گپ شپ کرنے کا موقعہ مِل گیا۔ ایک مرحلے پر ڈاکٹر نے ایک جوان لڑکے کو لفظ ''ٹیکسی'' کہہ کے چڑایا۔ اُس نے جواب میں اپنی ٹھوڑی اُنگلیوں سے پکڑ کر اور فراست کی آنکھیں بچا کر ڈاکٹر کو چُپ رہنے کیلئے منتیں کیں۔ اور دوائی لیکر کمرے سے باہر لپکا۔ جب تمام مریض اور تیماردار مطب سے چلے گئے تو فراست کا تجسس پھُوٹ پڑا۔ ''ڈاکٹر! سچ بتادو۔ یہ لڑکا میرا دُور کا رشتہ دار ہے۔ آخر ماجرا کیا ہے کہ وہ میری آنکھ بچا کر تم سے چپ رہنے کی منت سماجت کر رہا تھا''

''ڈاکٹر اور مریض کے درمیان بہت سے راز ہوتے ہیں۔ اب تم سے کیا کہوں؟''

''لیکن اُسکی پریشانی مرض سے بدون معلوم ہو رہی تھی ورنہ کیا اُسے نہیں معلوم کہ ڈاکٹر لوگ مریضوں کے بارے میں راز داری کے پابند ہوتے ہیں۔ مجھے ٹیکسی سے متعلق کوئی معاملہ سُنائی دَیا۔۔۔۔''

''اچھا تو آپ نے یہ لفظ سُنا۔ تو بیٹھو۔ بہت دِنوں کے بعد آئے ہو۔ تم میرے شہر میں رہتے ہو اور میرا رزق بھگوان نے تمہارے گاؤں میں لکھ دِیا ہے۔۔۔۔''

''یہ باتیں ہم بعد میں کریں گے۔ پھر مریض آجائینگے۔ اِسلئے پہلے ٹیکسی کا معاملہ سُلجھاؤ۔۔۔۔''

''تمہارے گاؤں کی تقدیر میں ایک حواس کی دشمن پری زاد کی سکونت درج ہوگئی ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

جو میرے شہر اور قوم سے یہاں ٹپکی ہے۔۔۔۔۔اخلاق کے حوالے سے مغربی تہذیب کو بھی شرم شار کرنے والی عورت۔ایسی تم نے کہاں دیکھی ہوگی؟۔۔۔۔۔''

''تم بات تو بتاؤ۔شاید یہ وہی قاتل ادا ہو جو میں نے کرکٹ میدان میں دیکھی ہے''

''کُچھ خال وخط۔۔۔۔۔''

''وہی چُست چست ساڑھی۔ بندی۔۔۔۔۔ بادام توڑنے والی مست نگاہی۔۔۔۔''

''بس۔بس۔عین غین وہی۔۔۔۔تو حضرت اُن سے ملاقات کا نیاز حاصل کر چکے ہیں۔''

''کُچھ تفصیل سے کہو پنڈت۔تمہاری قوم میں سے ایسی مِثال مُشکل سے ہی ملتی ہے۔تم لوگ تو علم اور نوکریوں کے پیچھے پڑے ہو۔خرافات کرنے کا موقعہ اور فراغت کہاں ملتی ہے؟۔۔۔۔۔''

''یہی تو خاص بات ہے۔ ہمارے لوگ ہر کام مکمل پیشہ ورانہ مہارت اور اِنہماک سے انجام دیتے ہیں۔اگر بُرا کام بھی ہاتھ میں لینگے نہایت ایمانداری سے نبھائیں گے۔۔۔''

''اچھا تو ٹیکسی؟۔۔۔''

''کون سا بالغ ہے اس گاؤں میں جو ان کی عنایت سے سیراب نہ ہوا ہو۔۔۔۔مقبول

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

۔عاشق ۔لڈو۔ کرتار کسی کا بھی نام لو۔ محترمہ اپنے فیض عام کی عنایت سے ٹیکسی میڈم کے اسم شریف سے متعارف ہیں۔۔۔"

"یار میں تو دیکھ کر بھونچکا رہ گیا۔ ہزاروں کیا لاکھوں میں۔ ایک اس علاقے میں تو ایک بھی اس معیار اور قماش کی پیدا نہ ہوئی ہوگی۔ کیا قدرتی سرمایہ اور اس پر سجاوٹ کا باذوق ملمع کیا اُٹھان اور بانکپن ہے۔۔۔

لیکن یہ تو بتاؤ گھر میں اور بھی تو لوگ ہونگے اتنی آزاری کیسے ممکن ہوتی ہے ہمارے گھرانوں میں باپ شوہر۔ ساس۔ بچے۔ دیور۔ جیٹھ۔ جیٹھانی کوئی تو ہوگا۔ پیر زیادہ پھیلانے سے پہلے ہی کاٹ دیا جاتا ہے۔ کیا قدغن نام کی کوئی چیز نہیں۔ اور پھر ذمہ داری کا بوجھ۔۔۔۔"

"دیکھ یار میں ہمیشہ تُم کو سمجھاتا ہوں کہ ہر کام کے پیچھے اقتصادی وجوہات ہوتے ہیں۔ اِس کے پاس عیاشی کے اقتصادی وجوہات ضرور ہیں۔ ورنہ تو اس کا شوہر ایک اچھی پوسٹ پر تعینات ہے۔ تنخواہ ور بالائی آمدنی بہت معقول ہو جاتی ہے۔ مگر خاوند اور تین بچوں کے ہوتے ہوئے اُس کے کردار میں کجی آ گئی ہے۔ آدمی بھی بے غیرت بن چُکا ہے۔ اُس کو انسانیت کے اصولوں کے ساتھ کوئی سابقہ نہیں رہا۔ عورت اعصاب پر سوار ہے۔ اُسی کا حکم چلتا ہے۔۔۔۔"

"تمہاری اشتراکیت کی تھیوری کے مُطابق اِس صورتحال کو کیا کہنا چاہیے؟"

"پرولتاری کی ڈکٹیٹر شپ!!!۔۔۔" ڈاکٹر کے مُنہ سے زوردار قہقہہ پھوٹا۔"

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

''آپکی حسِ ظرافت کا جواب نہیں۔۔۔۔۔'' فراست نے اپنی ہنسی مشکل سے روکی۔ ''تھیوری کو کسی قیمت پر بچا لیتے ہو''

''یار کیا کریں۔ مارکس اور اینجلز نے کوئی پہلو نظر انداز نہیں کیا ہے لیکن کبھی کبھی انفرادی کردار برعکس اداکاری کرتے ہیں۔ تو تاویلات کے بغیر چارہ نہیں رہتا۔۔۔

بہر حال۔ اِس عورت کا بابو اچھے خاندان کا ہے لیکن اُسکی عادتیں بگڑتے بگڑتے عیاشیوں کی حد کو پہنچ گئیں۔ گاؤں کے نوجوان گاڑھے پسینے کی کمائی شام کے وقت اُسکے ہاتھ میں تھما دیتے ہین۔ اُس کا دروازہ کسی کیلئے بھی بند نہیں۔''

''میرے ساتھ بھی شاید ہوشربا اداؤں کے ساتھ بات کرنا چاہتی تھی۔ لیکن میں نے گاؤں کے ماحول کے مطابق اُس کے ساتھ گفتگو نہ کی انجانی خاتون کے ساتھ۔۔۔۔''

''ارے تُمہاری ریپوٹیشن گاؤں میں کتنی اچھی ہے۔ بہت اچھا کیا۔ اگر کوئی تُمہیں اُس کے ساتھ بات کرتے دیکھتا تو ایک ہی نتیجہ نکِالا جا سکتا ہے۔ بھٹہ لگ جاتا تُمہارے خاندان کے نام پر۔۔۔ خبردار وہ چیز ہی ایسی ہے کہ فرشتے بھی ایک دفعہ اُسکی اداؤں پر غور کر لیں گے تُمہاری تو بات ہی نہیں''۔۔۔

''مگر ایک بات میری سمجھ سے بالاتر ہے۔ اُس کا شوہر اور بچے اتنا سمجھوتہ کیسے کر پاتے ہیں۔ زندگی کیا ہوگی۔ آدمی کے ملنے جلنے والے اور بچوں کے ہم جولی بھی تو کم سے کم باتوں سے سب کچھ سمجھ جاتے ہونگے۔ اُنکے سامنے طعنے۔ اشارے یا حوالے بھی تو کسی نہ کسی سطح پر آتے ہونگے''

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

''جب عورت کے چہرے سے شرم وحیا کا پردہ ہٹ جاتا ہے تو کسی کی کچھ نہین چلتی۔ سب کے مُنہ بند ہو جاتے ہیں۔اس نے سب کی لگام کس لی ہے''

وہ راکھشسنی ہے۔ جسے عزت کی پرواہ نہیں اُسے پھر کس چیز کا ڈر۔ وہ گھر والوں کیلئے شیرنی بن گئی ہے۔شوہر بچارا چُوہے کی طرح دفتر سے آتا ہے تمام حرکات وسکنات اپنی آنکھوں کے سامنے ہوتے دیکھ کر اگلے دِن پھر کام پر چلا جاتا ہے۔گاؤں کے لونڈے اُس کے ایک ایک عشوے۔غمزے پہ اپنا سب کچھ نچھاور کرنے کو تیار ہوتے ہین''۔

''میں تو یہ بات کسی کے ساتھ نہیں کرسکتا۔گاؤں کی برادری بھی تو اِس معاملے میں کچھ کر دارادا کرسکتی ہے۔ یہ جنسی کارخانہ تو گاؤں کے پاکیزہ واتاورن کو بگاڑ سکتا ہے۔سب لوگ بہو بیٹیوں والے ہیں۔تُمہارے گھر میں بھی اولاد ہے۔کیا سب لوگوں کی زبان پر تالا چڑھا ہے''

''کچھ سیانے لوگوں نے مجلس بُلائی تھی لیکن نوجوان تو غنڈے بن گئے ہیں۔کسی بد کرداری کے اڈے کے وجود سے سِرے سے ہی اِنکار کردیا۔کسی نے کہا بیچاری شریف عورت کو خواہ مخواہ بدنام کیا جارہا ہے تو کسی نے کہا اِن لوگوں کو ہم سے ذاتی دشمنی ہے۔ اسی لئے ہمارا نام لیا جاتا ہے۔ایک آدھ نے تو یہاں تک کہدیا کہ اِن بزرگوں کو بذاتِ خود اِس عورت سے دلچسپی ہے۔چنانچہ کوئی بھی آگ میں اُنگلی ڈالنے کیلئے تیار نہیں۔میرا خیال ہے کہ یہ جوالا مُکھی کبھی نہ کبھی پُھوٹ پڑے گی اور بہتوں کو جلا کے رکھ دے گی''

اتنی دیر میں مطب کے اندر کئی لوگ مریض لے کے آتے ہیں۔فراست میاں نے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

موقعے کی نزاکت دیکھ کر ڈاکٹر سے رخصت لے لی اور پھر ملنے کا وعدہ کر کے چلے گئے۔ اُس کے پردۂ ذہن پر دور جحان پلنے لگے۔ ایک تو گاؤں میں آگ سی لگ جانے کی فکر مندی۔ جسکے ساتھ نوجوان لڑکوں کی جسمانی اور مالی صحت کا معاملہ وابستہ نظر آیا۔ دوسری طرف میڈم کا قیامت خیز سراپا اور چال ڈھال غالب ہوتا دِکھائی دیتا۔ دعوت نظارہ دینے والی نسوانی کشش تصوّر کے پردے سے ہٹتی نہ تھی۔ وہ کوہ قاف کی راجکماری ہی لگتی تھی۔ پھر جب بے قابو اِلتفات کا لالچ ہو تو معمولی عورت بھی زیادہ حسین اور جاذب نظر لگنے لگتی ہے۔

کسی کام سے فراست کو چند دِنوں کیلئے گاؤں سے باہر جانا پڑا گاؤں کے حال پر سوچنے پر اُس کے من میں چنگاریاں لوٹ رہی تھیں لیکن میڈم کی جو پہلی نگاہ اُس پر پڑی تھی اتنی ظالم تھی کہ نہ چاہتے ہوئی بھی اُسے معاف کرنے کو جی چاہتا تھا۔ خیالات کی تباہ کاریوں پر جیسے وہ نقش پانی کا کام کرتا تھا۔ اور سکون کا احساس ہوتا۔

ڈاکٹر کے کِلنک میں پھر سے جانے کا موقعہ مِلا تو دونوں نے دُنیا بھر کی باتین کیں۔ وہ عموماً عمدہ سطح پر فلسفی معاملات پر بحث کرتے۔ سیاست، اقتصادیات، سائینس اور عمرانیات کے حوالے سے تمام تھیوریاں دھن کے چھوڑتے۔ ڈاکٹر فالتو اوقات میں اچھے شعر بھی تصنیف کرتا اور فراست سے داد تحسین وصول کرتا۔ اس ماحول کی بنیاد پر ادب عالیہ کے بارے میں بھی گفتگو ہوتی۔

''یہ سارے مباحث ٹھیک لیکن یہ تو بتاؤ کہ وہ گاؤں کی نیندیں چُرانے والی وستُو کا معاملہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کیا ہوا۔ ابھی مقیم ہیں یا گاؤں سے چلی گئی ہیں؟''

''توتہِ نا!!!'' پنڈت نے کشمیری محاورہ استعمال کر کے بساط ہی اُلٹ دی۔ ''قہوہ پلائے گی'' دوبارہ کشمیری محاورہ کو کھینچ کر اپنا مافی الضمیر واضع کیا (یعنی کوئی راستہ نہیں۔ تم سمجھتے ہو کہ وہ تمہاری سوچ کے مطابق اپنے آپ کو ڈھال کر تمہاری آو بھگت کرے گی قہوہ پلا کر)

''کیا؟ ڈاکٹر سب کچھ اُسی رفتار سے چل رہا ہے؟۔۔۔''

''رفتار؟ آج کل زندگی کتنی فاسٹ ہے۔ مہارانی کے نئے ڈھنگ دیکھ کر لگتا ہے کہ اُس گاؤں کا کلچر ہی بدل دیا ہے۔''

''پہلیاں مت بُجھاؤ۔ یار۔ سیدھے سیدھے بات سمجھا دو''

''تو جناب یہ چائے کی پیالی نوش فرمایئے اور ہمہ تن گوش ہو جایئے۔ کہانی میں ایک زبردست کردار شامل ہو گیا ہے۔ ہیرو کے وزن کا۔۔۔۔ کرتار سنگھ۔ پہلے تو وہ کُیو میں کھڑا رہ کے اپنی باری پر حلوہ مانڈہ حاصل کرتا۔ پھر نہ جانے کیا جادو چلایا کہ دوسرے تمام امیدواروں کو چت کر کے رضائی پر مکمل یک نفری قبضہ جمایا۔ حتیٰ کہ شمبھو ناتھ بھی بے دخل ہو گیا۔''

''کون شمبھو ناتھ؟ ڈاکٹر صاحب۔''

''او۔ ابھی تمہیں کہانی کے وِلن کا نام ہی معلوم نہیں۔ وہی ہنٹر والی کا سیدھا سادہ شوہر۔ نصف شب تک کی کاروائیاں ختم ہونیکے بعد اُس کو بھی ایک کونہ ملتا تھا جہاں وہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

خاموشی سے سو جاتا۔ نئی صورت حال کے مطابق کرتار نے قلعے کے تمام سپاہوں کو ''تہِ تیغ'' کیا تھا۔ لیکن ناتواں بادشاہ نے کمزور ہی سہی تخت کی گرفت نہیں چھوڑی تھی۔ تمام رات رضائی پر حکومت قائیم کرنے کے لئے حملہ آور سے دو دو ہاتھ ہو جاتے۔ ہاتھ کیا پیر اور زبان سے بھی کھلم کھلا وار پہ وار ہو جاتا۔

مکان کے نیچے والے دکاندار نے کئی بار اُن کے جھگڑوں اور چیخ و پکار کو لیکر مادام سے شکایت کی۔ تمام راہ چلتے لوگ تمہاری نوٹنکی سنتے ہیں۔ ہم بھی رسوا ہو جاتے ہیں۔ کسی کی عزت کا خیال بالکل نہیں۔''

''کون سا دُکاندار ڈاکٹر۔ وہ پگڑی والا۔۔۔۔؟''

''ہاں یار تمہارے ہی محلے کا ہے۔ جو گاؤں کے جھگڑوں کا فیصلہ کرتا ہے ایک سیاسی پارٹی کا محلّہ صدر ہے۔۔۔۔ سُلہ خوجہ۔۔۔۔''

''اچھا۔ اچھا۔ سمجھ گیا۔ وہ بھی شہر سے ہی یہاں بزنس کرنے آیا ہے۔ ہم تو اُس سے مہینے بھر کا سامان ایک ساتھ لیتے ہیں۔۔۔۔۔''

''ہاں تو تم گاؤں والوں سے کون سا کام ڈھنگ سے سرانجام پاتا ہے۔ اِس ڈرامہ کے بھی سبھی کردار شہر سے درآمد ہوئے ہیں۔ ماسوائی کرتار کے سُنو تو مادام نے شکایت کا ازالہ کرنے کیلئے شمبھو اور کرتار کا دیوانی مقدمہ سُلہ خوجہ کی عدالت میں دایر کیا ہے۔ یعنی باضابطہ طور تعین حق کا فیصلہ کرنے کیلئے۔ آخر رضائی کا نازک مسئلہ ہے''

''اچھا مکمل تِکون۔۔۔۔''

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

''جی۔ مادام نے اِستغاثہ یوں پیش کیا کہ کرتار اُسے اپنا نیا مکان دیکر وہیں بسنے کی آفر کرتا ہے۔ جب تک مکان کی تعمیر مکمل ہو جائے تب تک رضائی کا فیصلہ ہو۔ اُس میں دو ہی شخص آتے ہیں میں اور پنکی کا ڈیڈی۔ کرتار بیچارا ساری ساری رات رضائی کے بغیر اپنے کمبل کے نیچے لیٹتا ہے۔ کتنی ٹھنڈ لگتی ہوگی۔ آپ ہی بولو میں اِس گُتھی کو کیسے سُلجھا سکتی ہوں۔ آپ کا فیصلہ تو دونوں مان جائینگے۔ ہمیں اِس مصیبت سے چھٹکارا دیدو۔ تب ہی تو آپ کو بھی ہم لوگوں کی چخ چخ سے نجات ملے گی'' اُس نے تینوں کو اگلی شام فیصلہ سننے کیلئے طلب کیا۔

''یعنی سُلہ خوجہ؟؟۔۔۔۔سُلہ خوجہ۔۔۔۔۔''

''جی جی۔ سُلہ خوجہ۔ ''بقلم خود''۔۔۔۔جی حضرتِ فراست حسین صاحب۔۔۔ میں یہی الفاظ کہہ رہا ہوں۔ بدہانِ خود۔۔۔۔''

''اُن کے حقوقِ رضائی کا فیصلہ؟؟۔۔۔۔''

''سُلہ خوجہ کو طرفین نے سونے کے کمرے میں بُلایا۔ اور حقیقی زمینی پوزیشن واضح کردی۔

''پنڈتانی بولی۔ پنکی کے ڈیڈی یہاں۔ کرتار اِس جگہ اکیلا کمبل کے نیچے اور میں بچوں کی وجہ سے اِس طرف۔''

''پورے غور و خوص کے بعد سُلہ خوجہ نے اپنا فیصلہ صادر کیا۔ بچوں کی بڑی رضائی تم لے لو۔ ان کو یہ والی دیدو۔ بڑی میں کرتار بھی آجائے گا۔۔۔۔''

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

فراست کی فراست میں یہ نقشہ بیٹھتا ہی نہ تھا۔ فیصلہ؟ جسمیں دو مردوں کا حق پہلے سے ہی مانتا پراپت سمجھا گیا اور اب صرف تقسیم کی چھوٹی سی بات تھی جسے سُلہ خوجہ کے ناخن تدبیر نے بات بات میں حل کر دیا تھا۔ وہ اپنی معلومات درست کرنے کے خیال سے بول ہی پڑا۔ ''یعنی کرتار کی موجودگی اور حصہ داری پر کسی کو پُرخاش نہیں۔ حتیٰ کہ سُلہ خوجہ نے بھی اِس پری مِس کو نقطۂ آغاز تسلیم کیا۔۔۔''

''اُسکو رضائی کے جھگڑے کا فیصلہ کرنے کے لئے بُلایا گیا تھا۔ کسی کی موجودگی پر اعتراض کیلئے نہیں۔ اُس نے بھی حسن وخوبی سے تینوں کے من کے مطابق تقسیم کر دی تھی۔

اُسے پھٹی رضائی میں ٹانگ اڑانے کا کوئی حق نہیں پہنچتا تھا۔ وہ تو کرداروں کے رشتے کی بنیاد پر حق بجانب تھا۔ جورس ڈکشن واضع تھا۔ جب شمبھو نے رشتوں کی پرواہ نہ کی تھی تو خواجہ کو غیر ضروری تنقیع اُبھارنے کی کیا ضرورت تھی۔''

فراست حسین حیرت انگیز نظیر والا فیصلہ سن کر آسمان کی طرف دیکھنے لگا۔ ''نہ جانے اِن نیتروں (آنکھوں) کو اور کیا کیا دیکھنا ہوگا۔'' ڈاکٹر نے فراست کا مزاج درست کرنے کی کوشش کی'' میں نے کہا تھا نا کہ ہماری قوم کے لوگ جو کام بھی ہاتھ میں لیتے ہیں اُس کو مکمل ایمانداری کے ساتھ پیشہ ورانہ انداز سے انجام دیتے ہیں۔ میڈم کا یہ انقلابی قدم بھی اُسی کھاتے میں ڈالنا ہوگا۔''

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ڈنر سیٹ

ناظر حسین اپنے دوستوں کے ساتھ ایک مرحوم دوست کے گھر کا سامان اُسکی بیوی اور دو بچوں کے درمیان بانٹ رہے تھے۔ ایک ایسے گھر کا سامان جو مکان کی چار دیواری کے علاوہ بہت کچھ تھا۔ تقسیم ناگزیر بن گئی تھی۔

عام خاندانوں کی طرح کھانا پینا کپڑا لتا اور افراد کی ضرورتیں تو پوری ہوتی ہی تھیں لیکن مرحوم نے ماضی میں زندگی کے برتر اصول اور ذوق حیات کے اعلیٰ نمونے اپنی شخصیت کا حصہ بنائے تھے۔ جسکی بدولت گھر میں اعلیٰ ادبی کتب ورسائیل کی فراوانی تھی۔ معمولی چائے سبزی کے حوالے سے ڈھیر ساری نزاکتیں برتی جاتیں۔ ایک تو عام لوگوں کی پسند ہوتی ہے۔ اشیاے خوردنی، سامان تفریح اور آرام دہ فرنیچر لیکن مرحوم اپنی ملازمت کی کھری محدود آمدنی کے سہارے گویا نوابی زندگی گذارنے کا شوق تھا۔ ساری عمر اُس نے شاید کچھ زیادہ عظیم نہیں کیا مگر ہر کام عظیم انداز میں کرنے کا عادی تھا۔

جب مکان بنوایا تو سب سے کم قیمت کا سامان استعمال کیا لیکن تعمیر کی وجاہت ودلنوازی دل ہی تو چُرا لیتی تھی۔ بڑی رقمیں خرچ کر کے شاندار محل تعمیر کرنے والے بھی دیکھتے رہ جاتے۔ ڈیزائین اور رہن سہن کی ضروریات مہیا کرنے میں نہایت ہی سلیقے سے کام لیکر مانو ایک غزل لکھ چھوڑی تھی۔

کچن میں خوبصورت وراثت کے تمام نمونے پروئے تھے۔ جن میں ایک نہایت ہی پسندیدہ دِل آویز ڈنر سیٹ تھا۔ سامان بانٹتے بانٹتے تینوں دوستوں کے سامنے یہ سوال

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

زبردست کشمکش کا باعث بن گیا کہ مرحوم کے اِس تاج محل کے قبے مینار وستون کا کیا ہوگا ۔ناظر حسین کی یہ تجویز کہ سارا سیٹ تین میں سے ایک ہی وارث کے پاس رہے باقیوں کو اتنی قیمت کا دوسرا سامان دیدیا جائے غور طلب تھی ۔اُسے اِس تاج کی کہانی یاد آرہی تھی تو دل پر آرے چل رہے تھے۔وہ یہ سوچکر گُم سُم ہوگیا جب صوفی صاحب نے بمبئی کی ملازمت کے دوران بتایا تھا۔ گھر کا سامان مکمل کرنے کیلئے میں ایک نرالا ڈِنر سیٹ خریدنے کی کوشش کررہا ہوں۔ایک آرٹ دُکان پر سجایا ہوا سیٹ میری نگاہ میں ہے۔ لیکن۔۔۔۔۔۔۔"

"لیکن کیا۔خریدلو۔اگلی چھٹیوں میں ساتھ لے جانا۔یا میرے ہاتھ بھی تو بھجوا سکتے ہو۔اگر بھروسہ کرو۔" ناظر حسین نے صوفی کے سامنے چھیڑ کی آمیزش کے ساتھ تجویز رکھی۔جو اِن کے درمیان مستقل عادت تھی۔

"ارے یار تم معاملات کو ہمیشہ سادگی اور اوبڑ کھابڑ انداز سے حل کرنا چاہتے ہو۔"

"اِس میں سادگی اور پُرکاری کا کیا کام۔نفاست اور نزاکت کے ٹھیکیدار۔"

ناظر حسین اپنے بزنس آسا لہجے میں بول پڑا۔وہ جانتا تھا کہ صوفی کوئی کام یا کوئی چیز حاصل کرنے کے بارے میں سوسو بار منصوبہ بندی کرتا اور پسند کو تاریخی بنانے کیلئے ہر طرح کی جدوجہد کرنے کا عادی تھا۔موصوف کا لباس اور سامان خورد ونوش بھی منفرد اسٹایل کا متحمل ہوتا۔حصہ بٹائی کے دوران ناظر قریب قریب خود گفتاری کرنے لگا۔

چائے پینے کی نزاکت ہی دیکھو۔عام کشمیری نمک کی چائے کے ساتھ روٹی چباتے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

رہتے ہیں۔ زیادہ معروف ادب یہ ہوتا ہے کہ روٹی کے پارچے پیالی مں ڈبوتے ہیں تا کہ نرم ہو کے آسانی کے ساتھ حوالہ حلق کئے جائیں۔ لیکن مجال ہے کہ صوفی نے کبھی چائے کے ساتھ روٹی کا سہارا لیا ہو۔ ایک گھونٹ سیال کی ہلکی چُسکی احتیاط کے ساتھ زبان پر ڈالتے اور پیالہ واپس بچھونے یا میز پر رکھتے اور گفتگو کے ایک دور کے بعد دوسری چُسکی لے لیتے۔ یہ عمل مکمل ضابطے کے ساتھ دہرایا جاتا جب تک پیمانہ خالی نہ ہو جائے۔ اور چائی نعوذ باللہ اگر تیار کرنے کا مرحلہ اُنکی مرضی کے تابع ہو تو نہایت ہی سُبک بنواتے یا پھر یہ وظیفہ بہ نفسِ نفسِ خود ہی انجام دیتے۔ نمک یا چینی اور چائے کی پتی صرف نام کو۔ جیسے مولانا آزاد کی روح کی ایصالِ ثواب کیلئے فاتحہ خوانی مطلوب ہوتی۔ جتنی دیر میں دوسرے چائے نوش آدھ درجن پیالیاں لوٹتے اُس سے زیادہ وقف میں حضرت کا ایک فنجان سرورِ جان ہو جاتا۔

کپڑوں کے پہنے کا ڈھنگ بچپن سے یہ تھا کہ سکول کی وردی یا دیگر کچھول دھونے کے بعد ہر حال میں۔ جی ہر حال میں اِستدی کرتے۔ بجلی نہ ہونیکی صورت میں کوئیلے کا پریس بڑے اہتمام سے گرم کر کے پوئشِ کی آدب وتاب منعقد فرماتے۔ ایک بار استری نہ ملنے کی حالت میں مٹی کے منقل سے بھی کام چلایا۔ کالر یا کف معمولی درجہ کا میلہ ہونے سے پہلے اتارتے اور دھلائی کے مراحل ہیڈ آف دی ڈپارٹمنٹ ہونے کے باوجود خود طے کرتے۔ اگلے دن سُوٹ نیا کا نیا تمامتر آب وتاب کے ساتھ۔ آخری ایام میں جو گوشی سفید ٹوپی زیب سر ہوتی۔ کم سے کم ایک درجن ٹوپیاں لشکر کی طرح

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

چابکدست کمرے میں تیار۔ ہر روز بلکہ کبھی دِن دوبار سر پوش بدل لیتے۔ کیا صفائی کے ساتھ عشق تھا۔ شفافیت پانی بھرتی نظر آتی۔

صوفی نے جواباً کہا ''ڈِنر سیٹ تو وہی خریدنا ہے۔ چاہے لگ جائیں ہتھ کڑیاں۔ بمبئی کی تعیناتی کے دوران۔ ہر ماہ کچھ نہ کچھ رقم پس انداز کرتا ہوں۔ قیمت اچھی خاصی بتائی ہے۔ کئی ماہ جگاڑ کرنا پڑے گا''

''کم قیمت کا سیٹ بھی خرید سکتے ہو۔ آخر لوگ سادہ برتنوں میں بھی کھانا کھاتے ہیں۔ کیا وہ ہضم نہیں ہوتا۔ دُنیا میں کام چلانا چاہئے''

''کُچھ تو غور کرو یار۔ کھانے کے عام برتن گھر میں پڑے ہوئے ہیں۔ ایک یادگار کی تمنا ہے۔ شیشے کی الماری میں کیسا عمدہ لگے گا۔ پھر یار دوست بھی کبھی کبھی کھانے پر آتے ہیں۔ روٹی دال بھی اگر ان قابوں اور رِکابیوں میں پروسے جائیں۔ تو معاملہ اور ہی بنتا ہے۔ مہمان بھی کیا یاد کرینگے''

''ذرا سی بات کیلئے اِس قدر انتظار و اہتمام۔ پیسے کی طوالت الگ۔ چلو میں تمہیں آدھی قیمت کے برابر اُدھا دیتا ہوں۔ یہ سامان تم میرے ساتھ ہی بھیج دو۔ قصہ ختم۔ تمہاری نزاکتوں کا ٹھکانہ نہیں'' ناظر حسین نے معاملہ نپٹانے اور عملی اقدام کرنے کی عادت کے تحت لُقمہ دِیا۔

''یہ تمہارا بڑا احسان ہوگا۔ میرا دیرینہ خواب پورا ہو جائے گا۔''

''صوفی!۔۔۔۔۔۔ پھر سوچو۔۔۔۔۔ اِتنا مہنگا ڈنر سیٹ خریدنا کہاں کی دانشمندی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ہے؟ کوہِ قاف کی اِس نازک پری کو اگر برتنے یا
اُٹھانے دھرنے میں ایک ذراسی چوٹ لگ جائے تو تمہارے تاج محل میں دراڑ
پڑ جائیگی۔ آخر چینی کی مونمات ہے۔"

"ناظر میرے سنہرے سپنے کی قدر کرو۔ میں نے یہ شوق اُس دِن سے پالا ہے جب
سے اندھیری کے بڑے مال میں اِس نازنین کو شوکیس میں سجایا ہوا دیکھا تھا اور ہر ہفتے
وہاں اِس غرض سے دیکھنے جاتا ہوں کہ کوئی نو دولتی اُٹھا تو نہیں لے گیا۔ شاید یہ میری ہی
قسمت میں لکھا ہوا ہے۔ میں نے آخری بار پچھلی سوموار کو اُسے برابر موجود پایا ہے۔ تم
روپیوں کا انتظام کرو تو آج ہی شام دونوں خریدنے جائیں گے"

"تمہاری مرضی۔۔۔۔۔۔ ویسے آج کل کنزیومرِم کا زمانہ ہے دُنیا بھر کی کام کی
چالو چیزیں ملتی ہیں۔ جو ساری ساری زندگی چلتی ہیں۔ اگر ٹوٹ پھوٹ بھی جائیں تو غم
نہیں۔ چشم زدن میں نعم البدل بازار میں ملتے ہیں۔ اور خرچے ک بھی زیادہ افسوس نہیں
ہوتا۔۔۔۔۔ چلو تمہارا دیوانہ پن ایک بار اور سہی۔"

صوفی دفتر سے واپسی پر بہترین کپڑے پہن کر تیار ہو گیا۔ گلی کے پالش والے سے
جُوتے چمکوائے بدن پر خوشبو لگائی جیسے نئی نویلی دُلہن لینے جانا ہو۔ ناظر حسین کو فون پہ فون
کونے لگا کہیں بنیک سے رقم لانا بھول نہ جائے۔ اُس کا دوست بھی یاروں کا یار تھا۔ وہ
بنیک پہ کیش لانے کیلئے چلا گیا تھا مگر کوارٹر کی حِساب فہمی کی وجہ سے روپے کا لین دین اُس
دِن بند تھا۔ چنانچہ روپے ملنے کی ساری کوشش ناکام ہو گئی۔ اُس نے یہ سوچ کر صوفی کو

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

فون پہ کہا کہ اگلے دن کیش مِلے گا تو خریداری بھی ملتوی کریں۔

اُس کو جیسے سانپ سونگھ گیا۔ ''اماں یار میری زندگی بھر کی تمنا داؤ پر لگی ہے۔ کُچھ تو کرو۔ کہیں وہ سیٹ میری شامتِ اعمال سے آج ہی نہ اُٹھ جائے۔ میرا خواب پریشان ہو جائیگا۔۔۔۔۔۔ میری داہنی آنکھ پھڑک رہی ہے جو ضرور کسی بدبختی کا شاخسانہ ہوگا۔ کیا کسی یار دوست سے کل تک اُدھار نہیں مل سکتا؟''

''کمال کرتے ہو۔ پندرہ ہزار کی موٹی رقم کون جیب میں لئے لئے پھرتا ہے۔ بس ایک دن کا اور انتظار کرلو جہاں اتنے مہینے صبر کیا ہے۔ کون سی قیامت برپا ہو جائیگی؟''

''ناظر تم نہیں سمجھتے۔ ہزاروں لغزشیں حائیل ہیں لب تک جام آنے میں۔ میں رات کیسے گذاروں گا'' صوفی نے تُرپ کا پتہ پھینکا۔ اپنی روش کے مطابق کام نکالنے کیلئے کچھ بھی داؤ پر لگانے میں تامل نہیں کیا۔ حالانکہ بات معمولی سی تھی۔

ناظر نے دُور کی کوڑی چُن کر سوچا کہ کہیں ڈنر سیٹ سچ مچ پہلے ہی روٹھ جائے تو زندگی بھر اُس کا ضمیر اُسے معاف نہیں کے گا۔ ایک دوست کی خاطر کوئی زبردست کوشش کرنی چاہئے۔

چنانچہ اُس مے اپنے دفتر کے ناظرِ سے اِلتجا کی۔ ''جناب کیشر صاحب آج ناظر بہت مجبور ہے۔۔۔۔۔ کُچھ روپیوں کی ضرورت تھی۔ صرف کل صبح تک۔ آج بینک میں کاروبار بند ہے۔ میں صبح ہی چیک کیش کراؤں گا۔۔۔ بس ایک بار میری حاجت پوری کریں۔''

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

''کتنے روپے؟''

''صرف پندرہ ہزار''

'' آپ واقف ہیں۔ بمبئی شہر میں اتنے روپے کون جیب میں رکھتا ہے۔۔۔۔۔۔ہاں ذاتی پیسوں سے میں ایک ہزار دے سکتا ہوں۔''

''ہم پردیس میں ہیں۔کوئی سبیل نکالئے۔''

''تو آپ کمپنی کے کیش میں سے رقم نکالنا چاہتے ہیں''؟

''جی! بہت مجبوری ہے۔صرف ایک رات کیلئے۔میں عمر بھر آپ کا احسان مانوں گا۔''

''میں نے آج تک کبھی کمپنی سے بے وفائی نہیں کی ہے۔زندگی کا کیا بھروسہ؟ کل تک کیا کہا گا کوئی نہیں جانتا۔''

پریشان ہوکر دفتر کے ناظر نے کئی ملازم اسامیوں سے تھوڑے روپے وصول کئے۔اپنا ہزار روپے ملا کر رقم پوری کر لی۔

صوفی نے ناظر حسین کے آنے تک بلڈنگ کی پارک میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک بے شمار چکر لگائے۔بے قراری کا عجیب عالم تھا کہ ناظر حسین سُورج کی طرح شام کے وقت طلوع ہوا۔

دونوں اندھیرے کے مول چلے گئے۔صوفی دو دو تین تین سیڑھیاں پھلانگتا ہوا مطوبہ شوکیش کے پاس پہنچ گیا۔بدقسمتی سے وہ ڈنر سیٹ ونڈو سے غائب تھا۔اُسکی جگہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ایک اور خوبصورت اور قیمتی ڈنر سیٹ رکھا ہوا دیکھا۔ اُسکے ماتھے پر پسینہ آ گیا۔ دِل کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں۔ ناظر سے مخاطب ہوا۔

''دیکھا میری آنکھ پھڑکتی تھی۔ میرے محبوب کو کوئی حرامی رقیب اُٹھا کے لے گیا ہے''

''ذرا صبر کرو۔ سیلز مین سے پوچھتے ہیں۔ اللہ میاں کے ہاں اِمکانات کی کمی نہیں۔''

شوروم کا سیلز مین دوسرے خریداروں کو نپٹا کے اُنکی طرف آ گیا۔

''سر آپ کی کیا سیوا کریں؟''

صوفی کی زبان پر سخت بے چینی کی وجہ سے الفاظ نہیں چڑھ رہے تھے۔

''اُس دروازے پر۔۔۔۔ نہیں نہیں ونڈو پر۔۔۔۔ ایک ٹی سیٹ نہیں نہیں ایک ڈنر سیٹ رکھا ہوا تھا۔ کیا بِک گیا؟''

''وہ سنہر پرنٹ والا؟''

''جی ہاں وہی خوب۔۔۔ خوبصورت سا'' صوفی کی آنکھیں آسمان کی طرف اُٹھ گئیں۔

''ہاں۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔ ایک میم صاحب کل ہی بک کر کے گئی تھی۔ لیکن۔۔۔۔ لیکن۔۔۔۔ ٹھہرئے۔۔۔۔''

اُس نے سُپر وائیزر سیلز سے انٹر کام پر پوچھ تاچھ کی۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

''سر۔ می صاحب شام کو لینے کے لئے کہہ گئی تھی۔ مگر ڈلیوری نہیں ہوئی ہے۔ پیک کیا ہوا ہے نچلے کاونٹر پر رابطہ کیجئے'' اُس نے ایک سلپ پر کُچھ عبرات لکھ کر صوفی کو تھمادی۔

دونوں عجلت کے ساتھ نچلی منزل پہنچ گئے۔ منیجر کو سلپ پکڑادی اور کوہِ قاف کی پری کے متعلق معلومات کیں۔

''ہاں ڈنر سیٹ پیک ہے لیکن وعدے کے مطابق میم صاحب نہیں آئی۔ آپ لے سکتے ہیں۔'' صوفی کی جان میں جان آ گئی۔ منگوا کر دو تین گلاس گلے میں انڈیل دِئے۔ پیکنگ کھلوا کے اچھی طرح دیکھ لیا کہ ایٹم صیح سالم ہیں۔ اُس کی انگلیوں اور لبوں کی تھرتھراہٹ قابل دید تھی۔ اُس کے دوست نے رقم کی ادائیگی کی اور دونوں گھر چلے گئے۔ ناظر حسین سامان کی تقسیم کے دوران ڈنر سیٹ کے اجزاء کو جاہلانہ حصوں میں بٹتے ہوئے دیکھ کر اُٹھ کھڑا ہوا۔ گہری سانس لی۔

وہ اپنے گذرے ہوئے دوست صوفی کے تاج محل میں زلزلہ آتا ہوا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔ چہرے پر آنسوں کے دو موتی نیچے ڈھلک رہے تھے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

تصحیح نامہ

صفحہ	سطر	مقام	صحیح صورت
فہرست	۱۵	چارہ گر۱۱۲	۱۱۶
۳۸	۷	جپ جی	صاحب
۶۷	۱۴	جپ جی	صاحب
۶۸	۶	دھوڑ	دوڑ
۸۴	ٹائیٹل		مُن مُن
۹۰	۴	کے	کی
۹۰	۵	ہم	ہم (خدف)
۹۸	ٹائیٹل		قندِ مکرر
۱۰۶	۱۱	برداری	برادری
۱۱۲	۲	کہ	کی
کرے			
۱۲۳	۶	سی۔ڈی	سی۔آئی۔ڈی
۱۲۳	۱۶	مودہ	موجودہ
۱۶۷	۸	محبت	صحبت
۱۷۴	۱	گوالیا	گوالیار
۱۸۶	۹	شوق	شوقین
۱۸۸	۱	پیالی مس	پیالی میں
۱۸۸	۹	وقف	وقت
۱۸۸	۱۱	پہنے	پہنے

صفحہ	سطر	مقام	صحیح صورت
۱۸۸	۱۳	پوئیش	پوشش
۱۸۸	۱۳	آدب	آب
۱۸۸	۱۲	جوگوشی	چوگوشی
۱۸۹	۱	دن	دن میں
۱۸۹	۱۳	اُدھا	اُدھار
۱۹۰	۳	مونمات	سوغات
۱۹۰	۹	مرم	مرزم
۱۹۰	۱۵	کونے لگا	کرنے
۱۹۱	۱۱	روٹھ	اُٹھ
۱۹۱	۱۲	نہیں کے	نہیں
۱۹۲	۱۰	کہاگا	ہوگا
۱۹۲	۱۶	اندھیرے	اندھیری
۱۹۳	۱	بینہ	پسینہ
۱۹۳	۱۲	سنہر	سنہرے
۱۹۴	۱	می	میم
۱۹۴	۲	عبرات	عبارت
۱۹۴	۷	منگواکر	پانی منگواکر
۱۹۴	۸	صیح	صحیح

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ان کے بعض افسانوں میں جنسی نفسیات کی اشاراتی ترجمانی کشش پیدا کرتی ہے۔ لیکن نظام الدین شاہ کے افسانوں میں ، سعادت حسن منٹو، عصمت چغتائی، [illegible] بیدی یا عزیز احمد کی طرح، بے باکی اور کھلا پن نہیں۔ اس بات میں نظام الدین شاہ ہر جگہ توازن و تناسب کا لحاظ رکھتے ہیں۔ اِسی لیئے ان کی جنسی نفسیات نگاری، کرداروں اور واقعات کے ساتھ ہو کر ایک پر تاثیر جمالیاتی فضا کی تشکیل کرتی ہے۔ مثلاً

''ڈاکٹر نے اپنی تمام تر جرات اپنی دو انگلیوں اور انگوٹھے میں سما کر کے میڈم کا حکم بجالایا۔ کمر کے تان پورے کے اوپر مرمریں پشت کو دیکھ کر اُسے دماغ کے اندر چکر سا محسوس ہوا، عجیب سی نسوانی جاذبیت لئے ہوتے چمکتی پیٹھ سے مس ہوتے ہی اس کے اعصاب بغاوت پر آمادہ ہونے لگے ہی تھے کہ اُسے پروفیسر نیلم کی حیثیت کا خیال آیا اور زپ کے نچلے سروں کو ملا کر جوں توں کر کے فلائی کو واپس گردن کے قریب کر دیا۔

افسانہ۔۔۔۔لالی پاپ

پروفیسر قدوس جاوید

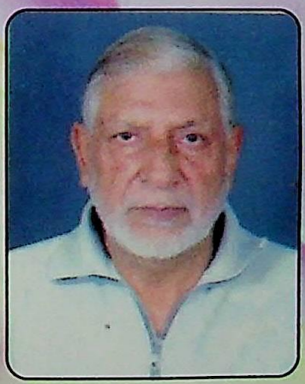

مصنف

United Offset Press, Baramulla (M) 9906821668

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri